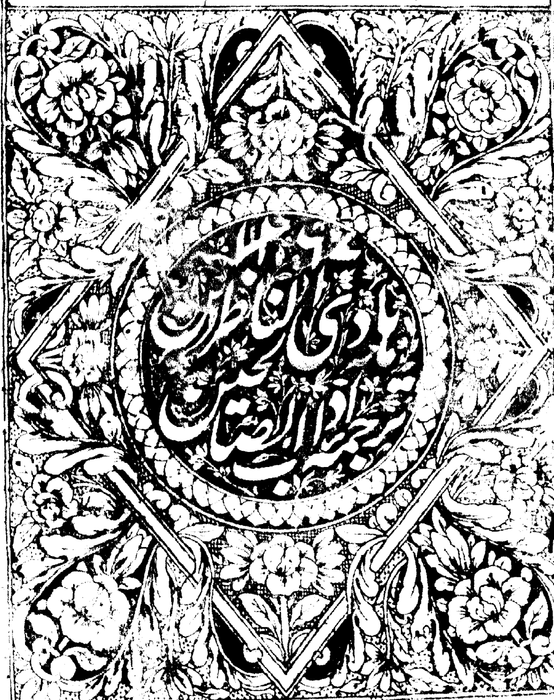
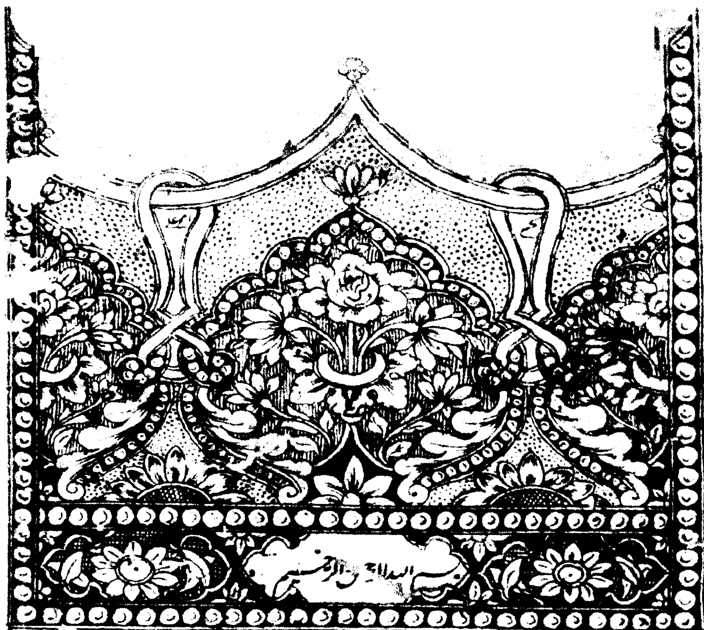
UNIVERSAL
LIBRARY


بعون و توفیق منعم حقیقی یہ رسالہ نجات البیان و من مستحسن
۱۲۶۲
ہادی الناظرین
ترجمہ آداب الصالحین
باہتمام عبدالرحمن خان مطبع مسیحائی میں مسیح الزمان نے چھاپی



سب تعریفیں ثنا اوس پاک پروردگار کے لئے کہ جسنے ہماری ہدایت کے لئے بھیجا رسول مقبول حضرت محمد
ہزاراں ہزار صلوات وسلام نازل ہوں اوس ذات پاک پر اور اوسکے آل اطہار اور اصحاب کبار پر بعد حمد کے مسکین
محمد قطب الدین تلمیذ بے تمیز جناب مرشدنا مولانا **محمد اسحق** صاحب کا التماس کرتا ہی بھائی مسلمانوں کی
خدمت میں کہ ایکروز خان ذی المجد والشان مجمع الاوصاف والمناقب احترام الدولہ حکیم **احسن اللہ خان**
حفظہ اللہ عن آفات الدین والدنیا والآخرۃ نے اس عاجز سے فرمایا کہ ایک رسالہ مسمی **بآداب الصالحین**
تالیف کیا ہوا حضرت شیخ **عبد الحق** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ زبان فارسی میں ہی اگر ترجمہ اسکا اردو میں
ہو تو بہت مفید ہو مسلمانوں کو چونکہ اس خیر خواہ خلائق کو یہہ خیال نفع رسانی مسلمان بھائیوں کا بہت رہتا ہی سکا
اس امر نافع کا ہوا اور بعض جگہہ **ف** فائدہ کی لکھہ کر کچھ مسائل وغیرہ متعلق مضمون کتاب کے لکھے ہیں تا فائدہ
زیادہ حاصل ہو اور نام اسکا **ہادی الناظرین** رکھا گیا اور یہی تاریخ اسکی ہی امیدوار ہوں اپنے رب
متعال سی کہ مدد فرماوے میری اس کام میں اور بہرہ مند کرے ہمکو اس کتاب عجیب غریب کا اور بخشدے میرے سب
گناہ اور حشر کرے میرا ساتھہ صالحین اور خدام اپنے حبیب کے صلی اللہ علیہ الف الف صلوات **کلما ذکرہ**
الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین اوس ذات سے ابتک زبان ہر تعریف کرنیوالے کہ ہون اوپر ہر صفت کمال کے بیچ مقابل ہر نعمت کے
کہ ہون اور ساتھ جس معنی کے کہ ہون اور جس وجہ سے کہ تصور کر سکین ثابت ہین خالق تمام موجودات اور رازق
تمام مخلوقات کے لیے کہ متصف ہی ساتھ تمام صفتون کمال کے اور پاک ہی ہر شائبہ نقصان اور توہم زوال سے
بزرگ ہی بزرگی اوسکی اور ہمیشہ ہی کمال اوسکا اور عام ہی عطا اوسکی اور درود افضل درود اوپر اگلے
پچھلے انبیا اور رسولون کے ابتدا سے انتہا تک بیچ تمام زمانون اور احوال کے نازل ہوئی ہین اصلح کہ دوست
رکھے انکو حضرت صمدیت اور حکم کیے حق تعالیٰ نے انکے تمام خلائق پر اوپر افضل انبیا اور خاتم المرسلین کے کہ خلاصہ تمام
مخلوقات کے اور بہترین تمام موجودات کے ہین اور اوپر تمام اولاد اور تمام خادمون اور پیروون اور تابعون
انکے روز قیامت تک پہنچتی رہین اون پر بعد اسکے جاننا چاہیئے کہ اس تاریخ سے پہلے چودہ برس یا کچھ کم
و زیادہ واللہ اعلم ایک شخص نے دوستون مین سے کہ حال اور دعا اور سوز محبت سے تہا اس فقیر سے
درخواست کی کہ اگر تمام احکام صحبت اور معیشت کے اور آداب ہمنشینی اور مخالطت کے کہ ضرور ہو جاننا انکا جمع کرو
اور ترتیب دو تو لائق ہو ساتھ حال یارونکے اور باعث ثواب ہو دارین مین مجکو اس زمانہ مین توجہ تہی طرف
حاصل کرنے علوم کے اور فرصت نتہی کہ کتابون مین سے تلاش کر کر فوائد جمع کرون ناچار عذر کیا سپینے
پہر بعد ایک مدت کے توفیق ہوئی مجکو مطالعہ کرنے کی کتاب احیاء العلوم کی کہ تالیف ہین مولی عالم ربانی امام
رحمہ اللہ کی ہی اوسوقت فرمایش اوس یار کی یاد آئی مجکو کہ مسائل بیع معاملات احیاء کی ہین سے لکھے تہے اور
ایسے مسائل بہت ہی کم ہین کہ غیر اس کتاب سے لکھے ہون تہے الا ماشاء ... پہلے اب لکھنے
پہلے تمام کرنے اسکے اوس دار فانی سے کوچ کیا طرف عالم جاودانی کے عاقبت بخیر کرے اللہ تعالیٰ اوسکے
اور لکھنے اوسکو بیچ زمرہ نیکون کے اگرچہ اس باب مین کتابین بہت اور رسالہ مختصر تہے اور کتاب کیمیاء سعادت امام
غزالی کی ہی کہ در معنی ترجمہ کتاب احیاء العلوم کے ہی کافی و وافی ہی ولیکن امید ہی کہ اجر کتابت میری کا اور
صرف وقت اپنی کہ داخل عبادت کے ہی ضائع نہین ہوئیگا انشاء اللہ تعالیٰ بموجب فرمودہ اللہ تعالیٰ کے
اِنِّي لَا اُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ یعنے بلاشبہ مین نہین ضائع کرتا عمل عمل کرنیوالے کا تم مین سے اور مین ہون
فقیر حقیر عاصی **عبدالحق** بن شاہ سیف الدین کا قادری دہلوی رحم کرے اللہ تعالیٰ اوسپر اور اوسکے
بزرگون پر اور برکت نازل کرے اللہ اوسپر اور اوسکے اگلون پر اور یہ رسالہ کہ نام ہی اسکا **آداب الصالحین**
مشتمل ہی سات بابون پر اور ہر باب مشتمل ہی چند فصلون پر **باب پہلا** بیچ آداب کہانے وغیرہ کے
اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **باب دوسرا** بیچ آداب نکاح وغیرہ کے اور اس باب مین بہی پانچ

فصلیں ہیں باب تیسرا بیچ آداب صحبت وغیرہ کے اور اس باب مین چار فصلین ہین باب چوتہا بیچ
اداے حقوق مسلمانونکے اور قرابت کے اور سوا انکی کے اور اس باب مین دو فصلین ہین اور باب پانچوان
بیچ آداب گوشہ نشینی وغیرہ کے اور اسمین تین فصلین ہین باب چہٹا بیچ آداب سفر وغیرہ کے اور اسمہ
دو فصلین ہین اور باب ساتوان بیچ آداب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیر ذلک کے اور اسمین
سات فصلین ہین باب پہلا بیچ آداب کہانیکے جان کہ مقصود عاقلون کا اور مطلوب اہل اداب کا دیدار
حق ہی اور رضا اسکی دار آخرت مین اور طریق اسکے حصول کا علم و عمل ہی اور مواظبت علم و عمل پر موقوف ہی اوپر سلامتی
بدن کے اور سلامتی بدن ہوتی ہی طعام سے بحسب عادت کے پس واجب ہی کہ تناول طعام بقدر حاجت کے ہو
نہ اتنا کہاوے کہ حد سے گذر جاوے اور در حکم بہائم کے ہو اور نہ اتنا سا کہاوے کہ قوت عبادت کی میسر نہوے
نہ چندان بخور کز دہانت برآید + نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید سمجہا ہے کہ کہانے اور پینے مین اکثر احوال
مین مقصود عبادت مولی ہو نہ حظ نفس کا سبب [illegible] کہا ہی لَا کُلٌّ مِنَ الَّذِيْنَ یعنی کہانا دین کی ضروریات سے
فرض ہی کہانا پینا اسقدر کہ دفع کرے ہلاک ہونیکو اور اگر حلال کہانا پینا بہم نپہنچے اور مارے بہوک کے
مرنے لگا ہو تو اس صورتمین حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی کہانا اسقدر کہ بسبب اسکے نماز کہڑا ہو کر پڑہ سکے
اور سہل ہو اسکو روزہ رکہنا اور بکتاب ملتقی مین ہی کہ کہانا فرض اسقدر ہی کہ دفع کرے ہلاکت کو اور ثواب ایسکا
نماز کہڑے ہو کر پڑہ سکے اور مباح ہی پیٹ بہر کہانا پینا واسطے زیادتی قوت کے اور حرام ہی کہانا زیادہ اسسے اور زیادہ
اسسے وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہ اسنے ڈالیگا کہ یہہ معدہ میرا فاسد کریگا پس اتنا کہانا پینا حرام ہی مگر یہہ کہ اس ارادہ سے کہاوے کہ
کہ قوت ہوگی کل کے روزہ رکہنے کی یا [illegible] کرے مہمان اسکا یا نہ کہانیکے تو نہیں حرام ہو بلکہ جائز ہی یا ضد اسکے کم کہانا
یہانتک کہ ضعیف ہو جاوے ادائے عبادت سے اور جو کوئی نکہاوے در حالت مخمصہ مین یا روزہ رکہے اور نہ کہاوے یہانتک
کہ مر جاوے تو گنہگار ہوگا بخلاف اس شخص کے کہ دوا کی یہانتک کہ مرگیا یعنی اس صورتمین گنہگار نہین ہوگا یہہ مسائل کتاب در المختار مین سے
لکہے ہین اور غرض یہان یہہ ہی کہ آداب کہانیکے بیان کیے جاوین پانچ فصلونمین فصل پہلی بیچ ان آداب کے کہ بعضے
واجب ہین اگرچہ تنہا کہاوے جان کہ جو کچہ کہ مقدم ہی سب پر یہہ ہی کہ طعام حلال طیب ہو اور بعضے کہتے ہین کہ طعام
بذاتہ حرام نہو اور کمایا ہوا اسکا بہ وجہ شرعی اور طریق نہایت تقوی کے ہو اور چاہیے کہ اول و آخر کہانیکے ہاتہ دہووے کہ اسمین
نہایت ستہرائی ہی اور سنت دلہوتی ہی اور طعام کہانا بقصد حاصل ہونے قوت کے عبادت پر طاعت ہی اور دہونا ہاتہ
بیچ حکم وضو کے ہی چنانچہ اسیلیے حدیث مین لفظ وضو کا واقع ہوا ہی جیسے اس حدیث مین کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو پہلے طعام کے اور بعد طعام کے دور کرتی ہی فقر کو مراد وضو سے دہونا ہاتہ کا ہی اور اگر [illegible]
کو اسمین شک نہیں کہ بہتری ہی حکایت ایک بزرگ نقل کرتے ہین کہ بیس سو برس سودی کے قدر قرض تہا اور کوئی

صورت ادائی بسبب کم علمی کے خیال مین بہی نہ تہی کہ ناگہان ایکدن مینے درس مین مسئلہ جو کوئی پہلے اور پیچہے کہانے کے سنت سمجہ کے ہاتہ دہویا کرے تو ادنی فائدہ اوسکا یہہ ہی کہ جسقدر اوسکے ذمہ قرض ہوگا جلد روز مین ادا ہو جائیگا چنانچہ مینے چندہی روز کیا تہا کہ بعنایت الٰہی کے ایک خرمہرہ میرے ذمہ نہین برکت ادائی سنت نبوی کے فارغ اور سبکدوش ہوگیا فقط اور مدار اس امر کا تو فقط ہی خلوص نیت اور اعتقاد صحیح پر اور جسکو یہہ حاصل نہین کوئی چیز اوسکو فائدہ نہین کرتی حتی بدون اسکے کلمہ بہی فائدہ نہین دیتا اور بہتر یہہ ہی کہ طعام سفرہ پر یعنے دسترخوان پر رکہہ کر کہاوے کہ یاد دلاتا ہی سفر آخرت اور توشہ آخرت کو اور اگر خوان مین رکہہ کر کہاوے تو وہ بہی حرام و مکروہ نہین ولیکن دسترخوان پر کہانا موافق ہی ساتہہ فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** بعضی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ دسترخوان حضرت کا چمڑہ کا تہا چنانچہ سفرہ اصل مین چمڑہ ہی کے دسترخوان کو کہتے ہین اور کہانیکے لیے دو زانو بیٹہے یا اکڑو اوریا بائین بانو پر بیٹہے اور دہنا بانو کہڑا رکہے اور جس وضع پر بیٹہے اخیر کہانے تک اوسی وضع پر بیٹہا رہے کہ یہہ قریب تر ہی ساتہہ ادب کے اور تکیہ لگا کر کہاوے کہ مخالف فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بندہ ہون نہین کہاتا مین مگر جیسے کہ بندے کہاتے ہین اور نہین بیٹہتا مین مگر جیسے کہ بندے بیٹہتے ہین اور پانی پینا بہی تکیہ لگا کر مکروہ ہی **ف** کہا سفر السعادہ کے مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہے اور دوسرے یہہ کہ چار زانو بیٹہے اور تیسرے یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر بیٹہے اور دوسرے ہاتہہ سے کہانا کہاوے اور یہہ تینون قسمین مذموم مین اسطے آپ بعضون نے چوتہی قسم یہہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اسکی سے پیٹہہ لگا کر بیٹہے اور سنت یہہ ہی کہانے مین کہ جہک کر اور متوجہ ہوکر کہانیکی طرف بیٹہے اور تفسیر کیا ہی اکثرون نے تکیہ کرنیکو ساتہہ جہک کر بیٹہنے کے ایک جانب کو دو جانبون سے اسلیے کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا رگون وغیرہ مین سہولت سے نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور اسیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لکہا ہی کہ نکہاوے تکیہ لگا کر اور نہ مونہہ کے بل پڑ کر اور نہ کہڑے ہوکر بلکہ بیٹہے دو زانو یا بصورت اقعاء کے یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کہڑے کرکے جیسے کتا بیٹہتا ہی یا دونون بانو پر بیٹہے یعنی اکڑو یا داہنا زانو کہڑا رکہے اور بیٹہے بائین زانو پر یہہ شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے مشکوہ کی شرح مین لکہا ہی اور پیٹ بہر کر نہ کہاوے کہ مانع عبادت کا ہی بلکہ معدہ کو تین حصہ کرے ایک حصہ طعام کے لیے اور ایک حصہ پانی کے لیے اور ایک حصہ دم لینے کے لیے اور کہتی ہین کہ سیری عہد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہتی ہرگز **ف** مومن کی شان سے یہہ ہی کہ لازم کرے صبر و قناعت اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کرے حد ضرورت پر اور خالی رکہے معدہ کو کہ باعث نورانیت دل کی اور صفائی باطن اور
شب بیداری وغیرہ کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور طعام بہت کہایا
فرمایا کہ باوجود اسکو سیر ہے [illegible] لانا علت اسکی یہہ لکہی ہی علمانے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اسی صفت
مین اور جو کوئی مشابہت کافر کے ساتہہ رکہے صحبت اسکی ترک کرنی چاہئی اور کم کہانا نزدیک عقل
صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہی اور خلاف اسکا مذموم مگر ان بہوک کہ حد [illegible] پہنچے اور سبب ضعف
بدن اور اختلال قوی جسمانی کے ہو اور کار سی باز رکہے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہی یہہ ملا علی
قاری نے شرح مشکوۃ مین لکہاہی اور جو کچہہ کہ حاضر ہو قسم رزق سے کہاوے اور تکلف پیچ ختم کے یعنے
اچہے کہانیکے نکرے اور منتظر دال سالن کا نہی اور اگر نماز کے وقت مین وسعت ہو طعام پہلے کہاوے
نماز سے اگر تاخیر مین ضرر ہو کہ کہانا ٹہنڈا ہو جائیگا یا تلف ہو گا بہوک بہت لگی ہو اور کوشش کرے کہ ہاتہہ
طعام پر بہت پڑین یعنی بہت سے آدمی کہاوین ملکر اسمین برکت ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہرگز تنہا کہانا نہین کہایا اور ابتدا اسلئے بسم اللہ لے کرے اور دوسرے لقمہ مین بسم اللہ الرحمن کہے اور تیسرے
لقمہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے بہتر ہی اور داہنی ہاتہہ سے کہاوے
آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص تہا کہ داہنا ہاتہہ اوسکا [illegible]
گیا تہا ایکروز سامنے حضرت کے وہ طعام کہاتا تہا فرمایا کہ داہنے ہاتہہ سے کہا جب قصد کیا اوسنے داہنا ہاتہہ
پہنچا [illegible] نکل آیا اور ابتدا اور ختم کہانیکے ساتہہ نمک کے کرے کہ اسمین اثر یعنے روایت آئی ہی حضرت امیر المومنین علی
سے اور نوالہ چہوٹا کہاوے اور چبانے مین مبالغہ کرے اور جبتک لقمہ نکلے ہاتہہ دوسرے نوالہ لینے کے لیے نہ بڑہاوے
اور کہانیکو نام نہ رکہے بلکہ اگر خوش آوے کہاوے اور اگر خاطر کسیکی ملحوظ ہو تو اوسکی خاطر کے لیے تہوڑا سا
کہالیوے کہ منقول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی اسی طرح [illegible] اپنے آگے سے کہاوے لیکن اگر میوہ ہو تو
جس طرفسے چاہے کہانا جائز ہی اور رکابی وغیرہ کے بیچ مین سے نہ کہاوے اور روٹی کو چہری سے نہ کاٹے اور بیچ
کاٹنے گوشت پختہ کے دو روایتین آئی ہین یعنے منع بہی آیا ہی اور ثابت بہی ہوا ہی کہانا اور بہتر ہاتہہ
ہی سے کہانا ہی **ف** ایک روایت مین منع آیا ہی کہ گوشت یعنے پختہ چہری سے کاٹ کر نہ کہاوے اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ حضرت نے چہری سے کاٹ کر کہایا ہی پس علمانے دونو روایتونمین تطبیق یون دی ہی کہ
منع درصورت عدم حاجت کے ہی اور کہانا درصورت حاجت کے یعنے چہری سے جو کاٹ کر کہایا ہی وہ گوشت
سخت تہا کہ بغیر کاٹے نکہایا جاتا تہا اور اگر گلا ہوا ہو تو وہ بہی کاٹ کر کہانا کہ مشابہت ہوتی ہی ساتہہ
بعضے کفار کے اور کہانیکو ادب سے رکہے اور کہانیکو چہونکین نہین ٹہنڈا کرنیکے لیے بلکہ صبر کرے یہان تک

کر ٹھنڈا ہو جاوے اور میوہ میں سے طاق لیوے تین یا پانچ یا کم وزیادہ یا جو کچھ ہاتھ میں آوے اور
بیجوں کے ساتھ گٹھلیاں جمع نکرے اور گٹھلیونکو ہاتھ میں جمع نکرے بلکہ ہتیلی پر رکھ کر زمین پر پھینک دے
اور دوربیان کہانے طعام کے پانی بہت نپیوے مگر یہہ کہ لقمہ گلے میں اٹک جاوے یا پیاس صادق ہو
تو مضایقہ نہیں کہ یہہ نافع ہی معدہ کے لئے اور پانی پینے میں پاس داہنے ہاتھ میں لیوے اور بسم اللہ
کہے اور ٹھیر ٹھیر کر پیوے اور لیٹ کر نپیوے اور بہتر یہہ ہی کہ کہڑے ہو کر نہ پیوے اور اگر پیوے تو
مضایقہ نہیں کہ یہہ بھی آیا ہی **ف** آیا ہی کہڑے ہو کر پانی پینا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پس حدیثونمیں جو منع آیا ہی کہڑے ہو کر پانی پینا وہ نہی تنزیہی ور ارشاد
ہی اور پانی وضو کا اور پانی زمزم کا کہڑے ہو کر پیوے اور پہلے پینے سے پانیکو دیکھ لے کہ کچھ پڑا ہو
اور بسم اللہ کر کر شروع کرے اور الحمد للہ کر کر ترک کرے اور پانیکو تین دم میں پیوے **ف** اولی یہہ ہے
کہ ہر دم میں بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اور الحمد للہ کہکر تمام کرے اور احیاء العلوم میں لکہا ہی کہ اول دم
میں کہے الحمد للہ اور دوسرے میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے دم میں الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم
اور بعد فراغ کے شکر کرے کہ پانی بڑی نعمت ہی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ دعا
پڑہنی بعد فراغ کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا یعنے
سب تعریف ہی واسطے اوس اللہ کے کہ کیا اس پانیکو میٹھا خوش آیند ساتھ رحمت اپنی کے اور نہیں کیا اوسکو
نمکین شور بسبب گناہوں ہمارے کی اور اگر مجلس ہو تو چاہیے کہ اول داہنی طرف سے شروع کرے منقول ہی کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دودہ پیتے تہے اور امیر المومنین حضرت ابوبکر بائیں طرف تہے اور ایک اعرابی
داہنی طرف تہا اور اوسکے پہلو میں امیر المومنین حضرت عمر رض تہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا بعد اوسکے
اعرابی کو دیا اور فرمایا داہنے کا حق ہی درجہ بدرجہ اور پہلے دم لینے میں الحمد للہ کہے اور دوسرے میں الحمد للہ رب العالمین
کہے اور تیسرے میں الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم کہے اور جب کہانے سے فارغ ہو تو انگلیونکو چاٹے اور رکابی وغیرہ
کو بھی چاٹے اور ٹکڑے کہ دسترخوان پر پڑے ہوں اونکو چن کر کہا جاوے حدیث میں آیا ہی کہ اوسکے کہانے سے برکت ہوتی
اور ٹکڑے رکابی میں نڈالے تا سالن میں مل نجاویں اور خلال کرے دانتونمیں اور جو کچھ کہ دانتونمیں ساتھ خلال کے نکلے
پھینکدے اور جو کچھ کہ ساتھ زبان کے دانتونمیں سے نکلے اوسکو نگل جاوے اور بعد خلال کے کلی کرے خوب طرح
اور اگر مٹی اور مانند اوسکے سے ہاتھ دہووے جائز ہی اور دانت اور زبان اور تالو ساتھ انگلی کے
دہووے اور ہونٹ بھی دہووے اور اگر رومال سے پاک کرے جائز ہی نہ بطریق بقصد تکبر کے ہو
بلکہ ستہرائی کے ہو اور اسیطرح بعد وضو کے اعضا کے پونچہنے میں اختلاف ہی بعض علماء [illegible]

اور بعضے وہال سے اور مدارمت چرپی اور جب کھانے سے فارغ ہو شکر کرے اور یہ دعا پڑھے
الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المؤمنین یعنی سب تعریف ہی اللہ کے لیے کہ جسنے
کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مومنین سے آور سورہ فاتحہ اور لایلاف قریش پڑھے اور اور دعا کہ
کہ جسمین مضمون شکر نعمت کا ہو وہ بھی پڑھے یہہ کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے

فصل دوسری بیچ

اون آداب کے کہ کئی آدمیون کے کھانے مین بجالانی جاوین چاہیے کہ پہلے کھانا شروع نکرے
اگر اسکی ساتھ ایسے لوگ ہون کہ مستحق ہون پہلے شروع کرنیکے مانند بڈہون یا اہل فضل کے مگر یہہ کہ سردار
اور پیشوا ہو تو آپ پہلے شروع کرے تا حاضر منتظر نرہین اور کھانا کھانے مین بالکل چپکا نرہے کہ خصلت عجمیونکی
ہی اور زیادہ بھی کلام نکرے بلکہ اچھی لوگونکی کچھ باتین کرتے رہین اور چاہیے کہ رفیق پر مہربان ہو اور قصد
زیادہ کھانیکا ایسا نکرے کہ ہمراہی کو ناخوش آوے کہ یہہ حرام ہی طعام مشترک مین اور دو کھجورین اکٹھی کھاوے
اور ہاتھہ مین بھی لیکر اکٹھی نرہنے دے مگر یہہ کہ سب اسیطرح کرین تو یہہ بھی کرے یا صاحب خانہ اذن دے
اسکا اور اگر مہمان کھانا کم کھاوے تو اسکو رغبت دلاوے اور بطریق نرمی کے عرض کرے اور زیادہ
تین بار سے نکہے کہ یہہ افراط ہی اور نیت تکرار سب جگہ تین بار کہنا ہی اور زیادہ اسکے بار ادب سے ہی
اسیطرح کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قسم نہ دیوے کھانے پر کہ یہہ بھی ادب سے خارج ہی آور مہمانونکو
چاہیے کہ تکلف کرکے بعد انتظار مبالغہ کا نکرے اور جو کچھ چاہوے بسبب دیکھنے کسیکے ترک نکرے کہ یہہ بھی
تکلف ہی اور موافق عادت اپنی کے کھاوے عادت سے کم نکھاوے بلکہ چاہیے کہ اول ہی سے کم کھانے
اور تمام آدمی کی عادت کرے تا وقت اجتماع کے محتاج تکلف کا نہو اور اگر بقصد ایثار کے کم کھاوے
تو خوب ہی اور ایثار کہتے ہین مقدم کرنا غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر اور اگر صاحب خانہ واسطے نشاط اور رغبت دلانے کے
زیادہ کھاوے عادت سے تو مضایقہ نہین بلکہ مستحب ہی آیا ہی کہ ابن المبارک رح جب کھجورین مہمانونکے آگے
لاتے تو کہتے جو کوئی زیادہ کھاوے مقابلہ مین ہر کھجور کے ایکدرہم پاویگا اور اخیر مین ایسا ہی کرتے واسطے
رغبت دلانے انکیکے اور جعفر بن محمد کہتے تہے کہ دوست ترین یارون میرے کا وہ ہی کہ زیادہ کھاوے اور
لقمہ بڑا کھاوے اور بڑا بھاری مجہپر میرے دوستو نمین وہ ہی کہ محتاج کہنے کا ہو اور مقصود اس سب سے
اشارہ ہی سبے تکلفی پر اور اگر ہاتہہ طشت یعنی سلفچی مین دہووے مکروہ نہین ہی اور پہلے عالم کے ہاتہہ دہلاوین
اور اگر عالم کی تعظیم کرین اس باب مین قبول کرے اصرار و انکار نکرے کہ یہہ بھی تکلف ہی آیا ہی کہ انس بن
مالک اور ثابت بنانی ایک مجلس مین تہے پس انس نے طشت ثابت کے آگے بہیجا ثابت نے انکار کیا
انس نے کہا کہ اگر کوئی مسلمان بہائی تعظیم تیری کرے قبول کر کہ یہہ تعظیم جانب خدا سے ہی اور اگر اتفاق کرین کہ سب

دہونے مین اکیلا ،، کے یعنی سب اکٹھے ہاتہہ دہووین تو مضایقہ نہین کہ یہہ قریب تر ہی ساتہہ تواضع کے اور
دور تر ہی انتظار کرنے قوم کے سے اور ہاتہہ دہلانے والے طرفسے شروع کرین آور پانی ہر ایک کا جدا جدا
نہ ڈالین کہ یہہ عادت عجمیونکی ہی بلکہ جمع کرین جب بہر جاوے ڈالین اور خادم کہ ہاتہہ دہلاتا ہی بیٹہکر ہاتہہ
دہووی بعضونکے نزدیک کہ یہہ قریب تر ہی ساتہہ تواضع کے اور مختار یہہ ہی کہ کہڑی ہوکر دہلاوے
کہ اسمین آسانی ہی پانی ڈالنے مین اور ہاتہہ دہونے مین اور اگر کسیکو خدمت کرنے مین نیت نیک ہو خدمت
کرنے دے اور تکلف نہ کرے کہ یہہ تکبر نہین آور بیچ تہوکنے کے سلپچی وغیرہ مین وقت جمع ہونے لوگونکے
ملاحظہ کرے کہ چہوٹے پر اور لوگون پر نہ پڑے اور اگر اکیلا ہو مبالغہ کرے تہوکنے مین جتنا چاہیے اور اگر صاحبخانہ
آپ ہاتہہ دہلاوے تو بہتر ہی اسیطرح کیا امام مالک نے امام شافعی کے لیے اول ملاقات مین اور کہا کہ خدمت
مہمان کی فرض ہی آور وقت کہانیکے یارونکی طرف نہ دیکہے اور نوالہ نہ گنے بلکہ تغافل کرے اور اپنے کہانے مین
مشغول رہے آور پہلے فارغ ہونے یارونکے سے ہاتہہ نہ کہینچے اگر اپنے ہاتہہ کہینچنے سے وہ بہی ہاتہہ کہینچین بلکہ
چاہیے کہ ہاتہہ کہانے مین رکہے اور اگر عادت اسکے تہوڑا کہانیکی ہو ابتدا مین توقف کرے تاکہ آخر تک
موافقت یارونکی کر سکے اور اگر کچہہ عذر ہو عذر ظاہر کرے تا اونکو شرمندگی نہو آور کہاتے وقت کوئی ایسا کام
نکرے کہ آدمیونکو برا معلوم ہو اور ایسی بات بہی نکہے کہ مناسب وقت نہو آور ہاتہہ رکابی مین نہ جہاڑے آور نوالہ
منہہ مین رکہتے وقت سر اونچا نکرے آور منہہ مین سے بہی کوئی چیز رکابی مین نہ ڈالے اور اگر اتفاقا کوئی چیز منہہ مین سے
نکلنے کو ہو تو بائین طرف منہہ کرکے پہینکدے آور نوالہ کو شوربے مین بہت نہ ڈبووے اور جو کچہہ لقمہ مین سے دانتونسے
ٹوٹ کر رہ گیا ہو پہر شوربے مین نہ ڈالے آور نوالہ چکنے کو سرکہ مین اور سرکہ کو چکنی چیز مین نہ ڈالے اور ملاحظہ مسلمانکے لیا ہونکا
کرے اور ہر حال مین با ادب رہے **فصل تیسری** بیچ آداب لیجانے طعام کے آگے ملاقات کرنیوالیکے جاننا چاہیے کہ
طعام جماعت کی بڑی بزرگی ہی جیسیکہ نماز با جماعت کی اور احادیث اور اقوال صحابہ کی اسمین بہت آئے ہین حدیثمین
آیا ہی کہ جو عمر کہ بیچ مجلس طعام کے ساتہہ بہائی مسلمانونکے گذرے روز قیامت کے اوسکا حساب نہین لیا جاویگا اور اسلیے
اگلے بزرگ اسمین دیر تک بیٹہتے تہے اور جو طعام کہ یارونکے ساتہہ کہایا جاوے بیحساب ہی اور اسی سبب بعضے طعام
مجلس مین بہت لاتے تہے اور اگر تنہا کہاتے تہے کم لاتے تہے اور حدیث مین آیا ہی کہ
کہانون مین سے تین کہانے بیحساب ہین ایک تو وہ کہانا کہ افطار کے وقت کہاوے اور ایک وہ کہ سحر
کو کہاوے اور ایک وہ کہ ساتہہ مسلمان بہائیون کے کہاوے آور صحابہ اسکو اخلاق
نیک سے گنتے تہے اور وقت اجتماع کے بغیر کہانے ماحضر کے نہین اٹہتے تہے اور بعضے
علمار نے لکہا ہی کہ اجتماع یارون کا ساتہہ انس و لذت کے قد لغیت پر چبانا دنیا سے نہین آور حدیث مین آیا ہی

کہ بہشت مین بالاخانہ ہین کہ بسبب بہت صفائی کے اندر کا رخ انکا باہر سے اور باہر کا رخ اندر سے معلوم
ہوتا ہی اور یہہ انکے لیئے ہین کہ بات نرمی سے کرتے ہین اور لوگونکو کہانا کہلاتے ہین اور رات کو
نماز پڑہتے ہین اسوقت کہ لوگ سوتے ہوتے ہین رہا یہہ کہ ملاقات لوگونکی واسطی طعام کے پس اوپر
اسمین یہہ ہی کہ منتظر وقت طعام لوگون کا نرہے اور وقت کہانیکے یکایک نہ چلا آوے کہ یہہ خلاف
سنت ہی اور قرآن مین اسے منع فرمایا ہی **ف** یعنے اس آیتمین یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُیُوتَ النَّبِیِّ إِلَّا أَنْ یُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِینَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِیتُمْ
فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِینَ لِحَدِیثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی
النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیِی مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا یَسْتَحْیِی مِنَ الْحَقِّ یعنے ای ایمان والو نہ داخل ہو پیغمبر کے گہر ونمین
مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے تمکو یعنے بلایا جاوے واسطی طعام کے یعنے اس صورتمین داخل ہو اسحال مین
کہ نہ منتظر ہو وقت پکنے طعام کے ولیکن جب بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس جب کہانا کہا چکو پس پراگندہ
ہو اور بیٹہو آرام سے واسطے باتین کرنے آپسکے تحقیق یہہ کام ایذا دیتا ہی نبی کو پس شرماتا ہی تمسی اور خدا
نہین شرماتا سچ سی آیا ہی کہ بیچ ولیمہ نکاح زینب بیوی آنحضرت کے لوگ پیغمبر خدا کے گہر مین جمع ہوئے
اور حضرت زینب دیوار کیطرف مونہہ کیے ہوئے بیٹہین تہین اور بعضے لوگ بعد کہانے کے بیٹہے رہے
اور آنحضرت نے بسبب حیا کے انکو نہ کہا کہ اٹہہ جاؤ جب یہہ آیة اور آیة پردیکی نازل ہوئین تفسیر
بحر الاسلام مین لکہا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کہ جاتا ہی کہانے پر بغیر بلائے فاسق ہی اور حرام
کہاتا ہی اور اگر بغیر بلائے اتفاقاً چلا آوے جبتک اذن نہ ہووے صاحب خانہ نہ داخل
ہووے اور اگر کوئی بلاوے کہانیکے لیئے پس اگر نشانی رغبت اور محبت کی ظاہر ہو جاوے اور اگر
بغیر رغبت کے بسبب شرم و ضرورت کے کہتا ہی تو نجاوے اور بہانہ کرے اور اگر بہوکا ہو اور
قصد طعام کے کسی دوست کے گہر مین بغیر بلانیکے چلا جاوے تو مضایقہ نہین کہ یہہ منقول ہی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور قصہ تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
و حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا ابو الہیثم صحابی کے گہر مین مشہور ہی **ف** وہ قصہ یہہ ہی روایت کی
ابو ہریرہ نے کہ نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یا ایکرات گہر سے پس ناگہان ملے ابوبکر اور عمر سے
پس فرمایا کہ کس چیز نے نکالا ہی تم دونونکو تمہارے گہروں سے اسوقت یعنے کونسی چیز باعث ہوئی نکلنے
کی اسوقت باوجودیکہ عادت نہ تہی اسوقت نکلنے کی کہا دونون یارون نے کہ بہوک نے نکالا ہی
یعنے شدت بہوک سے نکل آئے ہین فرمایا حضرت نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی قبضہ

مین ہی البتہ نکالا مجکو اوس چیز نے کہ نکالا تم دونونکو یعنے بہوک نے پس اُتہے وہ دونو ساتہ حضرت کے پہر آئے ایک شخص کے ہان انصار مین سے کہ نام اونکا ابو الہیثم تہا پس ناگہان وہ اپنے گہر مین نہین تہے پس جب کہ دیکہا حضرت کو اونکی بیوی نے کہا مرحبا و اہلا پس فرمایا اونکو حضرت نے کہان ہی فلانا یعنے خاوند تیرا کہا اوسنے کہ گیا ہی میٹہا پانی لانیکے لیئے ہمارے واسطے [illegible] وہ اسی طرح کہہ رہی تہی کہ ناگہان آیا وہ انصاری اور دیکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے دونو یارونکو اور کہا الحمد للہ نہین ہی میرے برابر کوئی آجکے دن کہ اوسکے گہر ایسے بڑی بزرگ مہمان ہوں کہا راوی نے پس گیا وہ انصاری اور لایا حضرت اور حضرت کے یارونکے لیئے خوشہ کہجور کا کہ اوسمین کہجورین نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر بہی اور عرض کیا کہ کہائیے اسمین سے اور لیا اوسنے چہری جانور ذبح کرنے کے لیئے پس فرمایا اوسکو حضرت نے کہ دودہ کا جانور ذبح نکیو پس ذبح کی اوسنے واسطے حضرت کے اور حضرت کے یارونکے بکری پس کہایا انہون نے بکری مین سے اور اوس خوشہ کہجورین سے اور پیا پانی پس جبکہ سیر ہونے کہانے پینے سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتہ مین ہی البتہ پوچہے جاؤ گے تم ادای شکر اس نعمت سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گہر وں سے بہوک نے پہر تم یہانتک نہ پہرے کہ پہنچی تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ روایت مسلم نے **ف** اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہہ کہ یہہ جو کہا کہ بہوک نے نکالا اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی ظاہر کرنا رنج و محنت کا دوستون سے در صورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کے نہو اور دوسرے یہہ کہ جب بہوک زور کی ہو کہ مانع ہو نشاط ہمت و خلوص دل کے ساتہ عبادت کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کے تو تکلف اور علاج اسکی دفع کا کرنا ساتہ کسی سبب کے اسباب مباحہ سے اور سعی کرنی اسکے دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور جانا بہی نزدیک دوستونکے طلب کرنا طعام کا انکے وقت تیقن کے ساتہ قبول کرنے انکے بے تکلف اسوقت [illegible] ہوتا ہی [illegible] محبت زیادہ محبت کا ہی اور آیا ہی کہ صحابہ جب بہوکی ہوتے تہے حضرت کے پاس حاضر ہوتے اور دیکہنا جمال [illegible] کا رنج بہوک وغیرہ کا جاتا رہتا اور ساتہ نورانیت شہود کے سیر ہو [illegible] اور یہہ جو کہا الحمد للہ اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہی اظہار خوشی کا وروود مہمان کے [illegible] بہی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانا [illegible] اور [illegible] آگے مہمان کے اور [illegible] اوس چیز کا کہ موجود ہو اور یہہ جو کہا کہ [illegible] الخ اسی معلوم ہوا کہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] اور اسکے [illegible] ہی [illegible] [illegible] معمول ہی [illegible] اور [illegible]

نکرے اسپر کہ موجب تنگدلی اور فراموشی کا ہی حال محتاجونسے اور یہہ جو فرمایا کہ بوجہ جو جاؤگی الخ یہ سوال بعضونکے
حق مین بطریق توبیخ وسرزنش کے ہوگا اور بعضون سے واسطے احسان جتانے اور اظہار نعمت کرنیکے
بہ تقدیر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اسکے کا کیا یا نہین نسال اللہ العافیہ اور مومنونکو چاہیے
کہ اس حدیث مین تامل کرین کہ اپنے پیشواکا کیا حال تہا کہ کسطرحکا فقر اختیار کر رکہا تہا اور کیسی صابر تہے
ہم لوگون کا اگر ایسا حال ہو تو کیسی ناشکری کرنے لگتے ہین روٹی کے نہ ملنے پر کبہا اور کچہ ضروری چیز نہین ملتی تو گبہرا
جاتے ہین اور زبان شکوہ کی کہولدیتے ہین اور اگلے بزرگ یہی اسیطرح کرتے تہے اور بعضے اونمین سے آپسمین دوست تہے
کہ ہمیشہ ایک دوسریکے گہر جاتے تہے اور یہہ بجای کسب وکفایت انکیلئے تہا یعنے اسی پر اکتفا کرتے تہے اور
مقصد انکا مددگاری اور ثواب دلانا لوگونکا اور کفایت وقت تہا اور اگر کسی دوست کے گہر مین آوے
اور اوسکی رضا جانے تو درست ہی کہانا اوسکے گہر مین سے کیونکہ خوشی اوسکی بمنزلہ اذن کے ہی اور
منقول ہی یہہ اگلے بزرگونسے آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ ایکبار گی سفیان کے گہر مین آئے اوسکو نہ پایا پس دروازہ کہولا
اور دسترخوان بچہاکر کہانا کہانا شروع کیا پس سفیان ثوری آئے اور انکو اس حالت مین دیکہا کہا کہ یہہ اخلاق
اگلے بزرگونکا یاد دلاتی ہی اور آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ واسطے ملاقات ایک تابعی کے آئے اونکی گہر مین کچہ موجود نتہا
وہ ایک دوست کے گہر مین گئے اور اوسکے بیرجیخانہ مین دیکہا جو کچہ پایا آگے مہمان کے لے آئے جب صاحبخانہ
ایا گہر مین تو اوسے کچہ ماجرا سنا اوسنی کہا کہ خوب کیا انہون نے اور جب ملاقات کی اوس تابعی سے تو کہا
کہ ای زبانی ہزار بار اسیطرح کرتا رہ کہ بہت اچہی بات ہی اور آداب کہانا لانیکا آگے مہمان کے یہہ ہی کہ تکلف
نکرے اور جو کچہ کہ حاضر ہو لے آوے اور قرض نکرے اگر دشوار ہو کہ یہہ بہی تکلف سے ہی اور چاہیے
کرنے تکلفی کو بہانہ نکرے یعنی حقیقت مین اسکے پاس اچہی چیز موجود ہی اور بری چیز لے آوے اور کہے
کہ یہہ بے تکلفی سے لے آیا ہون بلکہ اس صورت مین اچہی ہی چیز لاوے اور اگر ایک کہانا ہو کہ آپ بہی اوسکا
محتاج ہی اور اوسکے لانے کو جی نہین چاہتا نہ لاوے اور تکلف یہہ ہی کہ موافق عادت سے زیادہ کرے اور
یہہ ہی تکلف سے ہی کہ عیال کیطرف نظر نکرے یعنے اپنے بال بچے بہوکے مرتے ہین اور لوگونکو کہلاتا ہی
یہہ تکلف اور بری بات ہی منقول ہی کہ کسینے امیر المومنین حضرت علی رضی کی دعوت کی فرمایا کہ مین آتا ہون تین
شرط سے کہ بازار کو نجانا اور جو کچہ حاضر ہو لے آنا اور رعایت عیال کو نہ چہوڑنا اور خصلت بعضے
اگلے بزرگون کی ایسی ہی تہی کہ ہر قسم کا طعام کہ گہر مین ہوتا کچہ اوس مین سے
لے آتے اور بعضون نے خشک روٹی اور پانی پر تکلف نہین کیا ہی یعنے دہی نہ لے آئے
اور ادب مہمان اور ملاقات کرنے والے کا یہہ ہی کہ حکم نکرے کسی چیز کے لانیکا

اور اگر اسکو اختیار دین صاحب خانہ تو جو چیز کہ آسان ہو اختیار کرے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہر چیز مین آسان اختیار کرتے تھے اور بعضون نے کہا کہ کھانا تین قسم پر ہی ساتھ فقرا کے بایثار یعنی
انکے کھانیکو مقدم رکھے اپنے کھانے پر اور ساتھ مسلمان بھائیون کے بانبساط یعنی شادان اور فرحان
اور ساتھ دنیا دارون کے باادب اور ادب صاحب خانہ کا یہہ ہی کہ پوچھے کھانے والون سے کہ تمکو کیا
مرغوب ہی اگر ہو سکے مہیا کرے کہ اسمین اجر جزیل ہی والا بیہودہ گوئی نکرے کہ کہی اگر حاضر ہوگا لاؤنگا بیر
بلکہ اگر حاضر ہو لے آوے والا سکوت کرے اور جو کھانا کہ آگے یارون کے نہ لاوے تعریف نکرے اسکی
اور اسیطرح بال بچونکے لیے جو طعام کہ نہ لاسکے بیان نکرے کہ اسمین رنج دینا ہی انکو اور بعضی ظریف صوفی
کہا ہی کہ اگر فقیر آوے کھانا آگے لاوے اسکے اور اگر کوئی فقیہ آوے مسئلہ پوچھے اور اگر عابد آوے
راہ مسجد کی دکھا دیوے جان کہ ضیافت کی فضیلت بہت آئی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا خَیرَ
فِیمَن لَا یُضِیفُ یعنی بھلائی نہین ہی اس شخص مین کہ مہمان نرکھے اور ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ایک شخص پر گذرے کہ اوسکی پاس گائین اور اونٹ بہت تھے پس مہمانی کی آنحضرت کی بعد ازان ایک
عورت پر گذرے کہ وہ چند بکریان رکہتی تھی پس ذبح کی ایک بکری واسطے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا
تھا کہ دیکھو اس مرد و عورت کے بلا شبہ کہ یہہ اخلاق اللہ تعالی کے ہاتھہ مین ہین جسکو چاہے خصلت نیک دے
اور جسکو چاہے نہ دے **ف** ظاہرا اس مرد نے موافق اپنے مقدور کے خاطرداری کی اور اس عورت نے
باوجود کم استطاعتی کے بہت خاطرداری کی کہ بکری ذبح کی اسکی خصلت حضرت کو پسند آئی اور اوس شخص کی پسند نہ آئی اور مقصود حضرت کا
اسمین یہہ تہا کہ لوگ ادب سیکہہ لین حدیث مین آیا ہی کہ ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہان مہمان آئے
اور گھر مین حضرت کے کچھہ تہا نہین فرمایا کہ فلانے یہودی کے پاس جاؤ اور کہو کہ آج کی رات ہمارے ہان
مہمان آئے ہین تہوڑا سا آٹا قرض دیوے یہودی نے کہا واللہ مین نہین دینے کا مگر کچھہ گروی رکہکر
پس حضرت نے زرہ اپنی گرو رکہنے کے لیے بہیجی اور مہمانداری کی کہتے ہین کہ حضرت کے وقت موت تک وہ زرہ یہودی
پاس گروی تہی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ بغیر مہمانکے کہانا نہ کہاتے تھے بلکہ دو تین کوس تک جنگل مین
مہمانکو تلاش کرتے تھے اور پیغمبر صلعم سے لوگون نے پوچھا کہ ایمان کیا ہی فرمایا کہانا کہلانا اور ہر ایک سے سلام علیک کرنی
یعنی یہہ چیزین بہی افضل خصلتون ایمان کے ہین سہ کرامت جوانمردی و نان دہی است ہمہ مقالات بیہودہ طبل تہی است **فصل**
چوتہی آداب ضیافت کے منعہ مین بیچ حالتون وقت دعوت کے اور قبول کرنے کے اور حاضر ہونے کے
اور کہانا آگے لانے کے اور وقت کہانیکے اور وقت چلنے کے کہانا کہا کر آداب دعوت کے یہہ ہین کہ دعوت
کرنے مین قصد فخر اور دکہانیکا نہو تا ثواب سے محروم نہو بلکہ مقصود راحت پہنچانی اور متابعت سنت

ہوئی کی اور خوش کرنا مسلمانونکے دلونکا ہوا اور دعوت پرہیزگارونکی کرے اور کافر اور فاسق اور بے نمازیکو
کھانیکے لیے نہ بلاوے **ف** ایک دعوت کرنی ہی طلب ثواب کے لیے اور ایک دینا اور کھلانا ہی محتاجکا
یعنے وہ بھوکا ہی حاجت رکھتا ہی کھانیکی پس یہ حکم مذکور دعوت کا ہی اور طعام حاجت پر بھوکے کو دینا
جائز ہی اگرچہ کافر و فاسق ہو حاصل یہ کہ اگر دعوت کرے طلب ثواب کے لیے تو پرہیزگارونکو بلاوے
اسلیے کہ وہ کھانا کھاکر اسکی قوت سے عبادت کرینگے تو اسکو بھی ثواب پہنچیگا بخلاف کفار و فساق کے
کہ وہ کھاکر کفر و فسق کرینگے اور اگر مقصود دینا ہو بھوکونکو ہی تو سبکو دے کہ دفع حاجت ضروری ہر ایککا
جائز ہی اور ظالم کو کھانا نہ کھلاوے کہ یہ مدد کرنی ظلم پر ہی اور دعوت کرنے مین تخصیص اغنیا کی نکرے
اور لحاظ اقربا کا ضیافت کرنیمین نچھوڑے اور جسکو جانے کہ آنیکا نہین نہ بلاوے کہ اسمین تکلف ہی
اور باعث ہوتا ہی کھلانے پر تبذیر اور یہ مکروہ ہی اور آداب قبول کرنے دعوت کے یہ ہین کہ قبول کرنا
دعوت کا سنت موکدہ ہی اور بعضے جگہ واجب ہی ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعوت قبول کرتے تھے اگرچہ
تھوڑی سی چیز پر ہوتی اور چاہیے کہ اغنیا کے دعوت قبول کرنیکی تخصیص نکرے اور فقیرونکی دعوت
قبول کرنے سے عار نکرے کہ یہ تکبر ہی اور خلاف سنت نبوی کے ہی آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ ایکروز ایک قوم پر گذرے کہ خاک پڑی ہوئی تھے اور سوال کرتے تھے سلام کیا حضرت نے
کہا انھونے کہ کھانا فقیرونکا حاضر ہی اگر میل فرمایئے فرمایا حضرت نے بہتر اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِيْنَ
یعنے تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا متکبرونکو پھر گھوڑے سے اوترے اور اونکے ساتھ خاک پر بیٹھے اور کھانا
کھایا اور بعد کھانیکے سلام رخصتی کیا اور فرمایا کہ کیا عجب ہی کہ تم بھی اگر ایکدن میری دعوت قبول کرو
پھر بلایا آپنے اونکو اور اچھے اچھے کھانے آگے رکھے اور اونکے ساتھ بیٹھ کر کھایا اور یہ کمال تواضع
اور الطاف ہی حضرت کا **بیت** تواضع ز گردن فرازان نکوست + گدا اگر تواضع کند خوی اوست + اور
بیچ کر تکلف کرنیوالے اور فخر کرنیوالے اور احسان رکھنے والے کے کھانیکے لیے نہ جاوے اور کم ہمتونکے
دسترخوان پر نہ بیٹھے کہ یہ دعوت قبول کرنے سنت نہین اور اسمین ذلت ہی جیسے کہ سوال کرنے مین اور
جھوٹھ نبولے اس مقدمہ مین بلکہ اگر کھانا منظور نہو اول ہی سے قبول نکرے اور بسبب دور ہونے راہ کے
بشرطیکہ ممکن ہو وہان پہنچنا انکار نکرے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم بسبب دعوت کے دور دور تشریف فرما
ہوئی ہین اور بسبب روزہ نفل کے انکار نکرے قبول دعوت سے بلکہ جاوے دعوت کرنیوالیکے ہان اور اگر وہ
تکلف کرنیوالا نہو یعنے بدل اسکو منظور ہو کھلانا اسکا افطار کرے اور نیت کرے داخل کرنے خوشیکی
مسلمان کے دلمین کہ ثواب اسکا زیادہ ہی روزہ سے اور اگر تکلف کرنیوالا ہو بہانہ کرے یعنے سچا شاگ

کہے کہ میرا دل نہین چاہتا کہانیکو اور یہ سچ ہوگا کہ روزہ دار کا دل نہین چاہتا روزہ توڑنیکو اور اگر
بنابر ظاہر حال کے قصد تفتیش کا کرے جائز ہی یعنے مثلاً ظاہر حال سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ تکلف کرتا ہے
تو اسکو دریافت کرے اور اگر افطار نکرے پس مہمانی اوسکی خوشبوی اور مانند اسکیکے ہی اور اگر کہانے
مین یا پہونے مین کہ بچہا ہی حرام یا شبہہ حرام کا ہو تو نجاوے اور تحسین نکرے اسکا اور تفاوت
اسکا اوپر تفاوت مراتب تقوی کے ہی اور ظالم کی دعوت مین نجاوے اور اگر زبردستی کہلادین تو
تہوڑا سا کہاے اور جس مجلس مین کچہ خلاف شرع ہو مانند فرش ریشمے اور ظروف سونے چاندیکے اور
تصویر جاندار کے اور گانے بجانیکے اور چیزون لہو کے اور مانند انکیکے وہان نجاوے اور ظالم اور بدعتی
اور شریر اور متکبر اور فخر کرنیوالے کے گہر مین بہی نجاوے اور دعوت کے قبول کرنے مین قصد مٹانے
خواہش پیٹ کا نکرے بلکہ نیت صادق رکہے تاکار آخرت کا کرے یعنے نیت پیروی سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور اکرام مسلمان کی اور خوش کرنے مومن کی دلکی اور ملاقات کرنے دوستونکی کرے کہ ہر ایک مین
ان چیزونمین سے ثواب بہت ہی اور دعوت کے قبول کرنے مین اظہار شوق کا کرے اور جس کلام عرض
مین وہم جاتا ہو نہ قبول کرنے کا دور کرنا اوسکا ہے اور بدخلقی نکرے اور حقارت کسی مسلمان کی نکرے کہ مدار کام
نیت پر ہی اور مباح چیزونمین بسبب نیت کے ثواب ہوتا ہی اور کام مستحب مین ہو جاتے ہین اور طاعت
مین بسبب نیت کے ثواب زیادہ ہوتا ہی اور حرام اور بی شرع دعوت نہ قبول کرے کہ مثلاً یہان معتبر نہین
مثلاً جس دعوت مین گانا بجانا ناچ رنگ وغیرہ ذلک ہو وہان یہ نیت کرے کہ دعوت سنت ہی اسلیے مین
جاتا ہون یہ نیت کام نہین آتی وہان نجانا چاہیے اور آداب حاضر ہونیکے دعوت مین یہ ہین کہ دیر نکرے
اتنی کہ تا سبب اسکے لوگ انتظار کرین اور ایسا جلدی بہی نہ آوے کہ کہانا طیار نہوا ہو کہ یہ بہی قباحت
رکہتا ہی مگر یہ کہ کہلانیوالے سے کچہ خصوصیت رکہتا ہو کاروبار کرنے کی اور جب آوے چاہیے کہ بیخبر
نہ چلا آوے یعنے اذن طلب کرکے آوے اور اگر بہت سے لوگ جمع ہوں احتیاج خبر کرنیکی نہین اور جب
آوے کہبراوے نہین اور سلام علیک کرے اور نظر ادہر اودہر مجلس کے کرے شاید کہ کوئی سلام و تواضع
اسکی کرے اور اسکو خبر نہو اور سبب وحشت خاطر کسی مسلمان کا ہو اور متکبر کہلاوے اور بالانشینی نہ ڈہونڈہی
اور جہان جگہ پاوے بیٹہ جاوے کہ سنت یہی ہی اور اگر لوگ باعث ہون بالانشینی کے حاضرین کے
اور اگر کوئی بدل و شوق از راہ تعظیم کے اوسکو اعلی جگہ بٹہاوے بیٹہے اور قبول کرے اور اصرار
نکرے کہ یہ بہی خالی تکلف سے نہین اور جگہ لوگون پر تنگ نکرے اور جہان کہ صاحب خانہ اشارہ کرے
بیٹہنے کا بیٹہ جاوے مخالفت اوسکی نکرے شاید کہ اوسنے اپنے دلمین کچہ ترتیب جلسے خیال کی ہو بسبب نعمت

اوسکی سبب وحشت خاطر اور تنگی ہوگی اور سامنے مکان عورتون کے نہ بیٹھے اور باوقار اور بزرگ رہے
اور ہر طرف نظر نکرتا رہے اور مہمان سے کہ کہانا لاتے ہون اور بہت ندیکہتا رہے کہ دلیل حرص و
کم ہمتی ہے اور بہت کلام نکرے اور اگر کچہ بات کرے ساتہ ہوش کے اور موافق حال وقت کے کہے ورنہ چپکا
بیٹہا رہے اور اگر آپ سے کوئی بڑے مرتبہ کا بیٹہا ہو آداب اوسکا رکہے جبتک وہ نہ کچہ پوچہین کچہ نکہے
اور اگر مشتاق اسکی بات کے ہون تو چپ نرہے اور جو کچہ کہ لوگون کے طبیعت مین اثر نکرے اور مخالف
اونکے ہو جبتک کہ موافق شرع کے ہو اور بیہودہ گوئی نکرے کہ یہہ بہرحال ناپسند ہی اور اگر کچہ خلاف
شرع دیکہے منع کرے اور اگر اوسکے موقوف کرنے پر قادر ہو موقوف کرا دے ورنہ یہان آوے اور
اگر پہلے ہی سے حاضر نہو تو بہتر ہی اور اگر بعد بیٹہنے کے خلاف شرع چیز موجود ہو صبر کرے یا نکل آوے
اور اگر مقتدا ہو تو نکل ہی آنا بہتر ہی **ف** کتاب درالمختار مین تفصیل اس مسئلہ کی یون لکہی ہی اگر کوئی
دعوت کیا جاوے اور پاوے وہان کوئی کہیل یا غنا یعنے راگ اور اوسکو پہلے سے معلوم نتہا ہو نا
اوسکا تو بیٹہ جاوے اور کہاوے اگر کہیل وغیرہ اس مکان مین ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہین لائق ہی
بیٹہنا بلکہ نکل آوے اعراض کرکر بموجب قول اللہ تعالی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِیْنَ یہہ اگر مکان مین تہا لہو وغیرہ اور یہہ وہان بیٹہا پس اگر قادر ہو منع کرے اور اگر نہ قادر ہو صبر
کرے اگر نہو مقتدای اور اگر مقتدای ہو اور قادر منع کرنے پر نہین ہی تو نکل آوے اور نہ بیٹہے اسلیے کہ
اسمین عیب لگنا ہی دین کو اور اگر مہمان اونکو پہلے سے معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو جاوی ہی نہین
اصلا برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اسلیے کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونیکے نہ پہلے اوسکی اور
اسے یہہ معلوم ہوا کہ جتنی آلات لہو کے ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین اور داخل ہو وے آلات لہو
والون پر بغیر اذن اونکے واسطے منع کرنے منکر کے کہا ابن مسعود نے کہ آواز باجون کی اور راگ کی اوگاتی ہی
نفاق کو دلمین جیسے کہ اوگاتا ہی پانی کہانس کو اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ سننا باجونکی آواز کا حرام ہی بموجب
فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ سننا باجون کا معصیت ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور لذت
حاصل کرنی ساتہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نے اعضا دیے ہین عبادت کیلیے
پس غیر عبادت مین صرف کرنا اونکو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہی یہہ کہ پرہیز کرے اوسکے سننے
سے اور مخالف شرع اور ممنوعات مجلس سے یہہ ہین مثلا گلاب چہڑکنے کا اور ظروف چاندی کے اور بیچ مین
ہونا عورتون کا منہہ کہلے ہوے ہونگا اور آداب ضیافت سے یہہ بہی ہی کہ وقت آنے مہمان کے قبلہ اور
جگہہ استنجی کی بتا دے اور کہانیکے پہلے جو ہاتہہ دہوتے ہین کہلانے والا پہلے اپنے ہاتہہ دہو وے

پہر اونکے دہلاوے اور چند کہانیکے اور لوگون کے پہلے دہلاوے اور پہر اپنے دہووے اور آداب
حاضر کرنے کہانیکے یہہ ہین کہ کہانیکے حاضر کرنے مین جلدی کرے کہ یہہ بہی مہمان کی تعظیم و خاطرداری ہی نیز
سے ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ
یعنے جو کوئی کہ ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور روز قیامت پر بس چاہیے کہ خاطرداری کرے مہمان کی
اور جب اکثر آدمی آچکین بسبب ایک دو آدمی کے انتظار نکرے اگر وقت موعود سے تاخیر کرے اسلیے
کہ حق حاضرونکا غالب ہی مگر یہہ کہ کسی فقیر نے تاخیر کی ہو تو اوسکا انتظار کرین تا وہ شکستہ خاطر نہو
یا وہ ایسا شخص ہو کہ اسکے انتظار مین حاضرونکو رنج نہو اور کہانا بہت ٹھنڈا نکرین حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جلدی شیطان سے ہی مگر پانچ چیزون مین جلدی کرنی سنت ہی مہمانکے کہانا کہلانے مین اور تجہیز
وتکفین میت مین اور باکرہ کے نکاح کردینے مین اور ادائے دین مین اور توبہ کرنے مین گناہون سے اور مستحب ہی
جلدی کرنی ولیمہ مین اور ولیمہ نکاح کے کہانیکو کہتے ہین اور ترتیب کہانیکی یہہ ہی کہ ابتدا ساتہ میوہ کے کرین
اگر موجود ہو کہ ازراہ حکمت کے یہہ خوب ہی اسلیے کہ میوہ سریع الہضم ہی بس اسفل معدہ مین ہونا اسکا بہتر ہی
اور قرآن مین اشارہ ہی اوپر تقدیم میوہ کے طعام پر جہان کہ طعام اہل جنت کا ذکر فرمایا ہی وَفَاکِہَۃٍ
مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَہُوْنَ یعنے غلمان وہان کے انکے لیے میوے لیکر آوینگے
جو کہ پسند کرینگے یہہ اور گوشت جانورونکے لاوینگے جو کہ مرغوب ہونگے انکو اور بعد از میوے کے پہلے لانا
گوشت کا بہتر ہی کہ حدیث مین آیا ہی سَیِّدُ الطَّعَامِ اللَّحْمُ یعنے سردار کہانونکا گوشت ہی اور جو کہانا
کہ لطیف ہو پہلے کہاوے تا حاجت دوائی لطیف سے ہو جاوے اور بہت نہ کہایا جاوے یعنی اسلیے
کہ بعد لطیف کے برے کہانیکو دل نہین چاہتا اور عادت اہل خواہش اور منعمین کی برعکس اسکے ہی کہ کہانا برا
پہلے کہاتے ہین تا رغبت لطیف پر بہت ہو اور یہہ خلاف سنت ہی اور جلد بہت کہانیکا ہی اور اگر ابتدا ساتہہ
نمک اور ترکاری کے کرے بہتر ہی کہ اسمین زیب دسترخوان کی ہی اور رغبت ہوتی ہی کہانے پر اور درمیان
کہانیکے پانی سرد و شیرین موجود کرین کہ اس سے بہتر کوئی نعمت نہین اور عادت قدما کی یہہ تہی کہ سب طرحکے
کہانے یکبارگی ہی سامنے رکہتے تہے اور اگر کئی طرحکے کہانے ہون تو ظاہر کردینا اس بات کا بہتر ہی تا کہ
حاضرین سے حاجت روائی کرین اور منتظر رہین اور دسترخوان جلدی نہ اوٹہا ڈالے تا شاید کہ انمین
کوئی ایسا ہو کہ ہنوز اوسکو حاجت باقی ہو اور بسبب شرم کے اظہار نکر سکے بلکہ جب مرتبہ فراغ کا سمجہے
آپ بیٹہہ جاوے اور ہاتہہ کہانے پر ڈالے اور کہے بسم اللہ مدد کرو اور یہہ طریقہ اگلے بزرگون نے اچہا جانا ہی اور
چاہیے کہ کہانا بقدر ضرورت کے لاوے کہ کم لاوے تو یہہ بے مروتی ہی اور زیادہ حاجت سے فخر اور اسراف ہی جسکا

دیا جائے کہ یہ سب نہین کہانے کا اور اگر راضی ہو اسپر کہ سب لیجاوے تو بہت سالانا بہتر ہی آیا ہی کہ ابراہیم ادہم
طعام بہت لاتے تھے مہمانونکے لیے سفیان ثوری نے کہا کہ کیا نہین ہی یہ اسراف ابراہیم نے کہا کہ
نہین ہی کہانا کہلانے مین اسراف اور اگر یہ نیت نہو یعنے لیجانیکی تو بہت لانا تکلف اور ضائع کرنا اور علامت
فخر کے ہی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قبول نہین کرتے تھے فخر کے کہانیکو اور چاہیے کہ پہلی کہانیکی چیز
سے حصہ گہر کے لوگونکا نکال لے تاکہ دل اونکا مجلس والونکے کہانے مین نہ لگا رہے اور اگر نہ بچے مہمانونسے
آزردہ نہون اور کہانا مہمانونکو مکروہ نہو اور بغیر رضا کہلانے والیکے کہانا نہ اوٹھاوے یعنے لیجانیکے لیے
کہ اسمین ذلت ہی اور اگر رضا اوسکے نہ جانے نہ اوٹھاوے کہ حرام ہی اور بر تقدیر اوسکی رضا کے طریقہ
اعتدال کا رعایت کرے اور پاس کے لوگونکا نہ اوٹھاوے مگر جبکہ وہ راضی ہون اور آداب کہانیکے
جسقدر کہ چاہیین تفصیل سے اوپر کی فصلونمین ذکر ہو چکی اور آداب رخصت ہونیکے مجلس سے یہ ہین کہ صاحب خانہ
دروازہ کے باہر تک پہنچانیکے لیے آوے کہ یہ بہی مہمان کی تعظیم مین سے ہی اور سنت بہی ہی
اور کشادہ پیشانی رہے کہ پوری تعظیم اسمین ہی اور اول و آخر بہت کشادہ پیشانی رہے کہ پورا کرنا اسکا
تعظیم کا بہی کہانا کہلانے سے بہتر ہی اور مہمانکو چاہیے کہ کشادہ پیشانی رہے اور اگر کچہ قصور خدمت
مین ہوا ہو عفو کرے اور خوش جاوے اور خوش خلقی بہترین اعمال سے ہی اور بد خلقی بدترین
اعمال ہی اور دعا خیر کرے اور بغیر رضا گہر والیکے باہر نہ نکلے اور بیچ مدت ٹہرنے کے رعایت خاطر صاحب خانہ
کی کرے اور زیادہ تین دن سے نرہے کہ باعث ملالت نہو اور وہ نکال ندے اور بہت نرہے
مگر کہ خلوص دل سے اصرار کرین گہر والے اور مستحب ہی کہ واسطے مہمانکے ایک فرش مہیا رکہے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تین فرش کافی ہین ایک اپنے لیے اور ایک اپنی بیوی کے لیے اور ایک
مہمانکے لیے اور چوتہا شیطانکے لیے ہی ف یعنے آدمی کے لیے تین بچہونے چاہیین اگر میسر ہون
ایک تو اپنے لیے اور دوسرا اپنی بیوی کے لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی اور عذر کے تنہا سونیکی
والا بیوی کے ساتہ سونا اولی اور موافق تر ساتہ سنت کے ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات رض
ساتہ سویا کرتے تہے اور تیسرا مہمانکے لیے کہ آوے تو رات کو اوسپر سووے یہ تین بچہونے کافی ہین اور زیادہ
ان سے اسراف ہی جیسکو فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطانکے لیے ہی نسبت شیطانکی طرف اسلیے کی کہ چونکہ
زیادہ قدر حاجت سے ہی اور محل مفاخرت ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب ابلیس کی طرف ہی یا اسلیے
شیطانکی طرف نسبت کیا کہ چونکہ زاید ہی حاجت سے اسپر شیطان رات گذارتا ہی لیکن اگر کسیکی عادت
کرم و سخاوت کی ہو اور مہمان اوسکے ہان بہت آتے ہون تو ظاہر یہی ہی کہ کثرت فرش و اسباب مذموم نہو

مذموم وہ ہی کہ واسطے مفاخرت و تکبر کے ہو یہہ حضرت شیخ عبدالحق نے شرح مشکوۃ مین لکہا ہی **فصل**
پانچوین بیچ فائدہ ن متفرق کے کہ متعلق اس باب کے ہین کہانا بازار مین مکروہ ہی واسطی لائق
گواہی کے نہین رہتا بسبب ہونے اوسکے دلالت کرنیوالا اوپر کمی اور عدم مروت پر اور بعضون نے کہا ہی
کہ یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف عادتون شہرونکے اور حالتون شخصونکے بعضون سے بسبب کم مروتی
اور زیادتی حرص کے ہوتا ہی اور یہہ ساقط کرنیوالا عدالت کا ہی یعنے اسسے لائق گواہی کے نہین رہتا
اور بعضونسے بسبب تواضع اور ترک تکلف کے ہوتا ہی اور نقل کیا گیا ہی یہہ بعضے صوفیون سے اور
ایک انگلی اور دو انگلی سے نکہاوے اور سنت یہہ ہی کہ تین انگلیونسے کہاوے یعنے ایک انگوٹہا اور
دو انگلیان اسکے پاس کی اور چار یا پانچ انگلیونسے نکہاوے کہ دلالت کرتا ہی حرص پر اور کہانا گوشت کا
بڑہاتا ہی گوشت کو اور گوشت گائیکا موجب بیماریکا ہی اور دودہ اوسکا دوا ہی اور کہانا مچہلی کا بدنکو
گہٹاتا ہی اور پڑہنا قران کا اور کرنا مسواک کا بلغم کو دور کرتا ہی اور کانسا گونکا بیماری پیدا کرتا ہی اور
رات کو نکہانا بڈہا کرتا ہی اور صبح کو نکہانا ضعیف کرتا ہی اور پرہیز کرنا تندرست کے حق مین ضرر کرتا جیسا کہ
پرہیز نکرنا بیمار کو ضرر کرتا ہی آیا ہی کہ حجاج نے ایک طبیب سے پوچہا کہ مجکو کچہہ ایسا بتا کہ اوسکے کرنے سے
احتیاج کسی طبیب کی نہو اوسنی کہا کہ غیر جوان عورت سے نکاح نکہا اور گوشت غیر جوان جانور کا نکہا اور
باورچیخانہ مین سے جو چیز گلی نہو نکہا اور دوا بغیر بیماری کے نکہا اور میوہ کہ پکا نہو نکہا اور چبانے مین مبالغہ کر اور
جو کچہہ خوش آوے اوسے کہا اور کہانے پر پانی نہ پی مگر کہ بعد دیر کے اور پیٹ بہرے پر کچہہ نکہا
اور پیشاب اور پاخانہ نہ روک اور بعد دن کے کہانیکے سورہ اور بعد رات کے کہانیکے ٹہلا کر چار چیزین بدنکو
قوی کرتی ہین کہانا گوشت کا اور سونگہنا خوشبو کا اور کثرت غسل کی بغیر جماع کے اور پہننا کتان کا کہ ایک
قسم ہی کپڑے کی اور چار چیزین بدنکو سست کرتی ہین جماع بہت کرنا غم بہت کہانا اور بہت پانی پینا اور نہار پانی
اور ترشی بہت کہانا اور چار چیزین بینائیکو قوی کرتی ہین روبقبلہ بیٹہنا اور سرمہ دینا سوتے وقت اور نظر کرنی
سبزہ پر اور لباس پاکیزہ پہننا اور چار چیزین بینائیکو کُند کرتی ہین دیکہنا نجاستونکا اور دیکہنا سولی
دیے ہوؤنکا یعنے جو کہ قتل کیا گیا ہو اور عورت کے ستر کو دیکہنا اور قبلہ کی طرف پیٹہہ کرکے بیٹہنا اور چار
چیزین قوت جماع کو زیادہ کرتی ہین چڑیا کا کہانا اور اطریفل اکبر کہانا اور پستہ کہانا اور جرجیر کہانا اور
چار چیزین عقل کو زیادہ کرتی ہین ترک کرنا اوس کلام کو کہ زیادہ ہو حاجت سے اور مسواک کرنی اور ساتہہ
علما اور صلحا کے بیٹہنا اور سونا چار قسم پر ہی چت سونا اور یہہ سونا انبیا کا ہی کہ تفکر کرتے ہیں بیچ پیدایش
آسمان و زمین کے اور داہنی کروٹ سونا اور یہہ سونا علما کا ہی اور عبادت ہی اور بائین کروٹ سونا اور یہہ سونا

بادشاہ ہونکا ہی واسطے ہضم ہونے طعام کے اور گرسنہ کے بل سونا اور یہہ سونا شیطانونکا ہی **باب دوسرا**
بیچ آداب نکاح کے اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ فائدون نکاح کے اور آفتون اوسکے
اور **فصل دوسری** اون چیزونمین کہ واجب ہی رعایت اونکی **فصل تیسری** بیچ آداب گذران
کرنیکے ساتہہ عورتونکے اور بیچ ولیمہ کے **فصل چوتھی** بیچ آداب جماع کے اور بچہ پیدا ہونیکے اور رسم اونکی
فصل پانچوین حقوق مین میان بیوی کے **فصل پہلی** بیچ فوائد اور آفتون نکاح کے جان تو کہ
علما مین اختلاف ہی اس مسئلہ مین کہ نکاح کرنا بہتر ہی یا نکرنا مختار یعنی پسندیدہ بعضو نکے نزدیک یہ ہی
کہ افضل ہمارے زمانہ مین نکرنا نکاح کا ہی اور افضلیت نکاح کی اگلے زمانہ مین تہی کہ رزق وجہ حلال سے
میسر ہوتا تہا اور اخلاق عورتونکے اچہے تہے اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے دونو جانب مین موجود ہین
نکاح کرنے کی فضیلت مین اکثر روایتین آئی ہین اور حقیقت حال کی موقوف ہی اوپر بیان کرنے فوائد نکاح
اور آفتون اوسکی کے فوائد نکاح کے یہہ ہین پیدا ہونا اولاد کا اور مقصود نکاح کے مقرر ہونے سے یہا ہی
کہ باقی رہے نسل آدم کی اور بیچ پیدا ہونے اولاد کے فائدے اور فضیلتین بہت ہین کہ سعی کرنی ہی بیچ حاصل
کرنے مراد حق کے اسلیے کہ حکمت بیچ پیدا کرنے شہوت کے اوپر ترکے حاصل ہونا اولاد کا اور باقی رکہنا جنس
انسان کا ہی اور سعی کرنی ہی بیچ حاصل کرنے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آنحضرت نے
نکاح کرو اور اولاد جنو کہ مین فخر کرونگا بسبب تمہارے اوپر امتوں پر کہ میری امت مین اتنے لوگ ہین
اور بیچ مرنے چہوٹی اولاد کے ثواب بیشمار ہی آیا ہی کہ قیامت کو جب چہوٹونکو بہشت مین لیجانے لگین گے
تو وہ اپنے مان اور باپ کا پکڑ لینگے کہ جبتک یہہ بہشت مین نہین جاینگے ہم قدم نہین رکہینگے پس حکم ہوگا کہ پکڑ لو
ہاتہہ مان اور باپ اپنے کے اور لیجاؤ انکو بہشت مین اور بیچ دعا کرنے فرزند صالح کے اپنے مان باپکے لیے
بعد مرنے کے فائدہ بہت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ دعائین پیش کی جاتی ہین مردہ کے نور کے
طبا قونمین اور اگر فرزند صالح نہین ہوتا تو بہی امید قبول کی ہی اور اکثر فضیلت نکاح کی بواسطہ فرزند کے
اور جب مقصود حاصل کرنا فرزند کا ہوا تو نکاح عورت بانجھ سے مکروہ اور برا ہوا حدیث مین آیا ہی کہ
بہترین عورتونکی جننے والی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ بوریا پڑا ہوا گہر کے کونے مین بہتر ہی عورت
نہ جننے والی سے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ کالی عورت جننے والی بہتر ہی عورت گوری نہ جننے والی سے
اور نکاح کے فائدونمین سے ایک یہہ فائدہ ہی کہ اوس سے امن ہوتی ہی آفتون شیطان سے
اور دوستون اوسکے سے ہرچند کہ اگر تقوی رکہتا ہو تو مانع ہوتا ہی افعال بد اعضا کے اور آفت نظر
ولیکن نہیں ظاہر ہوتا قلب کا وسوسہ سے اور خیالات ... اور فکر سے ... دوست نکاح ہی

سنتے ہین چنانچہ اسی سبب سے کہا ہی ابن عباس نے کہ تمام نہین ہوتا ہی عبادتون مین عبادت گذار نہ نکاح سے اور بعضون نے بیچ تفسیر خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا کے کہا ہی کہ صبر عورت سے نہین کرسکتا اور لکھا ہی علما نے کہ جب شہوت غلبہ کرتی ہی آدمی پر تو جاتے رہتے ہین اوسکے دو حصہ عقل اور دین سے۔ اور حدیث مین آیا ہی کہ جاؤ اوپر عورتون کے پاس کہ خاوند رکھتی ہون اسلیے کہ شیطان جاری ہوتا ہی آدمیون مین جگہہ جاری ہونے خون کے یعنی بہت تصرف کرتا ہی صحابہ نے کہا کہ آپ مین بھی یا رسول اللہ فرمایا مجھمین بھی لیکن میری مدد کی ہی اللہ نے شیطان پر بس اسلام لے آیا ہی یعنی تابعدار ہو گیا ہی میرا اور بیچ نکاح کرنیکے امان ہی واقع ہونے سے بلا مین روایت کیا ہی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پس آئے اپنے گھر مین اور قصد شہوت کی اپنی ایک بیوی سے اور فرمایا کہ جب آگے آتی ہی عورت آتی بیچ صورت شیطان کے پس جب دیکھی ایک تمہارا کسی عورت کو کہ خوش آوے چاہیے کہ آوے اپنی بیوی کے پاس اپنے صحبت کرے اور منقول ہی کہ عبد اللہ ابن عمر کہ زاہد اور عابد ہی سے تھے اول افطار ساتھہ جماع کے کرتے تھے واسطے فارغ کرنے دل کے عبادت کے لیے اور اس سبب مستحب ہی فراغت کرنی کاروبار سے بیچ نماز کے اور منقول ہی اوسے کہ ماہ رمضان مین بارہ عشا تک تین عورتونکو خوش کرتے تھے یعنی جماع کرتے تھے اور واسطے اسی فائدہ کے مستحب ہی نکاح زیادہ ایک عورت سے اگر حاصل ہو فراغ خاطر ایک عورت سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بہتر اس امت کا وہ ہی کہ عورتین بہت رکہی اور شہوت عرب والونکو بہت ہی چنانچہ اسیلیے صلحا اونکے نکاح بہت کرتے ہین اور صحابہ مین بہت لوگ ایسے تھے کہ تین چار بیوی رکھتے تھے اور ایسے بہت کم تھے کہ دو بیویوں سے کم رکہین اور اگر حاصل ہو محبت اور الفت ایک بیوی سے تو مستحب ہی دل لگانا ایسے اوسکو چھوڑ دے اور اور کرے لے کہتے ہین کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بہت نکاح کیے تھے یہانتک کہ زیادہ دو سو عورتون سے نکاح کیا ہی کبھی چار چار عورتونکو ایک ہی عقد سے نکاح مین لاتے تھے اور کبھی چار عورتونکو ایک ہی مرتبہ طلاق دیتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حسن مشابہ ہی میری صورت اور سیرت مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ حسن مجھسے ہی اپنی صورت اور سیرت مین اور حسین علی سے ہی راضی ہو اللہ اون سب سے اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چار بیبیان اور ستراہ حرمین رکہتے تھے اور سات روز بعد حضرت فاطمہ کی وفات کے آپنے نکاح کیا تھا اور مدار نکاح کا زیادتی اور کمی اور برکمی اور زیادتی شہوت کے ہی کیونکہ علاج بقدر مرض کے ہوتا ہی اور مدار تسلی نفس کی اور فراغت دل کی ہی بس اگر کسی سے حاصل ہو کم کرے والا زیادہ اور فائدہ نکاح کا یہہ ہی کہ نکاح سے راحت نفس اور الفت ہوتی ہی ...

ہوئیکے اور بسبب دیکھنے اور ہنسنے بولنے کے اوٹہے اور اسے قوت نفس کو حاصل ہوتی ہی عبادت پر سو اسواسطے کہ عبادت مخالف نفس کے ہی اور ہمیشہ عبادت مین مشغول کرنا نفس کا زبردستے موجب رنج وملال کا ہی پس خوش کرنا نفس کا بعضے وقتونمین سبب فرحت ونشاط کا ہی اور ہوسکتا ہی کہ یہی حکمت ہوا سمین کہ مکروہ کی گئی ہی نماز بعضی وقتونمین اور تفریح وقیلولہ سنت ہی یعنے مثلا دوپہر کو جو نماز مکروہ ہوئی اور قیلولہ سنت تو اسی سبب سے کہ نفس خوش ہوکر قوت عبادت کی حاصل کرے پس یہی بات نکاح سے حاصل ہوتی ہی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَۃً فَاِنَّہَا اِذَا اُکْرِہَتْ عَمِیَتْ یعنے آرام پہنچاؤ دلونکو ایک ساعت کیونکہ جب جبر کیا جاتا ہی دلون پر تو اندہی ہوجاتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آپسمین باتین حصول نفع تجارت آخرت کی کر رہے تہے کوئی کہتا تہا کہ مین تمام رات جاگا کرونگا اور کوئی کہتا تہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکہا کرونگا اور کوئی کہتا تہا کہ مین عورت پاس ہرگز نجاونگا اتنے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہوئے باہر آئے اور پوچہا کہ کیا کہہ رہے ہو تم قسم ہی اللہ تعالی کی کہ مین بڑا پرہیزگار ہون آدمیونمین نزدیک خدا تعالی کے اور حال میرا یہہ ہی کہ کہاتا بہی ہون اور روزہ بہی رکہتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون اور سوتا بہی ہون اور عورتونکے پاس بہی جاتا ہون اور زیادتی ہر جگہہ بری ہی یعنے تم جو اتنی اتنی عبادتونکا ارادہ رکہتے ہو اچہا نہین کہ باعث تہک جانے نفس کا ہی عبادت ضروری سے اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ محبوب ہین مجکو دنیا تمہاری سے تین چیزین خوشبو لگانی اور عورتین اور ٹہنڈک میری آنکہونکی نماز مین ہی یعنے نہایت فرحت ہوتی ہی نماز مین بسبب حضور رب العالمین کے اور یہہ فائدہ نکاح کا یعنے خوش ہونا نفس کا اور اسے حاصل ہونا قوت کا عبادتکے لیے عام نہین ہی ہر کسیکے حق مین اسلیئے کہ ایسے آدمی کم ہین کہ قصد انکا نکاح مین یہہ ہو بلکہ اکثر قصد انکا دفع کرنا شہوت کا ہوتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ فائدہ کچہ نکاح ہی مین منحصر نہین بہت آدمی ایسے ہین کہ دیکہنے سے پانی اور سبزہ وغیرہ کے اپنے دلکو خوش کرتے ہین پس وہ محتاج نہین ہین نفس کے خوش کرنے مین مصاحبت عورتون کے پس مختلف ہوتا ہی یہہ ساتہہ اختلاف احوال اور اشخاص کے یعنے کسیکو کسی چیز سے خوشی حاصل ہوتی ہی اور کسیکو کسی چیز سے [illegible] فائدہ نکاح کا یہہ ہی کہ [illegible] سے فراغت دلکو حاصل ہوتی ہی کاروبار گہر اور کہانے پکانے سے کیونکہ اگر آپ بوجہ کہانے پکانے کا اوٹہاوے تو اکثر اوقات فکرمند اور اوقات ضائع رہے پس عورت نیک مدد کرتی ہی امور دین مین نہ یہہ کہ خلل ڈالتی ہی ان مین اسیواسطے ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی

اَلزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ لَيْسَتْ مِنَ الدُّنْيَا فَاِنَّهَا تُفَرِّغُكَ لِلْاٰخِرَةِ یعنے عورت نیک جو دنیا سے
نہین ہی کیونکہ اوسسے فراغت حاصل ہوتی ہی واسطے کار آخرت کے اور بعضون نے بیچ تفسیر
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً کے کہاہی کہ مراد حسنہ سے عورت صالحہ ہی اور حضرت عمر رضی اللہ
نے فرمایا ہی کہ بعد ایمان کے بہتر کوئی نعمت عورت صالحہ سے نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ فضیلت
میری آدم صلوات اللہ علیہ پر دو وجہ سے ہی ایک یہ کہ بیوی اونکی باعث گناہ کی ہوئی اور میری بیویان
مددگار ہین طاعت پر دوسرے یہ کہ شیطان اونکا کافر تہا اور شیطان میرا مسلمان ہی اور یہ فائدہ
بہی مخصوص ہی ساتہہ بعضے شخصونکے کہ جو ایسا ہو کہ کوئی سرانجام اسکے امور کا کرنیوالا نہو تو البتہ اسکو نکاح
مین یہ فائدہ ہی والا نہین اور اسی فائدہ کے واسطے مستحب نہین ہی نکاح کرنا دو عورتون سے اور زیادہ سے
کیونکہ یہ اکثر سبب رنج اور ملال کا اور خلل کا گہر کے کامونمین ہی اور خلاف اسکا نادرات سے ہی اور فائدہ
نکاح کا یہہ بہی ہی کہ اوسسے مجاہدہ اور ریاضت نفس کی ہوتی ہی بسبب صبر کرنیکے اوپر اذیتون اور بدخلقی اور
کج فہمی بیوی کے اور بسبب خبرگیری احوال اونکیکے اور موجود رکہنے اسباب معاش کے اونکے لیے اور صبر
کرنے سے ایذاؤن پر بہت ہی ثواب ملتا ہی اور فضیلت بیشمار ہی اسکی اور مرتبہ صبر کا بلند ہی اور خصائل حمیدہ
اور اخلاق پسندیدہ پیغمبرون اولی العزم علیہم السلام کیسے ہی کہتے ہین کہ گئے ایکبار آدمی حضرت یوسف
علیہ السلام کے ہان مہمان آئے پس انہون نے معلوم کیا کہ ہر بار جانے اور نکلنے مین حضرت یوسف پر انواع ایذا
بہت پائے جاتے ہین اور یہہ بہت سکوت اور صبر کرتے ہین اون لوگونکو انکے حال دیکہنے سے تعجب ہوا
حضرت یوسف نے کہا کہ تعجب نکرو کہ مینے ہی اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تہا کہ یا اللہ جو بلا اور عذاب کہ مجہپر
آخرت مین کرے تو یہین کرلے کہ مجہکو تحمل بلائی آخرت کا نہین پس حکم ہوا کہ عذاب تیرا یہہ ہی کہ فلانیکی بیٹی
سے نکاح کر پس نکاح کیا مینے اور اب اوسکی ایذا پر صبر کرتا ہون اور صبر کرنے مین انکسار نفس ہی اور اچہا
کرنا خلق کا اسلیئے کہ اکیلی کی اور مصاحب اچہی خلق والونکی نہین نکلتی ہی خباثت باطن کی اور ظاہر نہین
ہوتے ہین عیب نفس کے پس واجب ہی چلنے والی راہ آخرت پر کہ آزما دے اپنے نفس کو ساتہہ لیسے
ریاضت کے تا عادت پڑے صبر کرنیکے اور معتدل ہوئی اخلاق اوسکا اور مرتاض ہوا وسکا نفس
اور یہہ فائدہ بہی مخصوص ساتہہ اون لوگونکے ہی کہ چلتے ہین راہ مجاہدہ کی اور حسن خلق نہین رکہتے اصل
خلقت مین یا ریاضت پہلی سے نہین حاصل رکہتی اور جو کہ محتاج نہین ہین اسکے بسبب اچہے ہونے اصل
خلقت کے یا پہلے مجاہدہ کے پس اونکے حق مین نکاح کرنا مفید نہین اس مطلب کو اور اوسکو ریاضت اور فکر
کرنی علوم مین اور مجاہدہ کرنا ساتہہ اور طاعت کے کافی ہی اور نکاح کا فائدہ یہہ بہی ہی کہ ایک سبب سے

جو حاکم ہوتا ہی یعنی اہل و عیال پر اور رعیت کرتا ہی اونکی اور حقوق ادا کرتا ہی اونکے اور کوشش کرتا ہی
بیچ حاصل کرنے وجہ حلال کے اور بیچ ادا ہی اہل و اولاد کی تعلیم کرنے مین اور راہ بتانے مین دین کے
اور اہل و اولاد اسکی رعیت ہین اور حاکم اونکا بس یہہ جو رعایت و عدل کریگا انہین پر ثواب پاویگا
کہ اسکی بڑی بزرگی آئی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدل کرنا ایک ساعت کا حاکم عادل کی
افضل ہی ستر برس کی عبادت سے اور اسی سبب سے وارد ہوئی ہین فضیلتین حق حاکم عادل کی اور
کیونکر برابر ہووے وہ شخص کہ مشغول ہو فقط اپنی ہی نفس کی درستی مین اور وہ شخص کہ باوجود درستی
نفس کے خدمت خلق ہی کرتا ہو اور کیونکر برابر ہو وہ شخص کہ ہمیشہ فراغت رکھتا ہو اور وہ شخص کہ ہمیشہ صبر کرتا ہو
اوپر اونکے اور خبرگیری اہل و عیال کی بمنزلہ جہاد کے ہی اور فضیلت جہاد کی معلوم ہی ہی کہ کیا بجا لائیں ہم
اور اسی سبب سے حضرت حق سبحانہ و تعالی نے انبیا مین سے یاد نہین کیا ہی قرآن مین مگر بیویون والونکو
آیا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے نکاح کیا تھا واسطی حاصل کرنے ثواب اور فضیلت نکاح کے لیکن
جماع نہین کیا اور انبیا مرسل مین سے جو مجرد تھے حضرت عیسی علیہ السلام تھے کہتے ہین کہ وہ بھی نکاح
کرینگے اوس وقت مین کہ اوترینگے آسمان سے یعنی قریب قیامت کے اور اونکی اولاد ہوگی اور کہا بشیر
بن حارث نے کہ فضیلت احمد بن حنبل کی مجھپر تین وجہ سے ہی ایک تو یہہ کہ وہ حاصل کرتے ہین مال
حلال اپنے لیے اور غیرونکے لیے اور مین تنہا اپنے ہی نے لیے کرتا ہون اور دوسرے یہہ کہ وہ فراخی
رکھتے ہین نکاح مین اور مین تنگی کرتا ہون تیسرے یہہ کہ وہ امام بہت لوگونکے ہین اور مین اپنے ہی نفس کی
درستی مین مشغول ہون اور آیا ہی کہ ایک عابد نے ایک عالم سے کہا کہ حق تعالی نے ہر عمل نیک نصیب
مجھکو کیا اور بیان کیا حج کو اور جہاد کو اور اور نیک اعمال کو یعنی بیان کیا کہ یہہ عمل نیک مجھکو نصیب ہوئے ہین
بس کہا اوس عالم نے کہ کہان ہی تو عمل ابدال سے یعنی عمل ابدال سے غافل ہی تو وہ تو نے نہین حاصل کیا تو اوس
عابد نے کہا کہ کیا ہی عمل ابدال کا کہا اوس عالم نے کہ حاصل کرنا حلال کا واسطی نفقہ عیال کے اور کہا ہی علما نے
کہ عبادت قبیل دار کی افضل ہی ستر درجہ عبادت مجرد کے سے اور ایک شخص نے ابراہیم ابن ادہم سے کہا
کہ خوش حال ہی تیرا کہ فارغ کیا تو نے اپنی تئین واسطی عبادت کے فرمایا ابراہیم نے کہ ایک غم تیرا بسبب
عیال کے بہتر ہی میری سب عبادتونسے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بیٹی رکھتا ہو اور بیچ خرچ کرنے
اور خبرگیری اوسکی کے نیکی کرے یعنی اچھی طرح خبرگیری کرے واجب ہی اوسکے لیے بہشت مگر کہ وہ عمل
کیا ہو کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور حدیث مین آیا ہی کہ غم اور محنت کفارہ ہی گناہونکا اور بعضے
اگلے علما نے کہا ہی کہ بعضے گناہ ایسے ہین کہ کفارہ اونکا نہین ہی سوائی غم عیال کے اور طلب کرنے

معیشت کے اور یہہ فائدہ بہی مخصوص ہی ساتہہ اہل عبادت کے کہ اونکے سبب سے اعمال ظاہر کے
کوئی شغل و عبادت ادا نہو اسلیے کہ یہہ بہی عبادت تو نہین سے ہی بلکہ یہہ عبادت متعدی ہی اور فضیلت
عبادت متعدی کی اوپر عبادت لازمی کے بیشمار ہی اور جسکو کہ حاصل ہوسے باطن اور فکر کرے علوم مین
اور مکاشفات ہو تو نہین نفع دیتا اوسکو یہہ فائدہ اسلیے کہ علم افضل عبادت ہی اور اسیطرح فضیلت دی
گئی ہی علم دین کے سکہانے اور سیکہنے کو اوپر عبادت نفل کے اور فائدہ علم کا عام ہی تمام جہان کے لیے
اور افضل ہی حاصل کرنے نفقہ کے سے واسطے عیال کے اور فائدہ نکاح کا یہہ بہی ہی کہ بہت ہوتا ہی
اسے کنبہ قبیلا اور اوسے حاصل ہوتی ہی قوۃ بازو اور زیادہ ہوتی ہی عزت اور دور ہوتی ہی ذلت
کہ سبب دفع شر اور سلامتی کے ہی آفتونسے چنانچہ اسی سبب کہا ہی علمانے ذَلَّ مَنْ لَا نَاصِرَ لَہٗ یعنی
ذلیل ہوا وہ کہ نہین کوئی مددگار اوسکا اور یہہ باعث فراغت دل اور جمعیت خاطر کا بہی نہی جانا جاتا ہے
کہ نکاح کے ان فائدون کے بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ جو فائدہ ان فائدونمین سے عام اور مفید سبکے حق مین
وہ یہہ ہی کہ اولاد پیدا ہوتی ہی اور محفوظ رہتا ہی آفت شہوت سے اور آفتین نکاح کی متعدد ہین ایک یہہ ہی

بیان آفات نکاح

کہ آدمی عاجز ہوتا ہی کسب حلال سے اور حاصل کرنا حلال کا نہایت دشوار ہی خصوصا اس زمانہ مین اور محافظت
حدود شرعی کی اور اکثر احکام شرع کے مفقود مین پس نکاح سبب اضطرار اور واقع ہونیکا حرام مین ہی اور آپڑنا
بلاکت اسکی اور اوسکے اہل کی ہی اور مجرد امن مین ہی اس بلا سے حدیث مین آیا ہی کہ اول جو کہ پیش آویگا
مرد کو روز قیامت کے اہل اور اولاد اسکی ہی پس کہڑا کرین گے اسکو آگے خدا تعالی کے کہین گے یا خدا یا جو ہمارا
اوستے سلیے کہ اسنے تعلیم نکیے ہمکو احکام دین کی اور کہلایا ہمکو مال حرام سے اور ہم نجانتے تھے اور یہہ بہی
حدیث مین آیا ہی کہ ایک بندہ ہوگا کہ اوسکے لیے مانند پہاڑون کے نیکیان ہونگی پس سوال کیا جائیگا
اوس سے رعایت کرنے عیال کے لیے اور کسب کرنے مال کے لیے کہ حرام تہا یا حلال پس جاتی رہین گی نیکیان اوسکی
اس مطالبہ مین پس فریاد کرین گے فرشتے کہ یہہ شخص وہ ہی کہ لیگئی نیکیان اسکی اہل و عیال اسکی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ قیامت کو آدمی کے لیے کوئی گناہ بڑا زیادہ جہالت اہل سے نہوگا یعنی اگر اپنے اہل و عیال
تعلیم نکریگا اور وہ جاہل رہین گے تو یہہ اسکے حق مین بڑا گناہ ہی اور یہہ آفت عظیم ہی کہ بہت ہی کم اس سے نجات پاتے ہین
مگر وہ شخص البتہ نجات پاتا ہی کہ مال حلال کہتا ہو یا کسب حلال کرتا ہو اور قناعت کرتا ہو اسپر یا کچہہ میراث
رکہتا ہو مانند لانے لکڑیون کے اور شکار کرنے کی وغیرہ ذلک اور کوئی حرفہ بہی ایسا نکرتا ہو کہ متعلق ساتہہ
بادشاہون اور ظالمونکے ہو آیا ہی کہ ایک درزی نے ایک بزرگ سے پوچہا کہ کپڑا بادشاہ کا سیتا ہون نیز
آیا مین بہی مددگار ظالمون مین سے ہونگا یا نہین فرمایا کہ مددگار ظالمون کا وہ ہی کہ سوئی اور

دیا گا اسنے تیری نسبہ بیچا اور تو تو خود عین ظالم ہی اور کہتے ہین کہ ایک شخص نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ کے دروازہ پر دیکھا کہا کہ یہہ کیا جگہہ بیٹھنے کی ہی فرمایا کہ ہرگز کسی نے عیال مین فلاح نہین دیکھی ہی یعنے خبرگیری عیال کی مجھکو باعث گرفتاری اس بلاکی ہوئی ہی اور بسبب اسی آفت کے علما نے کہا ہی کہ افضل ہمارے زمانہ مین مجرد رہنا ہی **ف** منقول ہی ابن عباس سے کہ نقل کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین سخت دل ہوتا ہی یعنے بسبب کم ملنے کے لوگون اور بسبب ترک کرنے جماعت کے اور جو شخص کہ پیچھے لگا رہا شکار کے غافل ہوا یعنے طاعتون سے اور سبب موافقت قلب و رحم سے اور جو شخص پاس سلطان کے پاس فتنہ مین ڈالا گیا یعنے اسلیے کہ اگر موافقت کرتا ہی اوسکے ہرامر مین تو خطرہ ہی دین مین اور اگر مخالفت کرتا ہی اوسکے تو خطرہ ہی جان پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے ہی کہ جو شخص لگا رہا سلطان پاس فتنہ مین ڈالا گیا اور نہین زیادہ کی کسی بندہ نے سلطان سے نزدیکی مگر کہ زیادہ کی اللہ سے دوری مشکوۃ مین ہی اور آفت نکاح کی یہہ بہی ہی کہ قصور کرتا ہی آدمی ادا کرنے حقوق جورو مین اور قصور کرتا ہی صبر کرنے مین اوسکے اخلاق پر یہہ بہی محل خطرکا ہی اس لیے کہ قیامت کو ہر کسی سے پوچھینگے حقوق رعیت اور احوال اونکے سے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کُلُّکُم رَاعٍ وَ کُلُّکُم مَسئُولٌ عَن رَعِیَّتِہٖ یعنے تم سب رعیت رکہنے والے ہو اور تم سب پوچھے جاؤگے اپنی رعیت سے **ف** یہہ ساری حدیث مشکوۃ مین بخاری مسلم سے یون نقل کی ہی خبردار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم سب پوچھے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہی اوپر گہر والون اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی کے اور فرزندون اوسکے کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکے سے اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوسی خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کیے جاؤ گے رعیت اپنی سے انتہی **ف** راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو بیچ اوس چیز کے کہ اسکے تصرف مین ہی پس لازم ہی اسکو ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہہ موجود ہی سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہون اور اس حدیث مین نصیحت ہی سبکے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچہی جاوینگے اور لکہا ہی علما نے کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضا اور حواس اپنے کے ہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکے سے کہ کہان استعمال کیا تینے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی یہہ لکہا ہی شیخ عبد الحق رح اور سید جمال الدین نے شرح مشکوۃ مین اور حدیث مین آیا ہی کہ بہاگنے والا

اپنی عیال سے بمنزلہ غلام بہاگے ہوئے کے ہی کہ قبول نہین ہوتی اوسکی کوئی چیز قسم نماز اور روزہ اور حج سے یہانتک کہ رجوع کرے طرف اونکے اور قصور کرنیوالا انکے حق مین اگرچہ حاضر ہی لیکن حقیقت مین غائب ہی کیا یعنے یہہ بہی بمنزلہ غلام بہاگے ہوئے کے ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور آدمی عاجز ہی یعنے ادا کرنے حق نفس اپنی سے چہ جائے ادا کرنا حق غیر کا اور یہی تہا عذر بعضے مشائخ کا بیچ ترک کرنے نکاح کے اور اختیار کرنے مجردی کے مانند ابراہیم ادہم اور بشیر ابن حارث رضی اللہ عنہما کے اور یہہ آفتین اگرچہ خطر عظیم رکہتی ہین لیکن بہ نسبت پہلی آفتون کے کم ہین اس لیے کہ خوش گذرانے ساتہہ عورتون کے یعنے نیک خلقی سے اونکے ساتہہ رہنا اور اونکے حق ادا کرنے آدمی سے ممکن ہین کہ ہو سکتا ہی لیکن طلب کرنا حلال کا تمام حالتون مین نہایت مشکل ہی اور آفات نکاح کی سے یہہ بہی ہی کہ اہل و اولاد اکثر حالتون مین غافل کرنیوالے ہین اللہ سے اور باعث ہین طلب دنیا پر اور رغبت سے جمع کرنے مال پر اور طلب کرنے مال پر اور فخر کرنے پر کہ ہم کثیر الاولاد ہین اور جو چیز کہ غافل کرتے ہین حق سے آفت ہی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ یعنے مال اور اولاد زینت ہین زندگانی دنیا کی اور نیکیان باقی رہنے والی بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے اور مراد ہماری اس بیان سے یہہ نہین ہی کہ وہ باعث ہوتے ہین اوپر ارتکاب حرام کے اس لیے کہ اسکا ذکر تو اوپر ہو چکا ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ کثرت کرنے چین کی چیزون مین اور لذتون مین اگرچہ مباح و مشروع ہون یہہ بہی مانع ہین دوام ذکر سے اور فراغت دل سے اس لیے کہ اکثر شغل اور موانع کہ سبب قصور دین کے ہین پیدا ہوتے ہین اہل و اولاد سے کہ شب و روز انکی فکر مین رہتا ہی پس ضائع ہوتا ہی وقت باطل چیزون مین اور باعث ہوتا ہی ندامت کا اور اسی سبب سے ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ جسنے عادت کی فخذین سے بیویکے ساتہہ سونیکی اوس سے ہرگز کچہہ کام نہین ہوئیگا اور ابو سلیمان دارانی نے فرمایا ہی کہ مَنْ تَزَوَّجَ رَکَنَ اِلَی الدُّنْیَا یعنے جسنے بیوی کی میل کی طرف دنیا کے اور فرمایا کہ نہ دیکہا مینے کسیکو اپنے یارون مین سے کہ بیوی کی ہو اور اپنے حال پہلے پر قائم رہا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ جب چاہتا ہی اللہ نیکی بیچ ان بندیکو غافل نہین کر سکتے اوسکو اہل و مال حق سے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانہ مین ایکوقت آویگا کہ ہلاکت آدمی کی اوپر ہاتہہ ماں اور باپ اور بیوی اور فرزند اسکے ہوگی کہ سرزنش کرینگے اوسکو محتاجگی پر اور تکلیف دینگے ایسی چیز کی کہ طاقت نہین رکہتا ہوگا پس گرفتار ہوگا وہ ایسی جگہہ کہ جاتا رہیگا دین اوسکا پس ہلاک ہوگا نعوذ باللہ من ذلک یہہ ہی بیان فائدون اور آفات نکاح کا پس ظاہر ہوا کہ سزاوار نہین حکم کرنا ہر شخص پر مطلق کہ نکاح افضل ہی یا مجرد رہنا بلکہ حق یہہ ہی کہ اسمین تفصیل ہی کہ بعضے

سکے لیے افضل ہی اور بعض کے لیے نہین اس صدق منت اسلیے کو چاہیے کہ بطرح فائدون اور آفتون نکاح کے
کرے تامل اپنا آخرت سے اوٹھاوے اور توفیق اللہ کے ہاتھہ ہی **ف** مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے
اس مقام کی تقریر خوب مختصر اور جامع لکھی ہی واسطے نفع بھائی مسلمانونکی یہان لکھی جاتی ہین کہ فوائد
نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گھر کا اور کثرت کنبے کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری
کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی جسمین عاجز ہونا طلب حلال سے
اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور رہنا ادای حقوق عورتون کے مین اور صبر کرنا عورت کی بداخلاقی پر
اور اوٹھانا ایذا کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالی کے سے پس اگر نہ موجود
ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونو امر یعنے فوائد اور آفات برابر
ہون تو جس چیز سے دین کی بات مین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دی جاوے مثلا نکاح کی سے شہوت کم ہوتی ہی
اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہ ہی کہ صبر نہین ہو سکیگا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح
نکریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا تمام ہوئی تقریر مولانا علیہ الرحمہ کی اور در مختار وغیرہ مین لکھا ہی کہ نکاح کرنا واجب ہی
وقت توقان یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا مین گرفتار ہو جاویگا تو فرض ہی اور یہ واجب
اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر اور نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا
اوسکا اور روزہ رکھکر شہوت مٹاوے اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکھتا ہو
وطی کی اور نفقہ دینے کی پس گناہگار ہوتا ہی ساتھہ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب پایا جاتا ہی اگر نیت کرے
بچنے کی زنا سے اور بچہ ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کے وقت سے
ابتک اور پھر جنت مین بہی باقی رہے سوای نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کے
یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کر سکونگا تو مکروہ ہی اور اگر
یقین ہو ظلم کریگا تو حرام ہی نکاح کرنا **فصل دوسری** بیچ بیان آداب و احوال کے کہ واجب ہی رعایت اونکی
نکاح مین جاننا چاہیے کہ وہ آداب کہ واجب ہی رعایت اونکی بعد رعایت ارکان اور شرائط نکاح کے کہ مقدمہ
ملے ہین بعضی اونمین سے متعلق ہین نکاح کرنیوالیکے اور بعضی متعلق ہین بیوی کے وہ جو متعلق ہین نکاح کرنیوالیکے وہ
یہ ہین کہ قصد کرے نکاح کرنے مین اتباع اور اجرای سنت کا اور پیدا ہونا اولاد کا اور محفوظ رہنا نظر کا نامحرم سے
اور قصد کرے اور سارے فائدے کہ جو اوپر ذکر ہوئے تاکہ وہ نکاح اعمال آخرت سے ہو نہ نری خواہش
نفسانی اور قضاء شہوت کہ یہ داخل اعمال دنیا کے ہین اگرچہ اوسکی ضمن مین یہ حاصل ہو جاتے ہین لیکن
چاہیے کہ خواہش تابع حق کی ہو اور چاہیے کہ پہلے نکاح سے احوال مرد و عورت کا آپسمین پوچھلین

کر اسکو بت دخل ہی شوق و الفت مین چنانچہ اسیلیے سنت ہی ونکاح یعنی لینا مرد کا عورت کو پہلی نکاح کے اور جو لوازمات
واحوال کہ متعلق ہین نکاح بیوی کے اور ہین وہ ایسے کہ ہونا انکا موجب عیش اور حاصل ہونے فوائد کا ہی انمین سے
بڑی چیز بعد ہوا النفع شرعی کے یہ ہی کہ عورت عفت و پارسائی رکہتی ہو کہ یہ مقدم ہی امیر اور مقصود اصلی
یہی ہی اسمین اسیلیے کہ سست ہونا عورت کا دین مین اور بد وضع ہونا اسکا سبب سیاہ روئی اور منغص ہونی عیش
مرد کا ہی بسبب غیرت و رشک کے اور اگر باوجود بد وضع ہونیکے حسن و جمال بہی رکہتی ہو تو اور بہی بدتری ہی اگر
چہوڑتا ہی تو صبر او سکی جدائی بر نہایت دشوار ہی اور اگر منع کرتا ہی تو باعث تشویش دنیا کا ہی اور اگر ساکت
رہتا ہی تو سبب عذاب آخرت کا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نکاح کرے ایک عورت سے بسبب مال
اور جمال اوسکے کے نہ مال پاویگا نہ جمال اور جو کوئی نکاح کرے بسبب دین کے مال بہی پاویگا اور جمال بہی
پاویگا اور دوسرا جو کچہ کہ واجب ہی رعایت اوسکی منکوحہ مین حسن خلق اور خصلت نیک ہی کہ یہہ بہی موجب فراغ خاطر
اور خوش گذرانی کا ہی اس لیے کہ عورت بدخلق خدا تعالی کے عذابون مین سے ہی اور مصاحبت اوسکی برابر
عذاب دوزخ کی ہی بیت زن بد در سرای مرد نکو * ہم درین عالم ہست دوزخ او * زنہار از قرین بد زنہار
وقنا ربنا عذاب النار * اور ضرر اوسکا زیادہ ہی نفع سی اور کلام عرب مین آیا ہی لَا تَنْکِحُوا اَنَّانَۃً وَلَا
مَنَّانَۃً وَلَا حَنَّانَۃً وَلَا حَدَّاقَۃً وَلَا بَرَّاقَۃً وَلَا شَدَّاقَۃً یعنی نہ نکاح کیجاوے انانہ اور نہ منانہ
اور نہ حنانہ اور نہ حداقہ اور نہ براقہ اور نہ شداقہ اور انانہ وہ ہی کہ ہمیشہ روتی چلاتی رہی اور منانہ وہ ہی کہ احسان
رکہے ساتہ مال اپنی کے مرد پر اور حنانہ وہ کہ مہربان ہو اپنی فرزندون پر کہ پہلے خاوند سے ہون کہ مال اسکا
اونکو کہلاوی کی اور حداقہ وہ کہ غیر و نکو چاہی اور خاوند کو انسے جلاوے اور براقہ وہ کہ ہر وقت بناو سنگار مین
لگی رہی اور شداقہ وہ کہ زبان دراز اور بیہودہ بولی ہو اور آیا ہی کہ ایک سیاح نے ملے حضرت الیاس اور حکم
کیا اوسکو ساتہ نکاح کرنیکے اور منع کیا چار طرح کی عورتون کی نکاح کرنے سے ایک تو وہ عورت کہ ہر وقت
بہی اور نئی کپڑے مانگتی رہے اور دوسری وہ کہ فخر کرے ہر وقت ساتہ اسباب دنیا کے اور تیسری
وہ کہ بدکار ہو اور چوتہی وہ کہ نافرمان ہو خاوند کی اور غالب ہو اوسپر اور امیر المؤمنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو صفتین کہ بری ہین مرد مین وہ اچہی ہین عورت مین مانند بخل
اور تکبر اور بزدلی کے کہ یہ عورت مین اچہی ہین اور یہ قول جامع ہی سب اخلاق کے تئین
کہ مطلوب ہین عورتون مین اور جو کچہ کہ واجب ہی رعایت اوسکی منکوحہ مین
خوب صورتی ہی کہ محبت فقط شہوت کی بسبب اوسکی خوب ہوتی ہی اور باعث
ہی الفت اور انتظام معاش کی لہذا حالانکہ غالب یہہ ہی کہ خوبصورتی نیک سیرتی سے جدا نہین

فی الاکثر یہہ ہوتا ہی کہ جو خوبصورت ہوتی ہی او خصلتیں بہی اوسمین اچہی ہوتی ہین مانند اخلاق نیک وغیرہ لکے
اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ نکاح نکی جاوے عورت بسبب جمال کے مراد یہہ نہین ہی کہ منع ہی رعایت
حسن وجمال کی بلکہ مراد یہہ ہی کہ منع ہی رعایت کرنی نرے جمال کی بغیر رعایت کرنے دین و نیک خلقی کے
اور اسمین شک نہین ہی کہ عورت صاحب جمال کہ نیک خلق اور صلاحیت دین کی رکہتی ہو دین کے اعمال اور
نیکیوں مین سے ہی اور سبب الفت اور محبت کی ہی اور جو چیز کہ سبب الفت کی ہو مستحب ہی رعایت اوسکی
چنانچہ اسی سبب سے مستحب ہی دیکہہ لینا عورت کا پہلے نکاح سے اور ظاہر کر دینا سن وقبح جانبین کا کہ ظاہر کر دی
ہر ایک پر عیب وصواب دوسریکا اور حالانکہ عادت جاری ہی کی زیادتی کرنیکی بیچ بیان کرنے وصف میان
بیوی کے اور فریب دینی سے مقدمہ نکاح مین کہا اعمش نے کہ جو نکاح ہو بغیر دیکہنے کے انجام اوسکا غم ومحنت
ہی اور آیا ہی کہ ایک شخص نے بیچ عہد امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایسا ہی کیا تہا یعنے ویسا
دیا تہا کہ وہ بہت تہا خضاب کر کر ایک عورت سے نکاح کر لیا جب قوم اوس عورت کی مطلع ہوئی اس بات پر
تو حضرت عمر پاس ہے لیکے کہ ہمنے اسکو جوان خیال کیا تہا اور یہہ بڈہا نکلا پس تعزیر دی اوسکو حضرت عمر نے اور
آیا ہی کہ بلال اور صہیب کہ خادم حضرت کے تہے ایک شخص کے پاس اہل عرب مین سے تہا پہنچے اور طلب نکاح کی کر
اون لوگون نے پوچہا کہ کون ہو تم بلال نے کہا کہ مین بلال ہون اور یہہ دوسرا صہیب ہی تہے ہم گمراہ
ہدایت کی ہمکو اللہ پاک نے اور تہی ہم غلام پس آزاد کروایا ہمکو اور تہی ہم فقیر پس غنی کر دیا ہمکو اگر قبول کرو تم ہمکو
شکر ہی اللہ کا اور اگر نہ قبول کرو تو بہی شکر ہی اللہ کا پس کہا انہون نے قبول کیا ہمنے تمکو صہیب نے کہا
بلال سے کہ اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور خدمت مین رہنا اپنا ذکر کرو تو بہتر ہی پس منع کیا او
بلال نے اور کہا چپ رہ کہ بیچ کہہ چکے ہین ہم اور اگر کوئی نکاح کرنے مین بڑا اتباع سنت کا اور پیدا ہونا بچونکا
اور کاروبار گہر کا ارادہ کرے اور رعایت حسن وجمال کی نکرے تو یہہ نہایت زہد اور بزرگی ہی ابو سلیمان دارانی
نے کہا کہ زاہد ہر چیز مین ہی یہانتک کہ بیوی مین بہی یعنے بدشکل بیوی محض اتباع سنت کے لیئے کرے
اور رعایت جمال کی اسباب دنیا مین سے ہی لیکن اگر کوئی ایسا ہو کہ اوسکو بغیر فتنے اور لذت وتنہائی
پارسائی اور بچنا حرام سے حاصل نہو تو واجب ہی اوسکو رعایت جمال کی کہ لذت وتنہائی ساتہہ مباح کے
قائدہ دین کا ہی یعنے دین اوسکی محفوظ رہتا ہی اور جو خوبیان کہ عورتونکی چاہیئین وہ وہ ہین کہ کہی گئی ہین
بیچ تعریف عورتون بہشت کے اور وہ یہہ ہین خوش شکل نیک سیرت سیاہ چشم وہ دانتہیان گہر مین خاوند
دوست حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہترین عورتونکی وہ عورت ہی کہ جب نظر کرے طرف اوسکی خاوند اوسکا
خوش ہو جاوے اور جب حکم کرے اوسکو طاعت کرے اور جب جدا ہو محافظت کرے مال اپنی

کرے جان و مال مین اور اون چیزون مین سے کہ واجب ہی رعایت انکی منکوحہ مین ہلکا ہونا مہر کا ہی اور
گرانی مہر کی جہالت و وبال ہی حدیث مین ممانعت اوسکی آئی ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
بہترین عورتونکی وہ ہی کہ خوبصورت ہو اور مہر اوسکا ہلکا ہو اور نکاح کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے
بیویون سے دس درم کے مہر پر اور امیر المؤمنین عمر رضہ منع فرماتے تہے گرانی مہر سے اور نکاح مین دیا
اپنی بیٹی کا زیادہ چارسو درم سے **ف** مہر ازواج مطہرات آنحضرت کا سواے حضرت ام حبیبہ کے
اور مہر حضرت کی صاحبزادیونکا سواے حضرت فاطمہ رضہ کے پانسو درہم تہا جسکے کلدار اور ڈبل [illegible]
روپئے اور مہر ام حبیبہ کا ۴۰۰۰ درم یا ۴۰۰ دینار کلدار اور ڈبل [illegible] اور مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ کا ۴۰۰
مثقال نقرہ کلدار و ڈبل [illegible] اور بعضے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین مہر قدر برابر
کہجور کی گٹھلی برابر سونا اور حدیث مین آیا ہی کہ برکت عورت کی ہی کہ نکاح اوسکا جلدی ہو اور بچہ بہی جلدی
ہو اور مہر اوسکا تہوڑا ہو اور اون چیزونمین سے کہ واجب ہی رعایت اونکی منکوحہ مین جننا ہی اور نکاح
کرنے بانجھ عورت کے سے منع آیا ہی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم کرو تم اپنے پر نکاح کرنا
عورتون جننے والی محبت رکہنے والی خاوند کی سے اور پہچانتا اسکا اوس عورت مین کہ کسی اور کے نکاح
مین پہلے ہی اور کنواری مین اسکے رعایت کرنی چاہیے کہ تندرست ہو اور سالم ہو علت سے اور جوان ہو
اغلب ہی کہ عورت ان صفتونکی جننے والی ہوگی اور اون آداب سے باکرہ ہونا ہی کہ سبب محبت اور
الفت کا ہی مگر یہ کہ ضرورت ہو غیر باکرہ مین یا کچہ مصلحت حدیث مین آیا ہی کہ جب جابر رضی اللہ عنہ
نکاح کیا ایک عورت ثیبہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون نہ نکاح کیا تونے باکرہ سے
کہ کہیلتا تو اوس سے یعنے خوش ہوتا اور وہ کہیلتی ساتہ تیرے اور اون آداب و احوال مین سے کہ لازم ہی
رعایت اونکی شرافت و صلاحیت دین کی ہی عورت کے کنبے قبیلہ مین کہ کم اصل و فاسقونمین فلاح
نہین ہوتی اور حدیث مین آیا ہی ایاکم وخضراء الدمن یعنے دور رکہو اپنے تئین سبزہ کوڑی کے سے
کہ مراد اسسے عورت حسین ہی کہ قبیلہ بداصل مین پیدا ہو اور اون آداب مین سے کہ لازم ہی رعایت
اونکی یہ ہی کہ نہو عورت قرابت قریبہ مین سے کہ ہمیشہ اختلاط رکہتا ہو اوس سے کہ بسبب قلت شہوت
اور نہ پیدا ہونے محبت کا ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تنکحوا القرابة القريبة فان
الولد يخلق ضاويا یعنے نکاح کرو مت قرابت قریبہ والی سے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہی ضعیف [illegible]
[illegible] کہ اوسمین شہوت [illegible] ہی کہ دیکہنے اور چہونے سے ہوتی ہی [illegible]
[illegible]

اور نیز اوسکے شہوت اور قوت نہین بگڑتا ہی نطفہ پس اوسکے لڑکا ضعیف پیدا ہوتا ہی چنانچہ اسیلیے
جو لڑکا کہ بڑہاپے مین پیدا ہوتا ہی ضعیف ہوتا ہی فـ کتاب صراح مین لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی
اِغْتَرِبُوْا وَلَا تُضْوُوْا یعنی نکاح کرو تم اجنبی عورتون سے اور نہ نکاح کرو چچا یا پونین اور یہ اسلیے
کہ عرب گمان کرتے ہین کہ فرزند آدمی کا کہ قرابت قریب سے ہوتا ہی نحیف یعنے دبلا ہوتا ہی مگر ہوتا ہی کریم
یعنی بزرگ و نیکبخت اور بر طبیعت قوم اپنی کے انتہی پس اس تقریر سے معلوم ہوا کہ حضرت نے جو اسکے
منع فرمایا بنابر گمان و قاعدہ اہل عرب کے فرمایا ہی کہ وہ ضعف کے لیے اسکو اچہا نجانتے تہے کچہ اسمین
قباحت شرعی نہین ہی بلکہ لڑکا اچہا پیدا ہوتا ہی قرابت قریبہ والے سے پس یہ منع فرمانا بنابر حکمت کے ہی
اسے کوئی یہ نہ سمجہے کہ ایسی قرابت مین نکاح کرنا گناہ ہی اور یہ روایتین ہی کچہ قوی نہین ہین کہ انپر تمسک
کرنیکو لازم سمجہے اور احتمال ہی کہ یہ حکم منسوخ ہوا ہو اور بڑی سند میری اس تقریر کی فعل جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ نے حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کیا اگر یہ منع ہوتا
تو آپ کاہیکو کرتے اور اسیطرح اور صحابہ کرام اور صلحاء امت مین الی الآن یہ معاملہ جاری رہا پس ان روایتون کو
دیکہکر کوئی اسطرح کے ناتا کرنیکو برا نجانے واللہ اعلم بالصواب پس یہ امور ہین کہ لازم ہی رعایت انکی عورتونمین
اور لازم ہی عورتون کے وارثون پر کہ رعایت کرین خاوند کی خصلتون کی کہ دیندار اور نیک خلق ہو اور شریف
النسب اور عالی ہمت کہ خلاص ہونا عورت کا خاوند کی قید سے بغیر مرگ کے ممکن نہین ہی حدیث مین آیا ہی ۔
اَلنِّکَاحُ رِقٌّ یعنے نکاح مین گویا لونڈی کرکے دینا ہوتا ہی پس لازم ہی لحاظ کرنا مرد کے احوال کا چاہیے کہ ظالم
اور شراب خوار اور بے نماز کیو بیٹی نہ دے کہ یہ بیچ حکم قطع رحم کے یعنی کاٹنے ناتے کے ہی اور باعث ہی غضب
خدا کا نعوذ باللہ من ذلک فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ زَوَّجَ کَرِیْمَتَہٗ فَاسِقًا فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَہٗ
یعنی جس شخص نے نکاح اپنی بیٹی کا فاسق سے کیا پس تحقیق ناتا کاٹا اوسنے **فصل تیسری** بیچ آداب گذران کرنیکے
ساتہ عورتون کے ادب اول طعام ولیمہ ہی اور وہ مستحب ہی کہ جب مرد عورت کو گہر مین لاوے تو چاہیے
کہ کچہ کہانا موافق اپنی مقدور کے پکاکر لوگون کی مہمانی کرے کہ یہ سنت ہی اور بہتر یہہ ہی کہ یہ کہانا اول دن ہی
ہووے اور اگر دوسرے دن یا تیسرے دن کرے تو بہی جائز ہی اور مستحب ہی مبارکبادی دینی نکاح کی
اور دعا کرنی میان بیوی کے موافقت کی اور مستحب ہی اظہار نکاح کا اگرچہ ساتہ دف اور راگ کے ہو اور راگ
جائز ہی ولیمون مین آیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے گہر مین تشریف
لیگئے دف بجا رہین تہین اور گا رہی تہین اونمین سے ایک لڑکے نے تعریف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی شروع کی فرمایا کہ چپ رہو سنتے اور جو کچہ پہلے کہتی تہین وہی کہی جاو اور غرض

اس منع کرنے سے یہہ تہی کہ حضرت کی تعریف مین یہ مضمون کہی گئین تہین کہ ہم مین نبی ہی کہ وہ کل کی بات
جانتا ہی پس یہہ بات حضرت کو ناگوار ہوئی کہ غیب دانی ہیرے لیے ثابت کرتی ہین **ف** جاننا چاہیے
کہ حضرت شیخ رح نے جو جواز راگ کا لکہا یہہ موجب مذہب محدثین کے لکہا ہی اور فقہاء معتبرین کے نزدیک راگ
حرام ہی چنانچہ کتاب در المختار مین لکہا ہی مِنهُم اَبَاحَ مُطلَقًا وَمِنهُم مَن کَرِہَ مُطلَقًا وَفِی البَحرِ
وَالمَذهَبُ حُرمَتُہٗ مُطلَقًا فَانقَطَعَ الاِختِلَافُ بَل ظَاہِرُ الہِدَایَۃِ اَنَّہٗ کَبِیرَۃٌ وَلَو لِنَفسِہٖ انتہیٰ
عِبَارَۃُ الدُّرِّ یعنے بعضے علما وہ ہین کہ راگ کو انہون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضون نے منع مطلق کہا ہی اور
بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اصل مذہب حرمت اسکی ہی مطلقا پس منقطع ہوگیا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ یہہ ہی کہ تحقیق وہ کبیرہ ہی اگرچہ
اپنے نفس کے لیے ہو تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محدث ہین
اولاد حضرت عبد الحق کے سے ترجمہ بخاری کے مین لکہا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور درایت اور مقتدای دین ہین
بیچ حرمت اور کراہت راگ کے تشدید و تغلیظ ہی اور صحیح تر اور مشہور تر چارون امامون سے منقول قول
ساتہہ کراہت کے ہی اور انصاف سے دیکہیے تو وہ گانا حضرت کے وقت کا ایسا جہوٹ اور متضمن بیان
خد و خال وغیرہ عورتون کا نہ تہا بلکہ کچہہ شجاعت صحابہ کی اور ہجو کفار کی یا مضمون مبارکباد یکا ہوتا تہا
ہم اپنے وقت کے گانیکو کیونکر اسپر قیاس کرین پس گانے سے بالکل احتراز کرے لیکن دف کا مضائقہ
نہین اور جملہ آداب خاوند سے خوش خلقی کرنی ہی بیوی سے اور متحمل ہونا اوسکی ایذا کا بسبب قصور عقل
اوسکے حدیث شریف مین آیا ہی جو مرد کہ صبر کرے اوپر کج خلقی عورت کے دیا جاتا ہی اوسکو ثواب
مانند ثواب حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور جو عورت کہ صبر کرے مرد کی بد خلقی پر اوسکو ثواب دیا جاتا
مانند ثواب فرعون کی بیوی کے **ف** خواجہ عبد اللہ انصاری نے لکہا ہی کہ جو کوئی دس خصلتین پیشہ
اپنا کرے دنیا اور آخرت مین کام اپنا بناوے باحق بصدق باخلق بانصاف بانفس بقہر بابزرگان
بخدمت باخوردان بشفقت بادرویشان بسخاوت بادوستان بنصیحت بادشمنان بحلم
باجاہلان بخاموشی باعالمان بتواضع اور بیچ رحم کرنے کے عورتون پر در گذر کرنے کے
اونکی بیوقوفی سے پیروی ہی سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ بیبیان پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی کبہی حضرت کے مقابلہ مین جواب دیتی تہین اور کبہی
کوئی اون مین سے تمام دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام ترک کرتی تہی اور
باسنس ناراضی تہی غرضکہ وہان ظہور حضرت کی خوبی کا تہا خود نمائی منظور نہ تہی
غرض تجلی حسن ہست خود نمائی نیست + اور آیا ہی کہ ایک روز بیٹی امیر المومنین

حضرت عمر رض کی یعنے حضرت حفصہ رض نے کہ ازواج مطہرات سے تہین مقابلہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
جواب دیا پس اونکی مان نے دیکہا اور اونکے گہر مین آئین اور کہا ای بیٹی ہرگز نہ مغرور ہونا تو دیکہہ کر
ابو بکر کی بیٹی کو یعنے حضرت عائشہ کو کہ وہ محبوبہ پیغمبر خدا کی ہین اور ایکروز ایک بیوی نے آنحضرت کی
بی بیون مین سے ہاتہہ سینہ مبارک پر مارا اور لمپنے آگے سے ہٹا دیا پس مارا اوس بیویکو اوسکی مانے
پس منع کیا اونکی مانکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ایک روز حضرت عائشہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے درمیان مین کچہ گفتگو ہو رہی تہی کہ اتنی مین آئے حضرت امیر المومنین ابو بکر رض پس اونکو حکم بدا لیسر
فرمایا حضرت نے حضرت عائشہ کو کہ تو کہتی ہی پہلے یا مین کہون کہا عائشہ نے تہین کہو لیکن جہوٹ نکہنا
پس طمانچہ مارا امیر المومنین ابو بکر رض نے حضرت عائشہ کے مونہہ پر ایسا کہ اونکے مونہہ سے خون
نکلا پس پناہ ڈہونڈہی حضرت عائشہ نے ساتہہ حضرت کے اور حضرت کے پیچہی ہو بیٹہین پس آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ابو بکر کو فرمایا کہ ہمنے تجکو اس لیے نہ بلایا تہا اور کہتے ہین کہ اول محبت جو پیدا ہوئی ہی اسلام
مین محبت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی حضرت عائشہ رض سے اور اور ادبون مین سے یہ ادب ہی
کہ بیبیون سے ساتہہ مہر اور نرمی اور خوش طبعی کے گذران کرے اور ترش رو اور خفا نہو اور اونسے
موافق عقل اونکے کلام اور معاملہ کرے کہ عادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تہی یہانتک
کہ آیا ہی کہ ایکروز آپ عائشہ رض کے ساتہہ دوڑے کبہی آنحضرت آگے ہو جاتے تہے اور کبہی وہ اور
فرمایا حضرت نے کہ بہتر تم مین وہ ہی کہ نیک ہو ساتہہ بیویونکے اور مین بہترین تمہارا ہون ساتہہ بیویونکے
اور امیر المومنین حضرت عمر رض نے کہا ہی کہ مرد کو چاہیے گہر کے لوگونکے ساتہہ مانند لڑکونکے رہے
اور حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست نہین رکہتا ہی اوس مرد کو کہ سخت ہو ساتہہ اہل اپنے کے اور
اور ادب یہہ ہی کہ زیادتی نکرے خوش خلقی مین اور رعایت کرنے مین بحدیکہ تابع اور محکوم عورت کا
ہو جاوے کہ ضرر اسکا بہت ہی اور کمی بہی نکرے ان چیزون مین حتی کہ نوبت ظلم کی پہنچے بلکہ راہ اعتدال کی
تمام امور مین پسندیدہ ہی اور اگر کوئی بری چیز اور خلاف شرع اور نامناسب دیکہے منع کر دے اور
تابع اور مددگار نہو انمین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اطاعت کرے بیوی کی اوسکے خواہش نفس
مین منہہ کے بل ڈالے گا اوسکو حقتعالی آگ دوزخ مین اور یہہ بہی آیا ہی کہ مخالفت کرو عورتونکی کہ انکی
مخالفت مین برکت ہی اور لکہا ہی علما نے کہ عورتونکے ساتہہ مشورہ کرنا چاہیے تا جو کچہ کہ وہ کہین خلاف
ہوسکے کیا جاوے اور قرآن مین حقتعالی نے خاوند کو سید فرمایا ہی اس آیت مین وَاَلْفَیَا سَیِّدَھَا
لَدَا الْبَابِ یعنے پایا یوسف اور زلیخا نے زلیخا کے سردار کو یعنے خاوند کو کہ عزیز تہا نزدیک دروازہ کے

پس اطاعت کرنی مرد کو عورت کے عکس موضوع کا ہی یعنے مرد سید ہی عورت کا عورت کو اطاعت کرنی
چاہیے اوسکی بیان اولٹی بات پائی جائی کی اگر مرد اطاعت کریگا عورت کی اور اطاعت کرنی مرد کو عورت
کی بدلنے النعمۃ کا ہی ساتھ کفران یعنے ناشکری نکے یعنے نعمت اسکو یہ ملی تہے کہ اسکو حاکم کیا تہا
اللہ نے اسپر اسنے بدل ڈالا ساتھ ناشکری نکے کہ اس نعمت کی قدر نجانی اور آپ تابعدار ہوگیا اور مثال
عورت کی مانند مثال نفس آدمی کے ہی کہ اگر چہوڑتا ہی تو غالب ہوتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اور اگر مارتا ہی
تو مغلوب و درست ہوتا ہی اور عورتو نکے مزاج پر بدخلقی اور نقصان عقل غالب ہی پس مراد انکے درست
کرنے کی یہی کہ نرمی سے اونکو درست کرے اور یہی ہی طریقہ حاکم کا بیچ محافظت رعیت کے اور
حدیث مین آیا ہی کہ مثال عورت صالحہ کی مانند کوّی سفید سینہ کے ہی بیچ کتنی کوّون سیاہ کے یعنے
عورتین نیک بہت کم ہوتی ہین اور حضرت لقمان کی وصیتو نمین آیا ہی کہ پرہیز کر عورت بری سے کہ وہ
بڈہا کر دیتی ہی پہلے اسکے بڑہاپے کے اور طریقہ عورت کے ادب دینے کا یہ ہی کہ آہستہ آہستہ ادب
سکہاوے اول ساتھ نصیحت اور نرمی کے منع کرے اور اگر وہ کام نہ آوے تو تہدید اور تنبیہ سے پیش
آوے اور اگر تسپر بہی باز نہ آوے تو پیٹہ پہیر کر سووے اوسکی طرف سے یا تنہا سووے ایک شب
سے تین شب تک اور اگر یہ بہی فائدہ نکرے تو مارے لیکن اسطرح مارے کہ ہڈی اوسکی نٹوٹے کہ
غرض ادب سکہانا ہی اور منہہ پر نہ مارے کہ اسسے منع آیا ہی اور زیادہ تین روز سے کینہ نرکہے کہ
اسسے بہی منع آیا ہی اور اگر عورت نافرمان اور ناموافق ہی تو چاہیے کہ بعضے اقربا اوسکے اور بعضے
اقربا مرد کے حکم یعنے منصف بنین تا کہ وہ اونمین صلح کر داوین اسیطرح ہی حکم قران شریف مین
اور اگر کسی امر مین امر دین سے تقصیر کرے تو دس دن تلک بلکہ مہینہ بہر تلک جدا رہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی یون ہی کیا تہا حضرت زینب سے **ف** حدیث مین آیا ہی کہ بیمار ہوگیا اونٹ
حضرت صفیہ کا کہ نام ہی حضرت کی ایک بیوی کا اور حضرت زینب پاس کہ یہ بہی بیوی ہین آپکی ایک اونٹ زیادہ
تہا سواری سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو کہ دی تو صفیہ کو یہ اونٹ
بس کہا زینب نے کیا دونگی مین اس یہودیہ کو پس خفا ہوئی آنحضرت صلعم زینب سے اور ترک ملاقات کی
اونسے ذیحجہ اور محرم اور کچہہ دنون صفر کے مین یہ حدیث مشکوۃ مین ہی حضرت خفا رہے انسے بسبب
اسکے کہ غیبت کی اور برا کہا ایک مسلمان کو پس تعلیم ہی اسمین لوگونکو کہ گناہ کی چیزون مین بیویونکو تنبیہ
کرتے رہین اور جملہ آداب سے یہ بہی ہی کہ مرد بی غیرت نہو کیونکہ بی غیرت مرد مومن نہین گنا جاتا اور
حدیث مین آیا ہی کہ قبح اللہ من لا یغار یعنے بدحال کرے اللہ تعالی اوسکو کہ غیرت نرکہے

اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ مین غیرت والا ہون اور جو کوئی غیرت نرکہے دل اوسکا اولٹا ہی اور یہہ بھی حدیث مین
آیا ہی کہ مین غیرت والا ہون اور خدا غیرت والا زیادہ ہی مجہسے اور خدا کی غیرت ہی کا سبب ہی کہ حرام کیے
اپنی بندون پر گناہ اور بیحیائیان کہ موجب ضرر دنیا اور آخرت کے ہین اور قصہ مشہور ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ساتہہ حضرت عائشہ کے بیچ مقدمہ افک یعنے بہتان زنا کے کہ ایک منافق نے لگایا تہا اور
اللہ تعالی نے برارۃ انکی کلام اللہ مین نازل فرمائی چنانچہ یہہ قصہ سورہ نور مین مذکور ہی لیکن چاہیے کہ غیرت
مین بہی طریقہ اعتدال کا رکہے اور طریقہ اعتدال کا یہہ ہی کہ ابتدا سے اون کامون کہ انجام اونکا برا ہی
تغافل نکرے اور بیچ بدگمانی اور جاسوسی کے مبالغہ نکرے کہ یہہ بھی منع ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بعضے
غیرت ہی کہ دشمن رکہتا ہی اوسکو خدا اور وہ غیرت مرد کی ہی ساتہہ اہل اپنی کے بغیر آمیزش فساد کے یعنے
بے سبب غیرت کرے اور غیرت بلا سبب وسوسون شیطانی سے ہی اور موجب فساد اور ہلاک جانبین
کی ہی اور طریقہ خوب اس بات مین یہہ ہی کہ نامحرم کو اپنے گہر مین راہ ندے اور عورت با تو اپنا گہر سے
باہر نکالے آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا
کہ کونسی چیز بہتر ہی عورت کو اونہون نے عرض کیا یہہ کہ نہ وہ منہ مرد اجنبی کا دیکہے اور نہ مرد اجنبی منہ
اوسکا پس گلی سے لگایا حضرت نے اونکو اور فرمایا کہ تو اونہین مین سے ہی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ
تعالی نے ذُرِّیَّۃً بَعْضُہَا مِنْ بَعْضٍ یعنے یہہ جماعت ہی کہ پیدا ہوئے بعض انکے بعض سے
یعنی تو بہی انہین اولاد مین سے ہی کہ جنکا ذکر کیا اللہ تعالے نے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے سوراخ دیوارون کے بند کر دیتے تہے تا نظر عورت کی باہر نہ پڑے اور آیا ہی کہ معاذ
رضی اللہ عنہ کی بیوی سیب کہا رہی تہی آدہا سیب کہایا ہوا اپنا ایک غلام کو دیا پس مارا معاذ نے
اوسکو یعنی بسبب غیرت کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عورتین مسجدونمین اور جمعہ مین
اور عیدونمین حاضر ہوتی تہین اور صحابہ کے زمانہ مین منع کی گئین مگر بڈہیان آتی تہین اور مختار اس زمانہ مین
منع ہی مطلق یعنی نہ جوان آوین نہ بڈہیان اور جائز نہین ہی نکلنا ہرگز ولیکن موافق عالم معاش کے پیدا ہی
کہ واسطی ضرورت کے اذن دیوے اسلیے کہ مباح ہی نکلنا عورت پارسا کا مرد کے گہر سے ساتہہ رضائی
مرد کے اور واسطے تماشا اور نظارہ بازیکے اذن ندیوے کہ یہہ باعث فساد کی ہی اور اگر واسطی ضرورت کے
نکلے تو آنکہہ اور منہہ چہپالے واسطے خوف فتنہ کے اور مرد کو بہتر ہی کہ عورت کو ماں باپ کے گہر جانے دے
یا وہ اوسکی پاس آوین تو نہ آنے دے ولیکن مناسب یہہ ہی کہ کبہی کبہی بعد ایک ہفتہ کے یا مہینے کے
منع نکرے **ف** فقہ کی کتابونمین لکہا ہی کہ نہ منع کرے بیوی کے ماں باپکو اوسکی پاس آنے سے ملاقات

سکے سبب ہر ہفتہ مین اور اسیطرح اسکی بیوی اپنے ماباپ کے ہان جاوے تو منع نکرے اوسکو
جانے سے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سوائی ماباپ کے اور محرم قرابتیون کے ہان جایا چاہے یا اونکو
بلاوے اپنی ہان تو منع نکرے آمد و رفت اونکی سے سال بہر مین ایکبار اور بعضون نے کہا ہی کہ ہر مہینہ
مین ایکبار اور اور یہہ ادب ہی کہ اعتدال کرے بیبیون کے نفقہ مین نہ اتنا زیادہ دی کہ زیادہ از حد ہو اور
وہ آستے جین اور اسراف مین پڑجاوین اور نہ اتنا کم دیوے کہ ضروریات سے محتاج رہین فرماتا ہی
اللہ تعالی كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ یعنے کہاؤ اور
پیو اور حد سے زیادہ نہ خرچ کرو تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا ہی حد سے زیادہ خرچ کرنیوالونکو اور بیچ
خرچ کرنے وکے اپنے گہر کی لوگون پر فضیلت بہت آئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ خرچ کرنا اپنے
گہر والون پر افضل ہی تصدق کرنے سے فقیرون اور مسکینون پر اور چاہیے کہ معاش اہل و عیال پر تنگ
نکرے ابن سیرین نے لکہا ہی کہ مستحب ہی مرد کو کہ جمعہ مین واسطی اہل اپنی کے فالودہ پکایا کرے
مقصود واسطے فراخی کرنی ہی کہلانے پلانے مین اور چاہیے کہ آپ وہ کہانا کہاوے کہ اونکو ندیوسکے
کہ یہہ عادت تن پرورونکی ہی اور بعید ہی مروت سے اور اگر تنہا خوری ہی منظور ہو تو چاہیے کہ پوشیدہ
کہاوے اونکو دکہاوے نہین اور جو کہانا کہ اونکو ندیوے تعریف اوسکی نکرے اونکی سامنے کہ یہہ بدتر ہی اذیت سے
اسلیے کہ اونکو رنج ہوگا اور وقت کہانیکے ہمراہ عیال و اطفال کے کہاوے اور اگر سب ایک دسترخوان پر بیٹہاوین تو بہتر ہی
اور غرض اکٹہی کہانا ہی کہ جدا اکیلا کہانا بہت مکروہ ہی کسی صحابی سے منقول ہی کہ خدا اور فرشتہ اوسکی رحمت بہیجتے ہین
اون گہر والون پر کہ کہاتے ہین اکٹہے اور اکثر اہتمام اسکا کرے کہ وجہ حلال سے پیدا کرے اور اہل و عیال کے
مقدمہ مین تساہل نکرے کہ قیامت مین گرفتار حساب مین ہوگا اور بسبب اونکے پکڑا جاویگا نعوذ باللہ منہ اور اور
آداب سے یہہ ہی کہ سکہاوے گہر والونکو احکام شرع کے کہ متعلق ہین ساتہ نکاح کے قسم علم حیض اور نفاس اور طلاق
اور مانند اونکے لیسے اور تعلیم کرے عورت کو احکام نماز اور روزہ کے اور اور جو ضروریات دین کے ہین اونکے سکہانے مین
تساہل نکرے کہ روز قیامت کے اوس سے سوال کیا جاویگا جیسکہ فرمایا ہی حضرت نے كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ یعنی تم سب نگہبان اور حاکم ہو اور تم سب پوچہے جاؤ گے اپنی رعیت سے اور اگر مرد تعلیم مین قصور کرے
تو جائز ہی عورت کو کہ علما کے پاس جاوے اور پوچہ لیوے اور اگر بقدر ضرورت کے سیکہ چکے تو پہر جائز نہین ہی کہ واسطی ملاقات
علما کے جاوے اور درس مین حاضر ہو اور آداب سے یہہ ہی کہ اگر اسکی کئی بیبیان ہووین تو عدل کرے باری مقرر کرنے مین
ایک ہی طرف کا ہو رہے اسلیے کہ رعایت باری مقرر کرنے کی واجب ہی اور اگر دن رات باری کسیکی ترک ہو
تو قضا کرے حدیث مین آیا ہی کہ جسکی دو بیبیان ہون اور میل کرے ایک کی طرف دن قیامت کے

ایک تہائی اوسکی بہو زی جاویگی اور فرق نکرے برائی اور نئی مین اور حصہ لونڈی کا بہ نسبت آزاد کے آدہا ہی یعنے اگر کسیکے لونڈی سے نکاح کرے تو بہ نسبت آزاد عورت کے آدہی باری اوسکی مقرر کرے مثلاً دو روز آزاد پاس رہے تو ایکروز لونڈی پاس رہی اور سفر مین جسکو چاہے لیجاوے اور اگر قرعہ ڈالے تو بہتر ہی کہ جسکا نام نکلی اوسکو لیجاوے اور باعتبار عدل کریگا بیچ نفقہ اور رات کے رہنے کے ہی نہ بیچ محبت اور جماع کے کہ یہہ اختیار سے خارج ہی لیکن چاہیے کہ تقصد نکرے اور بہانہ نکرے اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم بیچ کہانا دینے اور رات کے رہنے کے سب بیبیون کے پاس برابری کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ بارخدایا یہہ میرے اختیار مین ہی اور کام دل کا میرے اختیار مین نہین اور حضرت عائشہ رض کو آنحضرت بہت چاہتے تہے بہ نسبت اور بیبیونکی لیکن ہرگز رات کے رہنے مین اور نفقہ دینے مین زیادتی نکرتے تہے اور ایک بیوی نے باری اپنی حضرت عائشہ رض کو بخشدی تہی بسبب خوشی خاطر حضرت کے اور آیا ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہر دن و رات بیچ گہر ایک بیوی کے لوگ لیجاتے تہے یعنے بیماری مین بہی آپ عادت باری کی کرتے بہتے ایکروز پوچہا کہ کل مین کسکی ہان جاؤنگا ایک بیوی سمجہی کہ منظور حضرت کو حضرت عائشہ کی باری پوچہنا ہی کہ کب ہوئیگی کہا بیبیون نے کہ یارسول اللہ ہمنے اذن دیا آپ کو کہ جبتک آپ بیمار ہین بیچ حجرہ عائشہ کے رہیے کہ اوٹہاکر لیجانے مین آپکو تکلیف ہوتی ہی فرمایا کہ دل سے راضی ہو کہا انہون نے ہان یارسول اللہ پس لیگئے حضرت کو حضرت عائشہ کے حجرہ مین اور منقول ہی کتاب سراج الہدایہ سے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ زہرا کا ساتہ حضرت علی کے نکاح کیا اور حضرت علی کے گہر بہیجی گئی تو اوس رات حضرت فاطمہ کو گیارہ نصیحتین کین کہ سب امت پر بجالانا اونکا بہتر ہی فرمایا کہ جب علی کے گہر جاتو تو بوقت جانیکے کہیے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسرے درمیان صحن گہر کے کسی لکڑی پر بیٹہنا اور کچہ وہان بیٹہنے ہوئی یعنے کہیلین سر پر ڈالنا اور تیسرے علی کو کہنا کہ دونو پاؤن تیرے دہووین اور گہر کے چارون کونے مین ڈالین اور چوتہی ہمیشہ کپڑے نمازی دہوی ہوئے پہنے رہنا پانچوین دونو آنکہون مین سرمہ ہمیشہ لگایا کرنا اور چہٹی بغیر تیل کے سر اور بدن نہ دہونا اگرچہ ایکدن مین دو بار یا زیادہ نہاوے اور جب علی تیری طرف دیکہی تو نگاہ نیچی کرلینا اور ساتوین مانند بردہ زرخرید کے تابعدار رہنا اور آٹہوین ہمیشہ اپنے تئین عطر ملتی رہنا اور نوین وقت کلام کرنیکے ساتہ علی کے مسکرادیا کرنا اور دسوین سات دن تک کچہ کڑوی چیز اور سرکہ اور ترشی ملہا نکہانا گیارہوین ایک جگہہ مین سات رات و دن رہنا جو عورت کہ یہہ شرائط بجالاوے اپنے خاوند کے

دمین عزیز و محبوب ہووے اور جلد کہہ جنے آور ایک روز قطب العالم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو کچھ
کہ اسباب دنیا سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ کار خیر حضرت فاطمہ کے دیا کوئی
مخلوق نہ دی سکیگا اول کملی تھی کہ بیٹھنے کی جگہہ بچھاوین اور دوسرے چارپائی کہ اوسپر سووین اور
تیسرے خادمہ کہ تا کار انکے گہر کا کرے اور بیچ ملک آنحضرت کے سواے انکے اوس دن کوئی چیز
نہ تھی یہہ مین آداب گذران کے ساتھہ عورتون کے کہ لازم ہی رعایت انکی تا حاصل ہووے عیش اور
پورا ہووے اتباع سنت

فصل چوتھی بیچ آداب جماع کے اور لڑکا ہونے اور طلاق دینے کے

آداب جماع کے یہہ ہین کہ اول باتین اور چھیڑ چھاڑ شروع کرنے کہ اسکو بہت دخل ہی الفت پیدا ہونی
اور حاصل ہونے لذت مین حدیث مین آیا ہی چاہیے کہ نہ گر پڑے ایک تمہارا اپنی بیوی پر مانند حیوانات
کے ولیکن چاہیے کہ اول پیامی بہیجے لوگون نے عرض کیا کہ پیامی کون ہی فرمایا بوسہ لینا اور کلام کرنا اور
یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین چاہیین کہ نہ ترک ہوئین مرد سے اول نام و نسب بغیر پوچھے جدا
نہوئی اوس شخص سے کہ چاہتا ہی دوستی اوسکے اور دوسرے یہہ کہ اگر کوئی اکرام کرے اسکا تو قبول
کرے اور رد نکرے اسکو یعنی مثلا اگر کوئی خوشبو یا تکیہ وغیرہ دیتا ہی تو رد نکرے اور تیسرے یہہ کہ نہ
پڑی اپنی بیوی پر پہلے الفت حاصل کرنیکے اور بات کرنیکے اور ننگے نہووین مرد و عورت کہ سنت ہی [illegible]
حدیث مین آیا ہی کہ جب چاہے ایک تمہارا جماع کرنا اپنی بیوی سے چاہیے کہ ننگے نہووین مانند گدہون کے
اور دیکھنا بیوی کی ستر مخصوص کا مکروہ ہی منقول ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ آنحضرت نے ہرگز ستر اونکا نہین دیکھا
اور نہ انہون نے ستر حضرت کا اور طبیعت بہی اسکو مکروہ رکہتی ہی ولیکن دیکھنا سوائی ستر مخصوص کے مکروہ نہین
کہ باعث ہی شہوت کا اور منقول ہی بعضے صحابہ سے کہ مستحب ہی دیکھنا عورت کے بدن کو کہ یہہ باعث زیادتی
لذت و شکر کا ہی اور چاہیے کہ شروع ساتھہ بسم اللہ کے کرے اور خدا کو یاد رکھے کہ وہ جگہہ غفلت
کی ہی اور قل ہو اللہ احد پڑہی پہلے صحبت سے اور کہے بسم اللہ العلی العظیم اللہم اجعل لنا ذریۃ طیبۃ یعنی
شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بڑی عظمت والیکے یا اللہ دی تو ہمکو اولاد نیک اور قبلہ رو نہووے
بسبب تعظیم قبلہ کے اور مکروہ ہی جماع کرنا تین شب مین مہینی کی اول شب مین اور بیچ کی شب مین
اور آخر شب مین کہتے ہین کہ اکثر ان راتون مین شیطان حاضر ہوا کرتے ہین اور منقول ہی کراہت
اسکے امیر المؤمنین حضرت علی اور ابوہریرہ سے اور عورت اور مرد بعد جماع کے اپنے ستر پاک کرنیکے لیے
کپڑا علحدہ لیوین اور جب جماع کر چکے پیٹھ سے پیٹھ لگا کر نسوئین بلکہ سینہ سے سینہ لگا کر سوئین کہ یہ
کتاب ذخیرہ مین لکھا ہی اور اگر عورت مرد کے ستر کو ساتھہ کپڑے کے اپنے ہاتھہ سے پاک کرے تو ثواب

اوسکا باعث ہے اور سبب جماع کا صحت بدن کی ہی اور امید فرزندوں خدادوست اور صالح کی کہ ذخیرہ قیامت کے
ہین ماں باپون کے لیے اور بعضی عالمون نے کہا ہی کہ مستحب ہی جماع کرنا دن جمعہ کے تا عمل ہو قول حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ **ف** یعنی حدیث مین آیا ہی مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ
لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا یعنے جو کوئی دہلاوے کپڑے یا نہلاوی
بیوی کو یعنے جماع کرکے دن جمعہ کے اور آپ نہاوے اور اول وقت جاوے نماز جمعہ کے لیے اور پاوے
اول خطبہ اور پیادہ پا جاوے اور سوار نہو اور نزدیک امام کے اور سنے خطبہ اور لغو نکرے ہوگا اوسکے لیے
عوض ہر قدم کے ثواب عمل برس بہر کا اس برس مین دنکو روزہ رکھے اور رات کو شب بیداری کرے
یہ حدیث مشکوۃ مین ہی پس لفظ غسّل کے علمانے کئی معنے لکھے ہین دہلاوے کپڑونکو یا سر کو خطمی وغیرہ سے
یا بیوی کو نہلاوے یعنی صحبت کرے کہ اوسپر بھی غسل لازم ہوا اسکی فضیلت اسلیے ہی کہ خطرے برے
دلمین اسکے نہین آتے پس جنہون نے غسّل کے یہ معنی لیے ہین بسبب انکے قول کے حضرت شیخ فرماتے ہین
کہ جماع کرنا مستحب ہی دن جمعہ کے تا کہ عمل ہو قول آنحضرت پر غسّل و اغتسل واللہ اعلم بالصواب **ف** اور یہی ایک
غسل جنب کے لیے بہی کافی ہی اور اگر متعدد کرے تو اولی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بعد غسل کے ڈال پانی
بہ نیت جمعہ کے اور چاہیے کہ بعد چار دن کے جماع کیا کرے اسلیے کہ اگر چار بیبیان ہوین تو تاخیر مدت تک
کریگا اور حرام ہی جماع کرنا حالت حیض مین اور بعد انقطاع حیض کے بہی پہلی غسل کے مگر یہ کہ حیض کو دس دن
گذر چکے ہون **ف** اگر پاک ہووی عورت پورے دس دن مین تو حلال ہوگی صحبت کرنی اوسے پہلے
نہانے کے بعد انقطاع خون کے اور اگر پاک ہو اپنی عادت پر حالانکہ عادت کم ہو دس دن سے اور زیادہ ہی
تین دن سے نہین حلال ہی صحبت کرنی اوسے یہانتک کہ نہاوے یا گذر جاوے اوسپر ادنی وقت
نماز کامل کا یعنی دو رکعت کی قدر کذا فی الملتقی الابحر اور جائز ہی پاس لیٹنا اور نہانا حیض مین مانند ایک جگہ کہانے
اور سونے وغیر ذلک کے لیکن ناف کے بیچ سے زانو تک ہاتھ نہ لگاوے اور اگر چاہے کہ دوبارہ جماع کرے
تو ستر دہو لیوے اور اگر بعد احتلام کے جماع کیا چاہے تو اول پیشاب کرلے اور دہو لے ستر اور مکروہ ہی
جماع کرنا اول شب مین یا بغیر طہارت کے نسو کم اور اگر غسل کی حاجت مین چاہے کہ سووے یا کہاوے
تو وضو کرلے کہ سنت ہی اور چاہیے کہ نہانیکی حاجت مین خون نہ نکلواوے اور ناخون اور بال نہ لیوے
کہ دن قیامت کے یہ چیزین اسکے آگے آوینگی یعنے واسطے شکایت کے اور عزل نہ کرے
یعنی منی باہر نگراوے آزاد عورت کے ستر سے مگر رضا اوسکے اور لونڈی سے جائز ہی عزل کرنا بغیر اوسکی رضا کے ہے

اور آداب اولاد ہونیکے یہہ ہین کہ بیٹا ہونے سے خوش نہووے اور بیٹی کے ہونے سے غمگین نہووے معلوم
نہین کہ بہلائی کسمین ہی اور بیٹیونکے رحم کرنے اور غمخواری کی فضیلتین اور ثواب بیشمار ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ جسکی ہان بیٹی ہووی اور پرورش کرے اوسکو اور اچہا ادب سکہاوے اور غمخواری کرتا رہے
اوسکی ہوگی وہ بمنزلہ لشکر داہنے اور بائین کے کہ بچاویگی آگ دوزخ سے اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ کوئی
نہین ہی کہ ہوون اوسکی دو بیٹیان بہتری کرے اون سے مگر یہہ کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین اور یہہ ہی
فرمایا ہی کہ جسکے ہوئین دو بیٹیان یا دو بہنیان بہتری کرے اونسے اونکی زندگی تک ہونگا مین اور وہ بہشت مین
ایک جگہ اور چاہیے کہ کہانا دیوے مین اور مانند اوسکے مین بیٹیونکو بیٹون پر مقدم رکہے فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاوے بازار مین اور خرید کرے کچہ اور لاوے گہر مین پہر مخصوص کرے
ساتہہ اوسکے بیٹیونکو نہ بیٹونکو نظر رحمت کریگا اوسکی طرف اللہ تعالی اور جسکی طرف نظر رحمت کی اللہ تعالی نے
عذاب نہین کریگا اوسکو ہرگز اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی خوش کرے بیٹیونکو پس گویا کہ رویا خوف
خدا سے اور جو کوئی کہ رویا خوف خدا سے حرام ہی اوسپر آگ دوزخکی اور چاہیے کہ اذان کہی جاوے
بچے کے کان مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اذان کہی تہی حضرت امام حسن کے کانمین جسوقت کہ پیدا
ہوئے یعنی داہنے کانمین اذان کہے اور بائین مین تکبیر حدیث مین آیا ہی کہ اسسے ضرر نہین کرتی
اوسکو ام الصبیان اور جب زبان کہلے فرزند کی اول لا الہ الا اللہ سکہاوے تا اول بات اوسکی
یہی ہو اور مستحب ہی ختنہ کرنا اور سر مونڈنا ساتوین دن یا چودہوین دن یا اکیسوین دن ف
اور نام رکہنا ہی ساتوین دن مستحب ہی اور سر مونڈنے مین اولی اور اصل ساتوان
دن ہی اور فرزند کے حقوق مین سے یہہ ہی ہی کہ اوسکا نام اچہا رکہے اور حدیث مین
آیا ہی کہ تمہارے نامون مین سے بہت پیارے نام نزدیک اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن
ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ جائز ہی نام رکہنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر
نہ کنیت پر یعنے مثلا محمد نام رکہے نہ ابو القاسم آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے
زمانہ مین پکارا ایک شخص کو کہ محمد نام تہا اوسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے
اوسکی طرف اوسنے کہا کہ کسی اور کو پکارتا ہون یا رسول اللہ پس منع کیا آنحضرت نے رکہنے
نام اور کنیت اپنی کے سے پہر بعضون نے کہا ہی کہ منع ہی جمع کرنا درمیان
نام اور کنیت کے یعنے ایک شخص کا نام محمد رکہے اور کنیت ابو القاسم تو یہہ
درست نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ حضرت کے زمانہ مین تہا اب جائز ہی مطلق اور مختار یہی ہی اور آیا ہی

لڑکی کا نام ابو عیسیٰ رکھا پس دریافت کیا تو فرمایا کہ عیسیٰ کے باپ نہ تھا پس مکروہ جانا اسکو اور اگر بلاعلم رکھا ہو
تو مستحب ہی بدلنا اسکا اور ایک شخص کا عاصی نام تھا اوسکا عبداللہ نام بدل ڈالا **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ بعضے لوگ جو خطوں مین عاصی یا آثم اپنی نام پر لکھتے ہین نہ چاہیے لکھنا اسکا اسلیے کہ اظہار اپنے
گناہ کا اچھا نہین ولیکن ثابت ہوتی ہی گناہ کرنے پر اور اللہ تعالیٰ کے آگے از راہ عاجزی کے اظہار
اپنے گناہ کا کرنا اور بات ہی کہ وہ عاجزی اور التجا ہی اور اسیطرح مسالار بخش یا نبی بخش یا عبدالنبی یا مانند
انکے کسیکا نام ہو تو بدل کر اچھا نام رکھے اور آیا ہی کہ زینب کا پہلے برّہ نام تھا معنی نیکوکار کے
حضرت نے بدل کر زینب نام رکھا اور منع فرمایا ہی حضرت نے ان نامونکے رکھنے سے یعنی برکت اور
رحمت اور صلاح اور نافع اور مانند انکے اسلیے کہ اگر کوئی شخص پوچھے کہ یہان برکت ہی اور اوسکے جواب
مین کہا جاوے کہ یہان برکت نہین ہی تو یہ اچھا نہین اور حمل گرکر جو بچہ پیدا ہو چاہیے کہ نام رکھین
اوسکا کہ روز قیامت کے زندہ ہی اوٹھیگا **ف** یہ حکم شاید اوس بچہ کا ہی کہ جس مین علامت حیات کی
پائی جاوے مانند آواز کرنے یا ہاتھ پانو ہلانے وغیر ذلک کے اور چاہیے کہ لڑکے کے پیدا ہونے
مین دو بکریان اور لڑکی کے پیدا ہونے مین ایک بکری ذبح کرے اور اسکو عقیقہ کہتے ہین اور عقیقہ کرنا
سنت ہی اور اگر ایک ہی بکری پر اکتفا کرے بیٹے کے ہونے مین تو بھی جائز ہی اور بڑی بکری عقیقہ مین
بڑے ہیں کہ سنت یون ہی ہی اور یہ بھی سنت ہی کہ بالونکی قدر سونا یا چاندی تصدق کرے
اور عقیقہ امام ابو حنیفہ کے مذہب مین سنت نہین وہ کہتے ہین کہ پہلے سنت تھا بعد اسکے منسوخ ہو گیا

آداب طلاق

آداب طلاق کے یہ ہین کہ طلاق مباح ہی لیکن مبغوض ترین مباحونکی ہی نزدیک خدا تعالیٰ کے اور چاہیے
کہ اسمین قصد عورت کی ایذا کا نہووے بغیر سبب شرعی کے کہ ایذا مومن کی حرام ہی پس چاہیے کہ
طلاق دینا وقت ضرورت کے ہو اور اسیلیے مکروہ ہی حالت حیض مین کہ اوسمین وہم جاتا ہی اسکا کہ
بسبب کراہت طبیعت کے دی ہو اور اگر بری ہووے بیوی خاوند کے مان باپ کے نزدیک از راہ شرع
کے تو چاہیے کہ طلاق دے دے اوسکو منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا میری ایک بیوی تھی مین
چاہتا تھا اوسکو اور باپ میرے عمر رضی مکروہ رکھتے تھے اوسکو اور حکم طلاق کا کرتے تھے پس مینے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا فرمایا طلاق دیدے اسی ابن عمر اور راتے معلوم ہوا کہ حق مان باپ کا
مقدم ہی اوپر رعایت خاطر عورت کے لیکن چاہیے کہ غرض فاسد درمیان مین نہو یعنی بلا وجہ شرعی
بغض رکھتے ہون اور جائز ہی طلاق اوس عورت کی کہ خاوند کو راضی نرکھتی ہو اور اوس عورت کی
کہ بدخلق ہو اور اوسکی کہ اوسکے دین مین فساد ہو اور اوسکی کہ ایذا دے خاوند کو اور چاہیے کہ ایک

طلاق دے کہ اسی قدر کافی ہی اور رجوع کرنا بہی اوسکی طرف اسمین آسان ہی اور تین طلاقین دینی
نہایت بری ہین اور برائی اوسکی جزا سے ظاہر ہی یعنے بے لیے اور خاوند کے نکاح مین نہین آسکے
اور حکمت اسمین کہ جزا اوسکی اور نکاح کرنا ہی یہہ ہی کہ تاکوئی بد ایسی حرکت نکرے اور چاہیے کہ بیچ
حالت نکاح اور طلاق کی بہید اور عیب عورت کا ظاہر نکرے کہ اسمین وعدہ عذاب کا ہی اور اگر
بے انصافی خاوند کی طرف سے ہو تو جائز ہی عورت کو کہ طلاق چاہے اور چاہیے کہ بدل خلع زیادہ
اوس چیز سے کہ مرد نے اوسکو دیا ہی نہو کہ یہہ تجارت ہی سترہوین **ف** خلع اوسکو کہتے ہین کہ عورت
طلاق چاہے خاوند سے عوض مال کے اور اوس مال کو بدل خلع کہتے ہین پس اگر مرد کی نافرمانی کے باعث
اسلیے خلع واقع ہو تو مکروہ ہی مرد کو مال لینا یعنے اس صورت مین چاہیے کہ کچہ بہی نہ لے اور اگر عورت
کی نافرمانی سے خلع ہوا تو مکروہ ہی زیادہ لینا اوس مال سے کہ مہر مین دیا ہی یہہ منتقی الابحر مین لکہا ہی
اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیے **فصل پانچوین** بیچ حقوق خاوند کے بیوی پر جاننا کہ نکاح بہی
ایک قسم بندگی سے ہی اور مرد مالک عورت کا ہی پس لازم ہی عورت پر کہ بہرحال فرمانبرداری خاوند کی
کرے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سجدہ کرے غیر خدا کو تو حکم کرتا مین
بیوی کو کہ سجدہ کرے مرد کو اور یہہ بہی فرمایا کہ جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے
راضی ہو داخل ہوگی بہشت مین آیا ہی کہ ایک مرد سفر کو گیا تہا اور بیوی کو کوٹہی پر رکہ گیا تہا اور کہہ گیا تہا
کہ اوپر سے نیچے نہ اوترنا عورت کا باپ بیمار ہوا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسنے
عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین آپ اترون یا نہ اوترون فرمایا کہ نہ اوتر کہ اطاعت خاوند کی لازم ہی پہر مر گیا
عورت کا باپ اور دفن کیا گیا پس حضرت نے اوس عورت سے کہلا بہیجا کہ بلاشبہ خدا تعالی نے بخشا
تیرے باپکو بواسطہ اطاعت کرنے تیرے کے خاوند کی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو عورت کہ پانچ وقت
کی نماز پڑہے اور روزہ ماہ رمضان کا رکہے اور اپنے ستر کو محفوظ رکہے بدکاری سے اور اطاعت
خاوند کی کرے داخل ہوگی بہشت مین پس اطاعت خاوند کو حکم بنائی مسلمانی عورت کے گنا اور یہہ بہی
مین آیا ہی کہ دوزخ مین نظر کی مینے دیکہا کہ اکثر رہنے والی وہانکی عورتین ہین پس کہا عورتون نے یہہ
کیون ہی یا رسول اللہ فرمایا بسبب برا کہنے کے خاوندونکو اور ناشکری کرنی نعمتون کی اور منقول ہی
حضرت عائشہ رض سے کہ ایک عورت آنحضرت پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ مین عورت جوان ہون چاہتی
ہون کہ خاوند کرون پس کیا ہی حق خاوند کا بیوی پر فرمایا کہ حق خاوند کا بیوی پر یہہ ہی کہ اگر عورت اور مرد
اونٹ کی پیٹہ پر ہون اور مرد چاہے کہ بیچ اوسکے اپنا کام کرے تو انکار نکرے عورت اور حق مرد کا بیوی پر

یہ ہی کہ خاوند کے گہر سے کسیکو کچھ دیوے نہین مگر برضا اوسکی اور اور حق یہ ہی کہ روزہ نفل کے مگر اوسکی رضا سے اور اگر رکہے گی بغیر اوسکی مرضی کے تو قبول نہین ہوگا اور اور حق یہ ہی کہ باہر نہ نکلی مگر باذن خاوند کے اور اگر نکلے گی بدون اذن کے تو لعنت کرینگے اوسپر فرشتے پہرنیکے وقت تلک اور سوائے انکے بہت حدیثین آئین ہین خاوندونکے حقوق مین اور جو کہ ضروری حقوق خاوند سے دو چیزین ہین ایک یہ کہ پردہ مین پوشیدہ رہے اور پارسائی رہنے کی حدیث مین آیا ہی کہ نماز عورت کی صحن گہر مین افضل ہی مسجد کی نماز سے اور نماز گہر کے کوٹھے مین بہتر ہی نماز صحن کے سے اور اور حق یہ ہی کہ طلب نکرے بیوی زیادہ حاجت سے اور پرہیز کرے اوس کمائی خاوند کے سے کہ حرام کی ہو اسیطرح تہی عادت اگلے زمانہ کی عورتونکی کہتے ہین کہ جب مرد گہر سے باہر آتا تو بیوی اور فرزند اوسکے کہتے کہ دور رکہنا اپنے تئین کسب حرام سے کہ جو کچھ ہم پہنچیگا حلال سے ہم اوسپر صبر و قناعت کرینگے اور صبر نہین رکہتے ہم آگ دوزخ پر اور چاہیے کہ مان باپ عورت کے پہلے نکاح کے اوسکو آداب خانہ داری اور خوش گذرانی کی سکہاوین کہ یہ ہی ایک حق ہی بیٹی کا مان باپ پر آیا ہی کہ ایک عورت نصیحت کرتی تہی اپنی بیٹی کو وقت نکاح کے کہ ای بیٹی میری تو باہر جاتی ہی اپنی قدیمی گہر سے اور داخل ہوتی ہی مرد بیگانہ پر اور جاتی ہی طرف ایسے مصاحب کے کہ ہرگز نہین دیکہا ہی تو نے اوسکو لازم کرنا اپنے پر اطاعت اوسکی اور رضا اوسکی اور رہنا تو اوسکے ہان مانند فرش بچہی ہوئی کے یعنی عاجز و متواضع تا ہووے وہ غلام تیرا بہت نزدیک ہونا تو اوسکے تا بعید نہووے وہ تجہسے یعنی بہت چمٹے رہنے سے نظر مین سبک ہوجاتی ہی اور بہت دور بہی نہ رہنا اوسکے تا فراموش نکرے تجکو اگر نزدیکی تیری چاہے نزدیک ہونا اور اگر دوری چاہے دور رہنا ایسی بات نہ کہنا کہ اوسکی کانین بری معلوم ہو اور ایسی چیز نکرنا کہ اوسکی آنکہہ مین بری دکہائی دے اور جو کچھ کہ چاہے وہ کرنا اور جیسا کہ چاہیے ویسے ہی رہنا اگر یہ کیا تو نے چہٹکارا پایا تو نے ورنہ ہلاک و خراب ہوگی اور یہ نصیحت جامع ہی سب آداب کے تئین احتیاج درازگی کی نہین **باب تیسرا** بیچ آداب یارانہ وغیرہ کے اور اس باب مین چار فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ بیان محبت للہ اور بغض للہ کے جان کہ الفت ثمرہ حسن خلق کا ہی اور نیک خلقی بہترین اعمال ہی ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ کیا چیز ہی بہتر دین مین کہ اللہ تعالے نے آدمی کو دی ہین فرمایا نیک خلقی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے صورت نیک اور سیرت نیک دی ہی نہین کہاتیگی اوسکو آگ دوزخ کی اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہت بہاری عمل میزان اعمال مین نیک خلقی ہوگی ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ کو فرمایا کہ لازم پکڑ اپنی اوپر

نیک خلقی کہا ابو ہریرہ نے کیا چیز ہی نیک خلقی یا رسول اللہ فرمایا کہ جو کوئی انقطاع کرے تجسے تو ملاپ کرے
اوسے اور جو کوئی ظلم کرے تجپہ عفو کرے تو اوسے اور جو کوئی محروم کرے تجکو دیوے تو اوسکو
اور جب نیک خلقی بہترین اعمال ہوئی تو ثمرہ اوسکا کہ محبت والفت ہی وہ بہی بہتر ہوئی سب چیزوں سے
خصوصًا وہ محبت والفت کہ بسبب دین وتقوی کے ہووے اور بیچ فضیلت حب للہ کے حدیثین بہت
آئی ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے جسکے بہلائی کا ارادہ کیا ہی دیتا ہی اوسکو
دوست اچہا کہ اگر فراموش کرتا ہی یہہ خدا کو تو یاد دلا دیتا ہی وہ اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی خدا کو تو مدد
کرتا ہی اوسکی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرتا ہی کسی سے للہ اوسکی تئین بہشت میں
ایسا درجہ ملتا ہی کہ کسی عمل سے وہ درجہ پا نہین سکتا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ روز قیامت کے گرد
عرش کے کرسیان رکہین ہونگی اور اونپر کتنی ایک لوگ بیٹہے ہونگے کہ منہ اونکے مانند چودہوین رات کے
چاند کے ہونگے اور لباس اونکے نورانی ہونگے اور اور سب لوگ خوف وہراس مین ہونگے اور اونکو
کسی چیز کا ڈر نہین ہوگا اور یہہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی حقمین فرمایا ہی اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی آگاہ ہو دوست اللہ کے نہین ڈر ہوگا اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے
صحابہ نے پوچہا کہ کون لوگ ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ دوستی رکہتے ہین آپسمین اللہ کے لیے
اور بیٹہتے ہین آپسمین اللہ کے لیے اور آپسمین ملاقات کرتے ہین اللہ کے لیے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ سات
طرحکے لوگ ہین کہ روز قیامت کے اونکو حق تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکہیگا اور اوس روز نہین سایہ
ہوگا مگر سایہ اللہ کا ایک اول امام عادل ہی دوسرا جوان صالح کہ ساتہہ صلاحیت کے نشو ونما پایا ہو اور
تیسرا وہ کہ دل اوسکا مسجد ہی مین لگا رہتا ہی اور چوتہی وہ کہ اللہ ہی کے لیے دوستی رکہتا ہو اور پانچوین
وہ کہ رویا ہو یاد خدا پر اور چہٹے وہ کہ بلایا اوسکے تئین عورت صاحب جمال نے پس ڈرا وہ اللہ سے اور پار سالی
اور ساتوان وہ شخص کہ تصدق کرتا ہی ایسا پوشیدہ کہ دائین ہاتہہ سے دیتا ہی تو بائین ہاتہہ کو خبر نہین ہوتی
صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور منقول ہی کہ حق تعالی نے وحی بہیجی ایک پیغمبر کو کہ زہد تیرا دنیا مین واسطی راحت تیرکی ہی
اور انقطاع تیرا سب سے اور رجوع کرنا میری طرف واسطی عزت تیرکی ہی ولیکن خاص میرے لیے یہہ ہی کہ دشمن
رکہے تو میرے دشمنونکو اور دوست رکہے میرے دوستونکو یعنی یہہ بات خاص اللہ ہی کی محبت مین
حاصل ہوتی ہی آپسمین اپنے حظ نفس کو دخل نہین ہوتا اور حدیث مین آیا ہی کہ دعا کی حضرت نے
خداوندا مت رکہہ فاسق کا مجہپر احسان اور نہ محبت دے مجکو اوسکی اور آیا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی
حضرت عیسی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ اگر تو عبادت کرے مجکو برابر عبادت آسمان وزمین والونکی

اور حب لله اور بغض لله نکرے تو وہ عبادت کچھ کام نہین آنیکی ف یعنے اللہ کی خوشی کے لیے اچھے
لوگونسے محبت رکہے اور بُرونسے بغض و دشمنی پس جب یہہ بات جسمین ہوگی اوسنے سب کچھ ہوسکیگا
اسلیے اسکو ایسا فرمایا کیونکہ اچھے کی محبت ہوگی تو اونکی پیروی کریگا اور بُرون سے بغض ہوگا تو بُری
باتونسے بچیگا اور جہاد بھی کریگا اور بری ہوگا خصلت منافقون سے اور حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی نے
ایک فرشتہ پیدا کیا ہی کہ آدہا آگ کا ہی اور آدہا برف کا دعا اوسکی یہہ ہی کہ یا الٰہی جیسا کہ پیوند دیا تونے
اپنی قدرت سے درمیان آگ و برف کے ایسے ہی پیوند دی ساتھ رحمت اپنی کے اپنے بندون صالحین
کے دلونمین اور حدیث مین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت حب للہ کی بہت آئی ہی اور حب للہ یہہ ہی کہ محبت
تیری کسی سے بسبب دین اور تقوی کے ہو اور بسبب اسکے کہ وہ مدد کریگا دین کی بات مین اور محبت
تیری اوسنے وسیلہ آخرت کا ہو نہ منحصر دنیا ہی مین پس اگر محبت شاگرد کی اوستاد سے اس سبب سے ہی
کہ اوسکے علم سے حاصل کرونگا فایدہ دنیا کا تو حب للہ نہین ہی اور محبت تیری اپنے احسان کرنے والے
سے کہ حاجت ضروری اوسنے نکلتی ہی اور مددگار عبادت پر اور فراغ دلی پر ہی محبت للہ ہوگی بلکہ
محبت تیری اوس بیوی سے کہ ہونا اوسکا سبب فراغ خاطر اور محافظت اور حضور عبادت کا ہی واسطے
خدا کے ہی اور اعلی مرتبہ اور حب للہ کا یہہ ہی کہ منظور اوسمین وسیلہ نہین ہی نہ دنیا اور نہ آخرت اور یہہ
اعلی مرتبہ ہی کہ ممکن نہین ہی دعوی اوسکا ہر کسیکو اور اسیطرح بغض للہ یہہ ہی کہ دشمنی تیری کسیسی ہو
بسبب گناہ اور مخالفت کرنے اوسکے امر حق مین اور بر تفاوت مراتب گناہ کے یعنے بعض کافر
و مشرک سے اشد ہو اور اسیطرح بدعتی سے کہ جو لوگونکو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور باعث ہوتا ہی
پس چاہیے کہ اوسکو سلام نکرے اور اوسکی تعظیم نکرے اور جواب سلام کا ندے اور منکر اور مخالف
اوسکا ہووے اور اوسنے نرمی اور سستی نکرے اور طریقہ زجر و توبیخ کا نچھوڑے لیکن بدعتی جاہل
اور وہ بدعتی کہ سبب لوگونکی گمراہی کا نہین ہی پس طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ ساتھ نرمی کے اوسنے پیش آوے
تو شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے اور ترک ملاقات نکرے اوسنے اور اور گنہگار کہ تارک واجب کا ہی
یا مرتکب افعال حرام کا اوسکو اگر عین گناہ کے وقت مین دیکھے تو منع کرے کہ منع کرنا بری چیز سے
واجب ہی بحسب تفاوت مراتب اوسکے اور اگر گناہ کر چکا ہی تو اوسکی کئی صورتین ہین کہ اگر عادت
نہین پکڑی ہی گناہ کی اور توبہ کر ڈالی تو خیر اچھا ہوا اور اگر عادت پکڑی اور اصرار کیا گناہ پر تو نصیحت
کرے اگر جانے کہ نفع کریگی اوسکو نصیحت اور اگر جانے کہ نصیحت نہین نفع کریگی اور زجر و شدت
نفع کریگی تو وہ بھی کرے اور اعراض کرے اور جو چیز کہ باعث اور مددگار ہی اوسکے گناہ مین وہ

ندے یعنے مثلاً رشوت وغیرہ یا جنگی محصل اور تعزیہ داری وغیرہ ہا کے لیے دنیا ممد و باعث ہی انکے گناہ کا
ندینا چاہیے اور جو کچھ کہ مدد کرنیوالا نہین ہی گناہ مین یعنے مثلاً کپڑہ وغیرہ دیدینا یا روٹی کھلا دینی اگر
بسبب اسلام اوسکے دیوے تو مضایقہ نہین اور اگر خیانت اوسکے خاص تیرے حق مین ہو تو اول
یہہ ہی کہ عفو اہی تو کہ یہہ مرتبہ صدیقونکا ہی اور یہہ بیچ ابتدا یارانہ اور بہائی چارے کے ہی اور اگر حق یارانہ
پہلے کا ہو اور بعد اوسکے گناہ کرے تو اوسمین دو طریق ہین مذہب بعضونکا عفو اور پردہ پوشی ہی اور
طریق بعضونکا انقطاع اور ترک ملاقات ہی اور مدار اسکا نیتون پر ہی یعنے فریق اول کو نیت یہہ
ہوتی ہی کہ ملتے رہین سے کے تو اوسکو سمجھا دینگے اور فریق ثانی کی نیت مین یہہ ہی کہ وہ لائق ملاقات کے
نہ رہا کہ مخالف محبوب کا مخالف ہوا ہی امام احمد حنبل نے ترک کیا یارانہ یحیی بن معین کا اتنی ہی بات پر
کہ کہا اونہون نے کہ مین سوال نہین کرتا ہون کسی سے لیکن اگر بادشاہ بطریق تحفہ کے کچھ بہیجے تو قبول
کرونگا مین اور ایسی ہی ترک کیا یارانہ حارث محاسبی کا بسبب تصنیف کرنے اونکے رد معتزلہ کو اور
کہا کہ کیا نہین ہی کہ تو اول اونکے شبہہ لکہتا ہی بعد اوسکے اونکو رد کرتا ہی اور ایسی ہی ایک اپنے
یار سے ترک ملاقات کی بسبب تاویل کرنے اونکے اس حدیث مین اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ف
لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر اور مراد صورت سے یہان
صفت ہی یعنے اپنی صفت پر پیدا کیا پس امام احمد کو تاویل اوسکے ناگوار گذری وہ کہتے سنے کہ معنے
اسکے لفظی کہو اور حوالہ جاننے مراد کا اللہ تعالی پر کرو اور یہہ امر ہی کہ مختلف ہوتی ہی نیت اسمین
بعضونکو مقصود شدت اور انکار سے یہہ ہوتا ہی کہ سبب گمراہی عوام کا نہو اور بعضونکو بسبب نہایت دوستی کے
کہنے والے سے شدت و انکار ہوتا ہی اور بعضونکو خوف ہوتا ہی اسکا کہ مبادا ضرر کرے صحبت
اوسکی اور بعضونکی نظر پڑتی ہی اوپر خلق کے اور عاجز ہونے اونکے بیچ دست قدرت خدائی کے
اور وجہہ جباری اللہ تعالی کے اس سبب سے وہ غصہ ہوتے ہین کہ یہہ عاجز ہو کر ایسے مالک جبار کی
نافرمانی کرتے ہین اور یہہ نظر مذکور کبہی بسبب تساہل اور مداہنت کے بہی ہوتی ہی کہ بعضے لوگ
یہہ سمجہتے ہین کہ یہہ بیچارے عاجز ہین اور اللہ مالک رحیم وہ انپر رحم ہی کریگا یہہ سمجہ کر دوستی کرتے ہین
بری بات کے منع کرنے سے پس یہہ اچہا نہین لیکن یہہ ایک امر ہی کہ اوسمین تحقیق و ثابت کرنا ضرور ہی اور
تکلف و تقلید اسمین خارج ہی دائرہ شرع سے یعنے فقط دیکھا دیکھی کسیکے کہ وہ لوگون پر بری بات
سے غصہ کرتا ہی مین بہی کرون یہہ نہ چاہیے بلکہ ثابت کرے اس باتکو اور نیت خالص اسمین بے کہے
بے تکلف و بے تقلید اور کسوٹی اسکی یہہ ہی کہ اگر کوئی شخص قصور کرے بیچ حق خاص اسکے اوسکو

معذور رکھے اور بد اولیا بجا ہیے وہ مقبول نہ ہو وہ کہ بیچ محافظت حقوق اہی کے کوئی دقیقہ نچھوڑے اور بیچ حقوق شرع کے اور حق غیر کے حقیقت کو ساتہہ تقلید کے بہانہ لاوے یعنی حقوق شرع بجا اور دونکے حق تلف کرتا ہی شرارت سے اور بہانہ تقلید کا کرتا ہی کہ مینے فلانیکی دیکہا دیکہی کیا ہی قسم ہی کہ یہہ فریب شیطانی ہی اور اکثر باعث کہ اوپر مداہنت اور تساہل کے بیچ امر معروف اور نہی منکر کے ہی رعایت دلونکی اور نہ ہونے وحشت اونکی کے ہی یہہ بہی فریبون شیطانی سے ہی اگر قادر ہنو اوپر تغیر اور تعزیر کے تو طریقہ اعراض اور انکار کا یعنی برے جاننے کا نچھوڑے اور جان کہ جو کچہ کہ کہا گیا بطریق اجمال کے ظاہر ہوا اوسے یہہ کہ اولے درجہ اظہار بغض مین ترک اور اعراض اور قطع کرنا نرمی اور مدد کا ہی لیکن جاننا چاہیے کہ یہہ ایسا امر نہین ہی کہ درجہ ظاہر عمل کے داخل ہو تحت تکلیف کے اور حکم کیا جاوے ساتہہ واجب ہونے اوسکیے سب لوگون پر مثل اور واجبات کے اسلیے کہ شراب خوار اور مرتکب بدکاری کے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے بہی تہے لیکن اونکو بالکل چہوڑ نہ دیتے تہے بلکہ حال اونکا متفاوت تہا کہ بعضون پر تشدد کرتے تہے اور بعضونسے اظہار بغض و عداوت اور بعضونے اصلا تعرض بہی نکرتے تہے اور بعضون پر رحمت و شفقت سے نظر کرتے تہے اور دوری نہین کرتے تہے انسے پس یہہ دقیقے دین کے ہین کہ مختلف ہین اونمین احوال سالکان طریقت کے اور عمل ہر ایک کا اوسمین موافق حال اور وقت اوسکیے ہی یعنی جن پر قدرت رکہتے تہے تشدد کرتے اور اگر قدرت نہ رکہتے اونسے بغض و عداوت ظاہر کرتے اور جنسے خوف ضرر ہوتا اونکے طرف سے بیان بہی کرتے اور جو کہ غریب ہوتے اور توقع انکے اسلام کی ہوتی اوپر رحم و شفقت کرنے اور نہایت کار اوسمین کراہیت اور استحباب ہی مانند تمام فضائل اعمال کے نہ حرمت و وجوب یعنی بدونسے بغض وغیرہ نہ رکہنا مکروہ ہی نہ حرام اور رکہنا بغض وغیرہ کا انسے مستحب ہی نہ واجب اور بیچ حق ایسے امور کے واقع ہی اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی ثمرہ اور جزا اعمال موقوف نیت پر ہی اسلیے کہ کبہی ہوتا ہی کہ بیچ نظر رحمت کرنے کے اور نرمی کرنیکے طریقہ تواضع اور خلق کا رعایت کیا جاتا ہی اور بیچ تنبیہ اور اعراض کرنیکے شیوہ تکبر و سختی کا لحاظ کیا جاتا ہی اور حاکم و مفتی ان امور مین دل ہی پس طالب صادق کو چاہیے کہ ہر چیز مین کہ موافق طبیعت اور خواہش نفسانیکے ہو خلاف اوسکی کرے اسلیے کہ جیسیکہ بیچ اعراض و انکار کے مقصود سختی اور عجب اور اظہار صلاح کا ہو ایسی ہی متصور ہی کہ نرمی اور رحم مین بہی مداہنت اور دل جوئی واسطے پہنچنے کے ایک غرض کو غرضون دنیا سے کہ مال ہی اور جاہ اور شہرت ساتہہ حلم و تواضع کے اور بقصد اجتماع لوگونکا اور تعریف کرنے اونکیکا اور مانند انکیکے مخفی نہین ہی یہہ اوس کسی پر کہ تلاش کرنے والا احوال اپنے کا ہو اور حکایتین مشائخ کی بیچ زجر اور اعراض اور نرمی اور عفو کے بہت ہین اور اختلاف

اعمال انکے کا بحسب اختلاف احوال کے ہی یعنی کوئی زجر کرتا تہا اور کوئی نہ کرتا تہا پس یہہ بحسب اختلاف حالتون کے تہا جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی **فصل دوسری** بیچ بیان اون صفتون کے کہ شرط ہین بیچ اختیار کرنے صحبت کے جان کہ اکثر یون ہی کہ کرنا یارانہ کا واسطے کسی غرض او ر فائدہ ہوتا ہی اگرچہ یہہ بہی متصور ہی کہ بسبب بزی اتفاق اور موافقت طبیعت اور جنسیت کے ہو اور چونکہ اس قسم مین اختیار کو دخل نہین ہی جگہ ثواب یا سبب عذاب کی نہین ہوئیگی پس اکثر یہہ ہی کہ یارانہ واسطے فائدہ کے ہو اور فائدہ منحصر ہی بیچ دینی اور دنیاوی کے مراد دنیاوی سے یہہ ہی کہ موقوف ہو اوپر زندگانی دنیا کے اور ممد نہو اوپر حاصل ہونے فائدہ آخرت کے مانند جمع کرنے مال کے اور حاصل کرنے جاہ کے یا بڑی اُنسیت حاصل کرنیکے ساتہہ دیکہنے کے اور ہمسائگی کے اور مناسب بحال عقل کے یہہ ہی کہ غرض اوسکے یارانہ سے یہہ نہو بس چاہیے کہ غرض یارانہ سے محض حاصل کرنا فائدہ دین کا ہو مانند حاصل کرنے علم و عمل کے اور مانند حاصل کرنے اسقدر مال کے کہ کفایت کرے واسطے معیشت کے اور حاصل ہووے بسبب اوسکے فراغ خاطر اور جاتی رہی تشویش دل اور مانند مدد چاہنے کے بیچ احوال اور مصیبتونکے کہ باعث فتور اوقات اور قصور عبادتون کے ہین اور مانند خلاص ہونیکے کثرت مال سے اور قید جاہ سے کہ باعث تشویش خاطر ہی اور مانند برکت حاصل کرنیکے ساتہہ نری دعا کے کہ سبب حصول مقاصد اور مطالب کے ہی اور مانند انتظار شفاعت کے قیامت مین منقول ہی بعضے اگلے بزرگون سے کہ بہت پیدا کرو تم بہائی مسلمان جہانتک کہ ہو سکے تمسے اسلیے کہ ہر مومن کو اپنے بہائی سے امید شفاعت ہی کہ جب بخشا جاویگا بندہ شفاعت کریگا اسکے بہائی مسلمان کی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لازم پکڑو تم اپنے پر بہائی مقرر کرنا کہ بہائی کام آتی ہین دنیا اور آخرت مین کیا نہین جانتا ہی تو حال اہل دوزخ کا کہ کہینگے فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ یعنے نہین ہی ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنیوالا اور نہ یار غمخوار اور جب معلوم ہوا کہ فائدی یارانہ کے یہہ ہین تو ضرور ہوا کہ لائق یارانہ کے وہ ہوگا کہ صحبت اوسکی سبب حاصل ہونے ان فائدونکے ہو اور پہچاننا اسکا وقت تجربہ کے اور دیکہنے حال کے ظاہر ہوتا ہی لیکن کلام مجمل بیچ شرائط یارانہ کے یہہ ہی کہ یار عاقل ہو کہ احمق کی صحبت مین بہلائی نہین ہوتی اور آخر کو نوبت انقطاع اور پریشانی کی پہنچتی ہی اور نفع اوسکا ضرر ہی اور دوستی اوسکی دشمنی ہی اور اسی سبب سے کہا ہی بزرگون نے کہ دشمن دانا بہتر ہی دوست نادان سے **بیت** دشمن دانا کہ بلای جان بود ✤ بہتر ازان دوست کہ نادان بود ✤

سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ نظر کرنی احمق کے مونہہ پر گناہ ہی کہ لکھا جاتا ہی نامۂ
اعمال مین اور بعضون نے کہا ہی کہ انقطاع کرنا احمق سے وصل کرنا ہی ساتھ خدا کے اور مراد عاقل
سے وہ ہی کہ سمجھے اشیا کو موافق اونکے مقصودون کے کہ مقصود اونکا ہی اور اوسے کیا ہی
اور معلوم کرے حقیقتین طاعات کی اور حقیقت گناہونکی اور مراد ساتھ عقل کے جہان کہین کہ تعریف
کی ہی یہی ہی حدیث مین آیا ہی کہ کوئی مخلوق عقل سے زیادہ شریف نہین ہی خدا کے نزدیک
ایکبار روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کی تعریف کی لوگون نے اور مبالغہ کیا
اوسکی تعریف مین فرمایا کہ عقل اوسکی کیسی ہی عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ ہم تعریف
کرتے ہین اوسکی کوشش کرنے کی عبادت مین اور بھلائیون مین اور آپ اوسکی عقل کا حال پوچھتے ہین
فرمایا کہ احمق بسبب حماقت اپنی کے کرتا ہی وہ گناہ کہ زیادہ ہوتا ہی گناہ فاسق سے اور تفاوت
درجون عبادت کے قیامت کو موافق درجون عقلونکے ہونگے منقول ہی حضرت امیر المومنین عمر رض سے
کہ فرمایا مرد کے تئین کوئی چیز بہتر عقل سے نہین ہی کہ بتاتی ہی آدمی کو راہ سیدہی اور باز رکہتی ہی
اوسکو تمام گمراہیون سے بلا شبہہ کامل نہین ہوتا ہی ایمان آدمی کا اور مستقیم نہین ہوتا ہی دین
اوسکا مگر ساتھ کمال عقل کے منقول ہی ام المومنین حضرت عائشہ رض سے کہ پوچھا انہون نے آنحضرت
سے کہ یا رسول اللہ کس چیز سے فضیلت ہوتی ہی مرد کے تئین دنیا مین فرمایا کہ ساتھ عقل کے پھر پوچھا
عائشہ رض نے کہ آخرت مین کس چیز سے فضیلت ہوتی ہی فرمایا عقل سے کہا عائشہ رض نے کیا نہیں
ہی فضیلت ساتھ اعمال کے فرمایا ای عائشہ کوئی عمل نہین ہوتا ہی مگر بقدر عقل کے کہ جو عقل بہت رکہتا
ہی عمل بہی بہت کرتا ہی اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے عقل کی فضیلت مین بیشمار آئی ہین اور جملہ
شرائط یارانہ سے یہہ ہی کہ یار خوش خلق ہو کہ اکثر عاقل ہوتے ہین کہ اپنی عقل سے ماہیت امور کو
معلوم کرتے ہین لیکن بسبب غضب اور شہوت اور بخل اور مانند انکے متابعت خواہش نفسانی کے
کرتے ہین اور خلاف معلوم اپنے کے عمل مین لاتے ہین پس شرط حسن خلق تمام کرنے والی
شرط عقل کے ہی اور دونو شرطین حقیقت مین ایک ہین اور مقصود یہہ ہی کہ عاقل ہووے عمل
کرنیوالا مقتضای عقل پر اور اگر اکتفا اوسی شرط ثانی پر کرے تو بہی روا ہی اور اور شرائط یارانہ سے
یہہ ہی کہ نہو یار فاسق کہ مصر ہو فسق و فجور پر اور فسق عادت اوسکی ہو اور صحبت فاسق سے توقع نفع کی
نرکہنی چاہیے کیونکہ جو کوئی خدا تعالی کے حقوق ادا کرنے سے نہین ڈرتا تیرے حق سے
کیا غم رکہیگا اور فسق منافی کمال عقل کے ہی اور بعضے فاسقون سے اگرچہ کبہی نفع سرزد ہوتا ہی جیسکہ

سخاوت شراب خوار سے ولیکن ہونا ضرر کا اوسّے زیادہ ہی بہ نسبت نفع کے اور ثابت ہین ہنسا ہی
نفع اوسکا اور کبھی ہوتا ہی کہ زر دیتا ہی اور کبھی سر کاٹتا ہی اور جملہ شرائط یار لینے سے یہہ ہی ہی کہ
یار بدعتی نہو کہ اوسکی صحبت مین خوف سرایت کرنے بدعت کا اور نجاوز کرنے برائی اوسکی کا ہی
نعوذ باللہ من ذلک راہ حق یہہ ہی کہ بدعتی سے انقطاع کرے اور اوس سے یارانہ نکرے اور نہ مباحثہ
کرے اگر جانے کہ نفع نہین کرنیکا مباحثہ اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی اور جملہ شرائط یارانہ سے یہہ ہی کہ یار
حریص دنیا کا نہووے تا تو بہی حریص نہو جاوے کہ حریص دنیا دیوانہ ہی حقیقت مین اور عاقل ہی
ظاہر مین اور یہہ درد ہی بید وا کیا دوا ہو اوسکی جس صورت مین کہ عالم گرفتار ہون اسمین لیکن علماے حقیقی
کہ چلنے والے ہین راہ آخرت کے اور مقصود اونکو علم سے عمل ہی سب وہ البتہ پاک ہوتے ہین
اس بلا سے اور دوا نفع دینے والی اس بیماری حرص کی محال ہی یہہ لوگ ہین لائق صحبت کے
اگر خدا تعالی نصیب کرے والا مطالعہ کرنا اونکی کتابون ہی کا خوب ہی کہ البتہ اسکو بیچ توڑنے شورش
نفس کے تاثیر ہی یقینی اور ادنی فائدہ اسمین یہہ ہی کہ خلاصی ہوتی ہی جہل مرکب سے اور اوس زمانہ
مین جو فائدہ کہ طالب صادق کو اون بزرگونکی کتابون سے ہوتا ہی ہمنشینی شیوخ زمانہ ہمارے سے میسر
نہین ہوتا اور حاصل یہہ کہ صحبت بد اخلاق لوگونکی سے احتراز کرے کہ سلامتی اسی مین ہی اور
بیہودہ تضییع اوقات نکرے کہ عمر نفیس ہی اور اکثر ضرر آدمی کا بسبب صحبت بد کی ہی اور آخرت مین
ثمرہ اوسکا سوا ندامت کے نہین ہی سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی پرہیز کر تین شخصونکی صحبت
سے ظالمان غافل اور عالمان بی عمل اور صوفیان جاہل سے **فصل تیسری** بیچ حقوق بہائی
چارہ کے اور یارانہ کے جان کہ بہائی چارہ ایک رابطہ ہی کہ حاصل ہوا بین اتفاق سے مانند عقد
نکاح کے پس ضرور ہی اوسمین رعایت کرنی حقوق کی تا وہ باقی رہے اور جملہ حقوق بہائی چارہ سے
یہہ ہی کہ اوسکے لیے تیری مال مین کچہ حصہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حال دو
بہائیونکا مانند حال دو ہاتہونکے ہی کہ دہوتا ہی ایک دوسریکو غرض یہہ ہی کہ ہر ایک مددگار دوسرے کا
ہو اور آپسمین شریک منافع مین اور نفع پہنچانا ساتہہ مال کے تین مرتبہ پر ہی ایک یہہ کہ جسکو دینا ہی
وہ بمنزلہ خادم اور غلام تیرے کے ہووے کہ جو کچہ زیادہ تیری حاجت سے ہو اوسکو دیا کرے
اور یہہ کمترین مراتب کا ہی اگر یہہ ہی نہو تو بہائی چارہ ہی نہین اور چاہیے کہ اس مرتبہ مین انتظار
سوال کا نکرے کہ یہہ نہایت تقصیر ہی حاصل یہہ کہ جو کچہ کہ اپنی حاجت سے زائد ہو بہائی مسلمان کو
بغیر مدد اوسکی کرے اور انتظار اوسکے مانگنے کا نکرے اور مرتبہ دوسرا یہہ ہی کہ اوسکو شریک اپنا کرے تو لوگ

اپنے جانے اور مال کو آدہون آدہ بانٹ دیوے آپسمین اور یہ مرتبہ اوسط درجہ کا ہی اور واسطے
مراتب یہ ہی کہ شیوہ ایثار کا اختیار کری تو یعنے اوسکی حاجت کو مقدم رکہے اپنی حاجت پر
اور یہ رتبہ صدیقون کا ہی جیسکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے درست کرنے سامان لشکر جہاد کے
صحابہ دولتمندون سے مال طلب کیا تو سب صحابہ آدہا آدہا مال لے آئے اور آدہا آدہا اپنے گہروالون کے
لیے چہوڑ آئے اور امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر سارا مال لے آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ کیا چہوڑ آیا تو اے صدیق اپنے اہل وعیال کے لیے عرض کیا صدیق نے
کہ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يَكْفِيْ یعنی اللہ اور رسول اوسکا بس ہی پس حضرت نے اور صحابہ کو فرمایا کہ فرق
تم مین اور ابوبکر مین ایسا ہی ہی کہ جیسا اسکے فعل مین اور تمہارے فعل مین اور اسی مرتبہ مین داخل ہی
ایثار ساتہ نفس کے یعنے اور کی جانکو عزیز رکہے اپنی جان سے چنانچہ منقول ہی کہ ایک خلیفہ نے
واسطے قتل کرنے ایک جماعت صوفیہ کے حکم کیا اور اونمین شیخ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ بہی تہے
جلادنے چاہا کہ تلوار چلادے شیخ ابوالحسن آگے آئے اور کہا کہ اول مجکو مار کہ مین دوست رکہتا ہون
کہ ایثار کرون یعنی ترجیح دون اپنے بہائیونکو ساتہ زندہ رہنے کے جب یہ خبر خلیفہ کو پہنچی تو سبہونکو
چہوڑ دیا اور کہا ہی اگلے بزرگون نے کہ جب کوئی یار کہے کہ اپنے مال مین سے کچہ مجکو دے اور
وہ نکال ڈالا یوچہے کہ کتنا مال چاہتا ہی تو وہ لائق دوستی کے نہین یعنی چاہیے تہا کہ سب مال آگے
لے آتا اور آیا ہی کہ ایک اگلے بزرگون مین سے ایک یار کے پاس آیا اور کہا کہ چار ہزار درہم کی احتیاج
رکہتا ہون مجہے دیو اوسنے کہا کہ اسمین سے آدہی لیجا وہ پہرا اور کہا کہ دنیا کو اختیار کیا تو نے خدا پر تو
لائق دوستی کے نہین اور آیا ہی کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کہ ولی اللہ کے ستہے اوپر ایک مکان بہائی
مسلمان کے آئے اوسکو نہ پایا پس صندوق اوسکا طلب کیا اور جو کچہ حاجت رکہتے تہے نکالا جب
وہ شخص آیا تو ایک خادم نے اوسکے اس واقعہ کی خبر دی اوسنے کہا اگر سچ کہتا ہی تو تو تیرے تئین
واسطے خدا تعالی کے آزاد کیا مین کہ مجکو ساتہ ایسی خبر خوش کے شاد کیا تو نے اور ایک شخص ابو ہریرہ کے
پاس آیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تجسے بہائی چارہ کرون واسطے خدا کے کہا ابو ہریرہ نے کہ نہین
کر سکیگا تو کہ حقوق برادری کے مشکل ہین کہا اس شخص نے کہ کیا ہین وہ کہو تا جانون مین کہا ابوہریرہ نے
کہ کوئی چیز میرے نزدیک دنیا مین دوست زیادہ مجسے نہو پس کہا اس شخص نے کہ واللہ تئین ابہی
اس مرتبہ کو نہین پہنچا ہون اور خرچ کرنا بہائیون پر بہتر ہی تصدق کرنے سے فقیرون پر
امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اگر مین بیس درہم دون اپنے یار دنیاوی کو

تو بہتر ہی واسطے کہ تصدق کروں میں سو درہم فقیروں پر اور یہہ بہی فرمایا کہ اگر میں کہانا لاؤں کہ جمع ہوں اسپر
یار میرے تو بہتر ہی اسسے کہ آزاد کروں میں بردہ کو اور سب پر و ایثار میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی تبع
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایثار کرتے تہے یعنی ترجیح دیتے تہے اپنے صحابہ کو سب چیز دینی
اپنے پر اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ جیسیکہ غمخواری اوسکی ساتہہ مال کے کرتا ہی مدد اوسکی جانسے بہی
واجبات ہی اور بیچ حاجتوں اوسکی کے پہلے سوال کے مستعد ہو اور اسمین بہی تین مرتبہ ہین اعلی اور اوسط اور
ادنی لکہا ہی علما نے کہ جب تو پیش کی تونی حاجت اپنی کسی یار کے آگے اور سعی نکی اوسنے تیری
حاجت روائی مین تو کہہ اوسپر چار تکبیرین اور گن اوسکو مردون مین اور حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی کے لیے
ظروف ہین روی زمین پر اور وہ دل ہین اور بہترین ظرفون کا وہ ظرف ہی کہ صاف زیادہ اور سخت زیادہ
اور نرم زیادہ ہو یعنی صاف ہو گناہون سے اور سخت ہو دین مین اور نرم ہو بہائی مسلمانون پر اور قرآن شریف
مین اللہ تعالی نے بیچ وصف اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ہی رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ یعنی اصحاب
حضرت کے رحیم تہے کہ آپسمین محبت الفت رکہتے تہے اور رحم کرتے تہے اور یہہ جامع ہی غمخواری کی سب قسمونکو
یعنی رحم ہوگا تو سب حق اوس سے ادا ہونگے اور نہین تو نہین اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ ساکت ہو اوس
یار کے عیبونسے حاضر و غائب مین بلکہ تغافل اور تجاہل کرے اور رد و کد نکرے اوس چیز مین کہ کہے اور کرے
یار اور اگر اوسکو راہ مین دیکہے یا کسی کام مین پاوے تو نپوچہے کہ کہان تہا تو اور کیا کرتا تہا تو شاید کہ وہ ایسی
جگہہ گیا ہو یا ایسے کام مین ہووے کہ اوسکے ظاہر کرنے سے حجاب کرتا ہو سبب اوسکے دروغ مین پڑیگا
یعنی جہوٹہہ بول کر اور اوس بات کو کہ ساتہہ اوسکے مخصوص کیا ہی کسی اور سے نکہے اور بہید اوسکے ظاہر نکرے
اگرچہ بعد انقطاع و جدائی کے ہو کہ یہہ علامت بدباطنی کی ہی اور ظاہر کرنے عیب دوستون
اور اہل و اولاد اوسکی سے کہ جسمین ایذا اوسکو ہو دور رہے کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عیب کسیکا اوسکے منہہ پر نہین کہا آیا ہی کہ ایک شخص زعفرانی
کپڑے پہنے ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آیا بعد اوسکے جانیکے فرمایا
کہ اسکے تئین کہہ دینا کہ اگر یہہ رنگ کپڑے سے دور کرے تو بہتر ہی اور اگر کسی سے عیب
یار کا سنا ہووے تو اوسکے منہہ پر آنکر نہ کہے کہ حقیقت مین آپ عیب کرتا ہی اوسکو اور یہہ
روش اکثر اہل حسد و نفاق کی ہی اور اگر کسی سے تعریف اوسکی سنے تو اوس سے کہدے
کہ چہپانا اوسکا قبیلہ حسد کے سے ہی اور اوسکی تعریف مین زیادتی نکرے خصوصا جب کہ مبالغہ
شاید جہوٹہہ کے ہو بلکہ جب عجب یا تکبر اوسکا ہو حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ اوسکو ناگوار ہو اوس سے خاموش رہے مگر اوس

چیزمین کہ متعلق ساتہہ امر معروف ورنہی منکر کے ہو اور سکوت کرنے مین اوسنے اجازت ہو کہ سکوت
بیان شرعی اوسکو اور کراہت اوسکی حقیقت مین احسان ہی اوسکے حق مین اگرچہ ظاہر مین برے
معلوم ہو اور امر و نہی مین بہی طریقہ حلم و مہربانی کا جاری رکہے اور طریقہ بیچ باز رکہنی نفس کے
خطا پکڑنے اور عیب کرنے یار کیسے یہہ ہی کہ اپنی مین نگاہ کرے کہ کچہ عیب یا نقصان پاتا ہی
یا نہین پانا تو محال ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا قول اللہ تعالی نقل فرماتا ہی وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْٓ اِنَّ
النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ یعنے پاک نہین کرتا ہون مین اپنے نفس کو یعنے نہین کہتا ہون مین کہ نفس
میرا میل کرنے سے طرف آرزوؤنکی پاک ہی تحقیق نفس البتہ حکم کرنے والا ہی برائی کا پس جبکہ تو نہ پاک
ہوا عیب و نقصان سے تو معذور رکہہ اپنے بہائی مسلمان کو اور خیال کر کہ جیسا کہ تو بیچ دفع کرنے
اس خصلت کے عاجز ہی وہ بہی عاجز ہی اور جیسیکہ تو خدا تعالی کے حقوق مین تقصیر کرتا رہتا ہی اگر وہ
تیری حقمین قصور کرے تو کیا ہوا اور ڈہانکنا برائی کا صفات خداوندی سی ہی اسلیے دعا مین واقع ہوا ہی
یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ یعنے ای وہ ذات پاک کہ ظاہر کیا خوبی کو اور چہپایا برائی کو اور
بجملہ ظاہر کرنے خوبی کیسے اور چہپانے برائی کیسے یہہ ہی کہ حضرت خداوند سبحانہ و تعالی نے صورت
ظاہر تیری کو ایسا خوب و زیبا پیدا کیا ہی اور جو کچہ برا ہی اوسکو تیرے پیٹ مین پوشیدہ رکہتا ہی یعنے
پایخانہ و پیشاب محبوب ترین بندونکا نزدیک خدا تعالی کے وہ شخص ہی کہ متخلق ہو ساتہہ اخلاق اوسکے
یعنے اسمے مین اوسکے صفتین مثل عفو وغیرہ کے حاصل کرے اور جیسیکہ حضرت جل و علا اپنے
بندون اور مخلوق کا عیب چہپاتا ہی اور گناہون کو عفو کرتا ہی اگر تو اپنے برابر سے یا بہتر سے
یہہ معاملہ کریگا تو کیا ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ طلب کرنا ایسے مصاحب کا کہ پاک ہو سب عیبو نسے
طلب کرنا محال کا ہی اور دور کرنا اوسکے عیب کا موجب ترک مصاحبت کا ہی اسلیے کہ کوئی ایسا نہین ہی
کہ بعضے صفتین اوسمین نیک اور بعضی صفتین بری ہون نہایت کار یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی غالب ہون برائیون پر
اور یہہ چاہنا کہ اوسمین کوئی برائی نہو مشکل ہی پس نظر مسلمان منصف کی ہمیشہ نیکیون پر ہی اور یہہ باعث
محبت ہی اور نظر منافق اور بد گمانون کی ہمیشہ عیب پر ہی جیسیکہ کہا ہی کسی شاعر نے ع وَعَيْنُ
الرِّضَا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَلِيْلَةٌ + وَلٰكِنَّ عَيْنَ السُّخْطِ تُبْدِي الْمَسَاوِيَا یعنے انکہہ رضا کی عیب
سے تہکی ہوئی ہی ولیکن انکہہ غضب کی ظاہر کرتی ہی برائیون کو یعنے آدمی جس سے راضی ہوتا ہی اوسکا عیب
نہین دیکہتا اور جس پر غصہ ہوتا ہی اوسکی برائیان ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر نکالتا ہی ع نہ بیند مردم بد مین
مگر بد + ابن مبارک نے فرمایا ہی کہ مومن ہمیشہ بیچ طلب عذر کے ہی اور منافق ہمیشہ بیچ تجسس کرنے عیب کے

ہی اور فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جوانمردی یہہ ہی کہ اوپر لغزش بہائیونکے خطا نہ پکڑے تو
اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی سے پناہ پکڑو بری ہمسایہ سے کہ جب بہلائی دیکھے ڈہانک دے
اور جب برائی پاوے مشہور کرے اور جیساکہ واجب ہی کہ زبان برائیون یار کیسے روکی اسطرح لازمی
کہ دل سے بہی سکوت کرے اور سکوت دل کا یہہ ہی کہ گمان بد نہ لیجاوی کہ گمان بد غیبت دلکی ہی پس اوسکے
فعل کو جب تک کہ ہو سکے بہلائی پر حمل کرے اور اگر یقین تجکو ہو ساتہہ دیکہنے عیب اسکیکے تو حمل اوپر سہو اور
نسیان سے کرے تو اوسجکہ کہ ممکن ہو اور اگر ممکن نہو تو معذور رکہے تو جان کہ منشا گمان بد کا یا تو ساتہ
تفرس کے ہی یعنے ساتہہ پائے جانے قرینہ اور علامتونکے کہ انسے بے اختیار حقیقت اوسکے دلمین
بیٹہی ہی جیسیکہ ایک شخص کو دیکہی تو کہ ہمیشہ درپی طلب کرنے ضدر و بالانشینی کے ہوتا ہی اور اگر کوئی
اوسکو منع کرتا ہی تو لڑتا ہی اور تمام اوقات اوسکی ساتہہ ذکر کرنے اس بات کے اور طلب کرنے اسباب
اسکیکے گذرتی ہی سبنے اختیار گمان ہوتا ہی کہ یہہ متکبر ہی اور دفع اس گمان کا ساتہہ تکلف کے ممکن
نہین ہی اور جب تک ہو سکے قصور نکرے اس گمانکے دفع کرنے مین اور ایک قسم ہی کہ منشا اوسکا
بداعتقادی ہی اور یہہ ممنوع اور بری ہی ہر مسلمان کے حق مین مصاحب ہو یا غیر مصاحب حدیث مین
آیا ہی کہ حرام ہی مومن پر کہ گمان بد کرنے اپنے بہائی مسلمان پر اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ دور رکہو
اپنے تئین گمان بد سے کہ وہ ایک قسم ہی جہوٹ کی اور جو کوئی کہ بداعتقادی جو فعل کہ کیسے دیکہتا ہی
اگرچہ دو وجہ رکہتا ہو البتہ اوسکے تئین بری ہی وجہ پر حمل کرتا ہی سہ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار + نامہ
خود خواند اندر حق یار + اور باعث بدگوئی اور عیب جوئی پر اکثر حسد ہی کہ حاسد کی نظر مین سوا برائیوںکے
کچہ نہین نظر آتا اور اگر نیکی دیکہی تو مرا جاتا ہی اور بعضونکو باعث بدگوئی اور عیب جوئی کا یہہ ہوتا ہی کہ اگر
مین اظہار اعتقاد کا کرون تو مبادا مجکو برا جانین اور کم اوسے دیکہین یعنے ایک شخص اسکے نزدیک
واقع مین اچہا ہوتا ہی لیکن لحاظ مذکور سے اسکی بہلائی نہین کہتا بلکہ برا کہتا ہی اور درپی عیب
جوئی کے رہتا ہی اور یہہ ہیچ معنی اختیار نار کے ہی بسبب عار کے سبب سے آگ دوزخکو اختیار کرنا ہی
کمال نادان ہی اور بعضونکی اصل خلقت ہی بداعتقادی و بدباطنی پر ہوتی ہی اور اسکے کچہ دوا نہین اور
سینہ حاسد کا ہمیشہ کینہ اور عداوت سے بہرا رہتا ہی جب تلک کہ مجال کلام کی نہین پاتا ہی پوشیدہ
یعنے کینہ و عداوت اور علامت اوسکی یہہ ہی کہ وقت فرصت مین یعنے جہان مجال کلام کی پائی
اوسکے ظاہر کرنے سے درگذر نہین کرتا ہی حاصل یہہ کہ بیچ عفو کرنے قصور لوگونکے تصور نکرے اور
جس مجلس مین کہ بیٹہے جو کچہ سنا ہو نا سنا جانے کہ یہہ بہی امانت ہی لکہا ہی علمانے صُدُورُ الاَحرار

قبور الاسرار یعنی سینہ نیکونکے قبرین ہین بہیدونکی یعنی جیسی مردے قبرونمین پوشیدہ ہین کہ کوئی انکے حال سے واقف نہین ایسی ہی بہیدونکا حال ہی انکی سینونمین اور بعضون نے کہا ہی کہ دل احمق کا منہ مین ہی اور زبان عاقل کی دلمین یعنی احمق کے دلمین جو کچھ آتا ہی جھٹ پٹ کہہ بیٹھتا ہی اور عقلمند اپنے دل ہی مین رکھتا ہی اور بعضے اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ جب چاہی تو کسی سے دوستی کرنے تو اول غصہ اوسپر کر بعد اوسکے کسیکو اوسکے پاس بہیج کہ اوسنے تیرا حال پوچہے پس اگر اچہا کہا اوسنے یا ساکت رہا تو لائق دوستی کے ہی والا نہ دور رہ اوس سے اور چاہیے کہ ہر حال مین ثابت رہے ان امور پر کہ مذکور ہوئے آور بیچ غضب ورضا اور طمع اور خواہش نفسانی کے متغیر نہو کہ یہہ صفت بدخوئی کی ہی اور چاہیے کہ جو کچھ کہ دوست ردّ و قدح اور مناقشہ نکرے تو الگ نہو جاوے کہ یہہ بہت برا اسباب ہی واسطے کینہ کے اور موجب انقطاع اور بغض کا ہی اور یہہ مشتمل ہی اوپر تکبر اور ایذا اور برا کہنے اور حقیر جاننے اور جاہل اور احمق کہنے کے اور یہہ سب باعث عداوت و دشمنی کے ہین پس برا جاننا اور دوستی کرنی جمع نہین ہوتی اور کیونکر جمع ہون کہ انمین منافات کلی ہی لکہا ہی علما نے کہ جب کسی یار کو کہے تو انہہ پس وہ کہے کہان چلنے کے لیے اٹہون تو وہ لائق دوستی کے نہین ابو سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ میرا ایک یار تہا جب وہ مال مانگتا تہا مین تہیلی مال کی اوسکے آگے رکہہ دیتا تہا ایکروز اوسنی کہا کہ کسقدر درکار ہی اوس دن سے حلاوۃ دوستی کی کہ رکہتا تہا مین گئی یہہ تمام حقوق یارانہ کے اوس قبیل سے تہی کہ متعلق ساتہہ سکوت کے ہین اور بعضے حقوق یارانہ کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ کلام کرنیکے اسلیے کہ جیسیکہ بہائی چارا تقاضا کرتا ہی سکوت کرنیکو عیبون سے ایسا ہی تقاضا کرتا ہی بہلائیونکے بیان کرنیکو اسلیے کہ جو کوئی کہ ہمیشہ سکوت مین ہوتا ہی بیچ حکم مُردے کے ہی اور غرض سکوت سے بچنا ایذا اور بیفائدہ بات سے ہی اور غرض بہائی چارہ سے بڑا دور کرنا ایذا ہی کا نہین ہی بلکہ پہنچانا منفعت کا بہی ہی پس جو کچھ کہ متعلق ہی ساتہہ خبرگیری احوال کے اور راضی کرنے دلکے اوس سے سکوت نکرے کہ سکوت یہان بمنزلہ کلام کرنے بُرے کے ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ باعث زیادتی محبت کا ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکہے تم مین سے اپنی بہائیکو پس چاہیے کہ اوسکو خبر دیوے اسلیے کہ محبت طبعی ہی پس خبر دینا محبت کا باعث زیادتی محبت ہوگا اور اسی قبیل سے ہی یہہ کہ اوسکو غائبانہ اور سامنے ساتہہ اسیے نام کے ذکر کرے کہ وہ اوس نام کو دوست رکہتا ہو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ تین چیزین باعث زیادتی محبت کی ہین سلام علیک اول کرنی اور مجلس مین جگہہ دینی اور اوسکو ساتہہ بہترین نامونکے ذکر کرنا اور اسی قبیل سے یہہ ہی کہ تعریف کرے قرار سکی اور ان خوبیونکی کہ جانتا ہی تو خصوصاً اوس شخص کے آگے

کہ دوست رکہتا ہی وہ کہ اوسکی آگے تعریف اوسکی کیجاوے کہ یہہ بڑا سبب ہی زیادتی محبت کا اور ایسیہی
تعریف کرنی اوسکی اہل و اولاد کی اور اوسکی صفت کی اور اوسکی فعل و خلق کی اور اوسکی ہیأت اور لکہنے
اور شعر اور تصنیف کرنیکی اور اور تمام اون چیزونکی کہ خوش ہووی وہ تعریف کرنے اونکیسے ولیکن چاہیے
کہ اسجگہہ آمیزش ریا اور جہوٹ کی نہو بلکہ جو کچہہ کہ لائق تعریف کرنیکے ہو تعریف کرے **ف** مراد تعریف
کرنے سے تعریف کرنی غائبانہ ہی اسلیے کہ سامنے تعریف کرنی منع ہی آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسیکی تعریف کی اوسکی منہہ پر حضرت نے فرمایا واے تجکو کاٹی تونے گردن
بہائی اپنے کی تین بار فرمایا یہہ استہے اور یہہ منع اسلیے ہی کہ باعث عجب و تکبر کا ہوتا ہی اور فتاوی
عالمگیری مین لکہا ہی کہ تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے
منہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ منع کیا گیا ہی اوس سے اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن
جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچے گی پس یہہ بہی ممنوع ہی اور تیسرے یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی
غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہوا اوسکے پہنچنے نہ پہنچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتہ اوس چیز کے
کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہین استہے پس مراد حضرت شیخ کی تعریف کرنے سے تعریف
کرنی تیسری قسم کی ہی اگرچہ وہ سن لے اور خوش ہو لیکن اسوقت تعریف کرنیکے یہہ خیال نہو واللہ اعلم
بالصواب اور اسی قبیلہ سے ہی یہہ کہ جب کسی سے غیبت اور مذمت اوسکی سنے صریحاً یا اشارۃً حمایت
اور رعایت اوسکی کر کر حق یاری کا بجا لاوے کہ سکوت یہان شیوۂ محبت سے دور ہی اور اگر خوف شر
و فساد کا ہو تو خاموش رہے تو ولیکن چاہیے کہ راضی نہو ویتو اور اگر اوس مجلس سے باہر نکل سکے
تو بہتر ہی حاصل یہہ کہ یار کو ہمیشہ پیش نظر رکہے تو بلکہ اوسکو مثل اپنے جانے اور مدار تمام حقوق آداب کا
اسی پر ہی حدیث مین آیا ہی کہ تمام نہین ہوتا ایمان ایک کا تم مین سے جبتک کہ دوست نرکہے اپنے
بہائی مسلمان کے سیے اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی اپنے سیے اور اسی قبیلہ سے ہی نصیحت کرنی اون چیزونمین
کہ متعلق ہی اسکے دین کی اور نافع ہی امور دنیا مین کہ احتیاج اچہی بات سیکہنے کی زیادہ ہی احتیاج مال سے
اور طریقہ نصیحت کا یہہ ہی کہ آگاہ کریتو اوسکو اوپر فوائد فعل کے اور آفتون اوسکیکے اور فعل کی آفتونسے
ڈراویتو اور اوسکے فائدون پر مطلع کریتو تاکہ وہ متنبہ ہووے اور نصیحت یہہ ہی کہ خلوت مین کریتو
کہ جہان کوئی اور نہو کہ اوسکے عیب پر مطلع ہوا اور برملا کہنے تو اور لوگون پر ظاہر نکرے تو
کہ یہہ فضیحت کرنی ہی نہ نصیحت اور ایسا ہی طریقہ تہا اگلے علما کا کتاب وعظ اخوان مین لکہا ہی
کہ ایک بزرگ سے لوگون نے کہا کہ آیا دوست رکہتے ہو تم اوسکو کہ خبر کرے تمہارے بہت عیب تک

کہا اونہون نے کہ ہان اگر محض واسطے خدا کے کرے کہا لوگون نے کہ وہ کیونکر ہی کہا کہ نصیحت کرے تنہا نہ نصیحت کرے برملا اور فرق درمیان توبیخ اور نصیحت کرنیکے ساتھہ اظہار اور پوشیدہ کرنیکے ہی یعنے اگر ظاہر کیا سمجہانیکو توبیخ کہین گے اور اگر پوشیدہ کیا نصیحت کہین گے جیسیکہ فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے ساتہہ غرض کے ہی کہ باعث ہی تغافل پر اگر غرض چشم پوشی اور تغافل سے اصلاح دین اپنے کی اور اصلاح دین بہائی مسلمان کی ہی تو وہ مدارات ہی اور شیوہ دینداروںکا اور اگر باعث اوسپر حظ نفس اور حاصل کرنا خواہشون نفس کا ہی تو وہ مداہنت ہی اور چڑنا نصیحت سے بسبب محض حمق اور جہالت کے ہی مثال اسکی یہہ ہی کہ کوئی شخص کسیکو خبر دے کہ تیرے کپڑے مین بچہو اور سانپ چہپا ہی نکال ڈال کہ ایذا پہنچاویگا اور وہ غصہ مین آجاوے تو شک نہین ہی اسمین کہ یہہ محض اسکی حماقت سے ہی اور تمام بُری خصلتین بمنزلہ سانپ اور بچہو کے ہین کہ ارواح اور دلونکو کاٹینگی اور گور مین بصورت سانپ اور بچہو کے ہنین گی اور اطلاع عیوب پر ایک فائدہ ہی صحبت کے فائدونمین سے یعنے اچہی صحبت کا ایک یہہ بہی فائدہ ہی کہ اپنے عیبون پر آدمی مطلع ہوجاتا ہی بسبب مطلع کرنے مصاحب نیک کے اور اگر یہہ فائدی صحبت مین حاصل نہون تو گوشہ نشینی ہی بہتر ہی اور اسی سبب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ یعنے مومن آئینہ مومن کا ہی یعنے جیسے آئینہ مین عیب چہرہ کا معلوم ہوجاتا ہی ایسیہی مسلمانکو چاہیے کہ مسلمان بہائیکو اوسکے عیب پر مطلع کردیوے لیکن آئینہ کی طرح کہ کسی اور کو خبر نہو آیا ہی کہ جب سلمان فارسی صحابی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر نے اونسے پوچہا کہ آیا کوئی بات میری ایسی سنی ہی تو نے کہ مکروہ رکہتا ہو اونہون نے کہا حاشا وکلا بعد اصرار کیا حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ ضرور کہو جو کچہ کہ سنا ہو تمنے سلمان نے کہا کہ سنا ہی مینے کہ دو جوڑی رکہتا ہی تو ایک دن مین پہنتا ہی اور ایک رات مین اور کہانے پر تیرے دو سالن جمع ہوتے ہین یعنے یہہ باتین مجہے ناگوار معلوم ہوئین اونہون نے کہا کہ کچہ اور بہی عیب سنا ہی میرا سلمان نے کہا نہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ حذیفہ مرعشی نے یوسف بن اسباط کو لکہا کہ مینے سنا ہی کہ تمنے اپنا دین دو کوڑیکو بیچ ڈالا یعنے سنا ہی مینے کہ دودہ والی کے پاس گیا تو اور کہا کہ کتنی کو بیچتا ہی تو یہہ دودہ اوسنے کہا آٹہہ کوڑیکو تو نے کہا چہہ کوڑیکو دے اور وہ تجہے پہچانتا تہا اوسنی چہہ کوڑیکو دیدیا یعنے دو کوڑیونکی رعایت کروائے گویا مانگنا ہوا انکا اور یہہ نقصان ہی دین کا ہشیار ہو تا ہلاک نہووے تو اور نصیحت اوس عیب مین مفید ہی کہ وہ غافل ہوا وسے اور قدرت

[illegible]

رکہتا ہوا وسکے دفع پر اور اوس عیب مین کہ طبعی ہوا ور تابعدار نفس کا ہو نصیحت فائدہ نہین کرتی
پس اگر پوشیدہ رکہتا ہی تجسے وہ عیب تو چاہیے کہ زبان پر نہ لاوے تو اور تجاہل اور تغافل کرے تو
اور اگر ظاہر کرے نصیحت مین مبالغہ کر اور اگر یقین ہو کہ فائدہ نہین کرتا ہی نصیحت کرنا تو سکوت
اولی ہی اور طریقے صحابہ کرام کے اسمین مختلف تھے مذہب ابو درداء اور حضرت عمر اور اور بعضی
اصحاب رضی اللہ عنہم کا یہہ تہا کہ جب یقین ہو کہ نصیحت اوسکو فائدہ نہین کرتی ہی اور مُصر گناہ پر
ہی تو انقطاع اوس سے اولی ہی اسلیے کہ جب وہ رضا رضاء خدا مین نہوا تو تو اوسکی رضا مین کیونکر ہوگا
یعنے جب اوسنے اللہ تعالی کی رضامندی نکی تو تجکو بہی اوس سے راضی رہنا نچاہیے اور مذہب
ابو درداء اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم کا برخلاف اسکے تہا وہ
کہتے تھے کہ جب متغیر ہووی حال تیرے بہائیکا تو ترک اوسکو مت کر شاید کہ اصلاح پذیر ہوا ور
اسی سبب سے کہا ہی علما نے کہ اوپر لغزش قدم عالم کے گرفت نکرے کہ وہ اپہی ترک کردے گا
اور حکایتین بزرگونکی اس باب مین بہت ہین حاصل یہہ ہی کہ طریق اول اہم یعنے ضروری ہی اور
طریقہ دوسرا امہر یعنے بہتر ہی یہہ تمام بیچ اون امور کے ہی کہ متعلق ہی ساتہہ آراستگی دین یا دنیا بہائی
مسلمانکے اور جو کچہ کہ متعلق ہی ساتہہ تقصیر کرنے اوسکے تیرے حق مین تو واجب اوسمین تحمل اور عفو
اور تغافل اور تجاہل ہی ہی لیکن اگر ایسی تقصیر ہو کہ ہمیشگی اسکی باعث انقطاع کی ہو تو اوسکا ظاہر کردینا
بہتر ہی اور اولی یہہ ہی کہ کنایۃً یا رقعہ لکہہ کر مطلع کرے صریح و بالمشافہہ نکہے اور چاہیے کہ بہر حال غرض
تیرنے یارانہ اور بہائی چارے سے نفع پہنچانا اور رعایت کرنی یا نفع لینا ہو باوجود اسکے کہ تیرے
حق مین تقصیر واقع ہو ابو علی رباطی کہ اولیا مین سے ہین کہتے ہین کہ مین چاہتا تہا کہ ساتہہ عبد اللہ
رازی کے کہ وہ بہی اولیا مین سے تھے یارانہ اور ارتباط پیدا کرون اور وہ ارادہ سفر کا رکہتے
تھے پس کہا عبد اللہ نے کہ اے ابو علی تو امیر بنے گا یا مین میننے کہا کہ تم ہی ہو کہا عبد اللہ نے
چاہیے کہ بہر حال تابع اور مطیع میرا رہے تو اور جو کچہ کہ کہو مین وہی کرنا پس باہر نکلے ہم اتفاقاً ایک
رات مینہ برسا عبد اللہ نے ایک چادر لی اور مجکو اور اسباب کو اسکے اندر لیلیا اور تمام شب میرے
سر پر تانے ہوئے کہڑے رہے میننے کہا کہ تہوڑی دیر مجکو بہی دیجیے کہ خدمت کرون مین کہا عبد اللہ نے
کہ میننے نہ کہا تہا کہ میری اطاعت لازم رکہنا اور مجکو امیر اپنا جاننا یعنے یہہ بہی اطاعت مین داخل ہی
کہ جو کچہ مین کرون اسمین چون وچرا نکر اور اقتضا میری سرداریکا یہی ہی کہ جو مین کرتا ہون آور جملہ
حقوق یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ دعا کرنی اسکے لیے حالت زندگانی اور موت مین لازم سمجہے تو اور جیسا کہ

اپنے لیے اور اپنے اہل کے لیے دعا کرنیوالی ہی اپنے بھائی مسلمان کے لیے دعا کرنیوالی نیت
مین دعا کرنی اسکے لیے رجوع تیری طرف کرتی ہی یعنی تجکو بہی اوس سے فائدہ ہوتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی
کہ جو کوئی دعا کرتا ہی اپنے بہائی مسلمان کے لیے غائبانہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ اول تجہی سے ابتدا
کرتا ہون یعنے اول تیری مراد بر لاؤنگا پہر اوسکی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ دعا مسلمانکی اپنے
بہائی مسلمانکے لیے غائبانہ رد نہین کیجاتی ہی یعنی قبول ہوتی ہی ف اور ایک حدیث مین آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مرد مسلمانکی اپنے بہائی مسلمانکے لیے غائبانہ قبول کیجاتی ہی
اور دعا کرنیوالیکے سر کے پاس فرشتہ ہوتا ہی کہ وہ متعین ہی دعا پر جب یہہ دعا کرتا ہی اپنے بہائی
کے لیے بہلائیکی کہتا ہی وہ فرشتہ کہ متعین ہی اسپر آمین ولک بمثل یعنی یا اللہ قبول کر اور تیرے
لیے ہی مثل اسکے ہو یعنے وہ فرشتہ دعا کرنیوالیکی طرف خطاب کر کر یہہ کہتا ہی اور ایک روایت
مین آیا ہی دو مثل اوسکے ہو یہہ حدیث صحیح مسلم مین ہی حاصل یہہ کہ فرشتہ اسکے لیے دعا کرتا ہی اب
دیکہا چاہیے کہ کیا فضیلت ہی کسیکے لیے غائبانہ دعا کرنیکی کہ فرشتہ اسکے لیے دعا کرتا ہی ابو دردا
صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون اپنی سجدہ مین ستر آدمیونکے لیے اپنے یارونمین سے
نام بنام اور بعضے سلف سے منقول ہی کہ دعا کرنی مُردونکے لیے مانند تحفہ کے ہی زندونکے لیے
اور جو کوئی دعا کرتا ہی مُردیکے لیے فرشتے اوس دعا کو نور کے طباقون پر رکہہ کر آگے میت کے
لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ تحفہ ہی تیرے لیے تیری بہائی کی طرف سے پس خوش ہوتا ہی وہ میت
جیسا کہ خوش ہوتا ہی زندہ تحفہ سے اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ ساتہہ یار کے وفا اور انجام
رکہے تو اور معنی وفا کے یہہ ہین کہ ہمیشہ محبت پر ثابت رہے اور بعد اسکے مرنیکے اسکے لیے دعای خیر کرتیو
اور ساتہہ اولاد و متعلقون اسکیکے احسان دینکے کرتیو کہ محبت واسطی آخرت کے ہی پس اگر پہلے موت کے
منقطع ہو جاوے تو بیفائدہ ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک بڑہیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئی حضرت نے توقیر و خاطرداری اوسکی کی اور احوال پرسی کی صحابہ نے پوچہا کہ یہہ کون ہی یا رسول اللہ
فرمایا کہ خدیجہ کے دنونمین یعنی جب وہ زندہ تہین تو یہہ آتی تہی پس اچہی معلوم ہوتی ہی یہہ مجکو کہ خدیجہ کو
یاد دلاتی ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عہد نیک ایمان سے ہی اور جملہ وفا سے ہی رعایت کرنی متعلقان
دوست کی کہ یہہ دوست کے نزدیک پسندیدہ تر ہوتی ہی بہ نسبت رعایت کرنے اسکیکے اور کمال محبت
و اتحاد کا یہہ ہی کہ محبت محبوب سے گذر کر پہنچے اوس حد تک کہ متعلق ہو اوسکا تا اگہ کتا اوسکا بہی نزدیک ممتاز ہو
اور کتونسے اور اسیلیے کہا ہی علمانے کہ ثمرہ محبت حق کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہیو اسیلیے کہ ہو

کو محبت خدا تعالی کی بسبب انعام و احسان اوسکے ہو اور یہ آمیزش رکہتی ہی ساتھہ غرض کے لیکن محبت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سبب سے کہ محبوب حق کے ہین ثمرہ صدق محبت کا ہی ساتھہ حق کے اور ثمرہ محبت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہی کہ محبت رکہین اونکی آل کی اور جملہ وفا سے یہہ ہی کہ کسی امر مین امور دینی
او دنیوی سے حسد آپسمین درمیان مین نہو کہ فائدہ دوست کا عین فائدہ اسکا ہی اور جملہ وفا سے
یہہ ہی کہ متغیر نہو لطف و تواضع اسکا ساتھہ بہائی کے اگرچہ نہایت جاہ و مرتبہ کو پہنچے ہرچند کہ یہہ نہایت مشکل ہی
بعضی حکما نے کہا ہی کہ جب بہائی تیرا حکومت و مرتبہ پاوے اگر آدہی محبت بہی باقی رہے اوسکی تیرے
ساتھہ تو وہ پوری ہی یعنی اسلیے کہ اس صورتمین اسقدر رعایت کرنی بہی غنیمت ہی مرتبہ کو پہنچ کر محبت پہلی کی
تو کہان باقی رہتی ہی لیکن چاہیے کہ خلاف شرع چیز مین موافقت دوست کی نکرے کہ یہہ وفا سی نہین ہی
بلکہ وفا اسکے ترک ہی مین ہی اور جملہ وفا سے یہہ ہی کہ بعد از مفارقت دوست کے بہت غمگین رہے تو
او دوستی [illegible] مین رہے اور ایکبارگی فراموش نکرے تو [illegible] منافق ہی اور جملہ وفا سے یہہ ہی
کہ بات صاحب غرض کی اوسکی حق مین نسنے خصوصاً اوس کیسکی کہ اپنے کو لباس دوستی مین ظاہر کرکر
کہی ہو اسکی بابت ہرگز قبول نکرنا اور جملہ وفا سے یہہ ہی کہ دوست کے بدخواہون سے یارانہ نرکہے تو
اور جملہ وفا سے یہہ ہی کہ دوست کی جفا پر صابر رہے تو کہ ہمیشگی محبت کی بدون اسکے مشکل ہی اسلیے
کہ صاحب محبت غرض کی ہمیشگی نہین رکہتی اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ تکلف یارونکے درمیان مین نہو اور
یہہ تکلف مین سے ہی کہ ایسی چیز کا بوجہہ اوسپر رکہے کہ اوسپر گران ہووے قسم حاجت یا مہم سے
بلکہ قصد یاری سے یہہ ہو کہ تو بوجہہ اوسکا اوٹہاوے اور خدمت کریو اور جملہ تکلف سے ہی معتقد
ہونا تواضع کا اور انتظار کرنا تعظیم کا دوست سے یعنی متوقع اور منتظر رہنا تواضع و تعظیم کا اسکی جانب سے
کہ یہہ طریق محبت سے دور ہی اور جملہ تکلف سے ہی کہ دوست سے شرم رکہے تو اون چیزونمین
کہ [illegible] خوش آوین [illegible] کہانے اور سونے اور بیٹہنے اور اوٹہنے اور تمام امور سے کہ یہہ طریق اتحاد سے
دور ہی اور حکایات سلف کی اس مقدمہ مین بہت ہین اور تکلف سبب انقطاع محبت کا ہی اور تکلف کرنیوالے سے
ہمیشگی محبت کی متصور نہین اور بے تکلفی سے ہی یہہ کہ محب پر بسبب ترک کرنے نوافل عبادت کے اعتراض نکرے بعضے
صوفی شرط کرتے تھے چار چیزونکی بعد اسکے دوستی کرتے تھے اول یہہ کہ اگر یار تمام سال یعنی سواے رمضان مبارک کے
افطار کرے تو نکہے کہ روزہ رکہہ اور اگر تمام سال یعنی سواے عیدین اور ایام تشریق کے روزہ رکہے تو نکہے کہ افطار کر دوسرے اگر
تمام شب سووے یعنی بعد نماز عشا کی تو نکہے کہ اوٹہہ [illegible] اور اگر تمام شب نماز پر بیدار رہے تو نکہے کہ سو رہ اور محبت تمام حالتونمین
یکسان رہے بعضے صحابہ نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی لعنت کرتا ہی تکلف کرنیوالونکو مطہر اہل تکلف اکثر ریاکار ہوتے ہین

اور کہا ہی علما نے کہ ظاہر کرنا زہد و ورع کا آگے بہائیونکے ریا نہین ہی کہ یہان اتحاد ہی یعنے
جہان اتحاد و سبے تکلفی ہوتی ہی تو وہان بیان کرنے اپنے افعال کیسے نمود نہین منظور
ہوتی بلکہ مقصود بیان واقع اور رغبت دلانا دوست کا ہوتا ہی اور تفصیل بیان کرنے حقوق یارانگی
اور آداب محبت کی دشوار ہی اور مجمل یہہ ہی کہ تمام حالتون مین تمام اعضا اور حواس مشغول بیچ
خدمت اور شفقت دوست کے رکھے اور ظاہر و باطن مین مخلص اور محب رہے جسکو حقتعالی نے
ازل سے مؤدب و مہذب پیدا کیا ہی بے تکلف اوسنے تمام آداب سرزد ہوتے ہین اور جسکو کہ اصل
مین بدخلق پیدا کیا ہی ہرچند تکلف کرتا ہی آداب میسر نہین ہوتے تہوڑے دیر بواسطہ ریا اور حیا
بتکلف اپنے تئین نگاہ رکہتا ہی پہر اُسے وقت مقتضای طبیعت پر چلنے لگتا ہی واللہ الموفق والمعین

فصل چوتہی بیچ بعضے آداب معیشت اور ہمنشینی کے ساتہہ اقسام خلق کے منتخب چیدہ کلام حکمایسے نصائح

جاننا چاہیے کہ سب کامون مین توسط یعنے میانہ روی محمود ہی اور کمی زیادتی دونون بری ہین باد قار
رہ بغیر تکبر کے تواضع کر بدون مذلت کے مجمعون پر کہڑا رہ یعنے جو مجمع کہ گناہ و بیفایدہ ہون جیسے
میلے تماشیکے مجمع یا بازارونکے مجمع اور جو مجمع کہ باعث ثواب ہین مانند مجمع درس و وعظ کے وہانکی
ہیٹہنکی بڑی فضیلت و بہت ثواب آیا ہی جب مجلس مین بیٹہے ہر طرف نہ دیکہے یعنے اسمین ایک بی تمیزی
اور بیہودہ چکا پن ہی اور دو زانو بیٹہہ اور جبتک ہوسکے روبقبلہ بیٹہہ کلام بہت مت کر اور بالکل خاموش
ہی مت رہ اور انگلیان مت چٹخا داڑہی اور انگوٹہی سے نہ کہیل تنکے نہ توڑ دانتونمین خلال نکر یعنے
سامنے لوگونکے کہ وہ دیکہہ کر گہن کہا وینگے ناک مین انگلی نکر بہت کہانس نہین اور تہوک نہین اور
مکہی مونہہ پر سے بہت نہ اوڑا جماہی سامنے لوگونکے نہ لے اور ہمیشہ انگڑائی نہ لیتا رہ اور ہر دم تکیہ
نہ لگا اور پاؤن دراز نکر اور کلام مقفا اور مسجع مت کر کہ علامت نمودیون اور متکبرونکی ہی اور کلام
ساتہہ ترتیب و اطمینان کے کر جو کوئی بات کرے کان رکہہ یعنے اوسکو اچہی طرح سن تعجب بہت نکر
یعنے اسلیے کہ بے تمیزی ہی اور لوگ گہبراتے ہین اِسنے اور طلب بات کے دوہرانیکی نکر ہنسی کی باتون
اور قصے کہانیون سے خاموش رہ ساتہہ بیٹہے اور شعر اور تصنیف اپنی کے اور ساتہہ اوس چیز کے کہ مخصوص
ہی ساتہہ اپنے عجب نکر عجب کہتے ہین پہولنے اور خوش ہونیکو آپنے تئین مانند عورتون کے
آراستہ نکر اور مانند غلامونکے خوار ہی نرکہہ حاجتونمین الحاح یعنے مبالغہ نکر ظلم پر دلیر مت رہ
اور اور کسیکو بہی ظلم پر دلیر نکر اپنی اہل و اولاد کو خصوصًا اجنبی کو مقدار مال پر مطلع نکر اسلیے کہ اگر
کم ہی تو اہانت کرینگے اور اگر بہت ہی تو ناراض ہونگے یعنے از راہ حسد کے سختی بہت مت کر

اور نرمی بہی حد سے زیادہ نکر لونڈی اور غلاموں سے ٹہٹہا نکر کہ وقار تیرا جاتا رہیگا جلدی نکر یعنے امور مین
جو کچہ کہے سوچ کر کہہ دشمنی مین باوقار رہ اشارت ہاتہہ سے بہت نکر یعنے جیسے عادت ہی بعضے بہ تمیزونکی
کہ ہاتہہ بجا بجا کر بات کرتے ہین بادشاہونکے نزدیک نہو اور اگر ہووی بہی تو ہشیار رہ لیکے قرب پر
مغرور نہو انکے انقلاب یعنے الٹ بلٹ کر ڈالنے سے نڈر نرہ اور مخالف اونکے نکہہ اور انکے
اہل و اولاد کی بات مین دخل ندے اور کسیکی اولاد کو اسکے سامنے برا نکہہ کہ کسیکو اہانت اپنی
اولاد کی خوش نہین آتی ہی اور اگرچہ وہ آپ بہی کہے تو تو موافقت اوسکی نکر اور دوستی نعمت
کیسے دور رہ اور مال کو بہتر آبرو سے نکر یعنے جیسے عادت ہوتی ہی طامعونکی کہ آبرو کہو کر مال
کماتے ہین اور جب مجلس مین آوے پہلے السلام علیک کہے اور جہان کہ جگہہ پاوے
بیٹہہ جا اور جسکے پاس سے بیٹہے خاص اوسی سے سلام علیک نکرے بلکہ سب سے کرے بر سر راہ
نہ بیٹہہ اور اگر بیٹہے تو چاہیے کہ نظر کو بند کرے یعنے نامحرم کو ندیکہے اور مظلوم وضعیف کی
مدد کرے اور راہ بہولے کو راہ بتاوے سلام کا جواب دے سائل کو دے اچہی بات بتاوے
اور بری بات سے منع کرے راہ مین مصاحبون سے سبقت نکر جانب قبلہ کے اور داہنی طرف
تہوک نہین بلکہ بائین طرف یا پانوں کے نیچے راہ مین اکڑتا اور اتراتا نہ چل اور آواز بلند نکر بادشاہونکے
ساتہہ ہمنشین نہو اور اگر ہووے تو غیبت نکر یعنے نہ کسی اور کی اوسکے آگے اور نہ اوسکی اور کے
آگے اور جہوٹ نہ بول اسکے آگے اور بہید اوسکا ظاہر نکر ہر وقت اوسکے آگے حاجت نہ لیجا اور
زبان آراستہ کر اور بات واضح کہہ اور مذاکرہ بادشاہونکے اخلاق کا کر اور خوش طبعی کم کر اور
اونکے غصے سے بر حذر رہ اعتماد اوپر دوستی دنیاداروںکے نکر اور اونسے بے تکلفی نکر اور بعد
کہانے کے انکے خلال نکر ردو قدح انکا نکر اور اونکے حرم یعنے ناموس مین خیانت نکر اور عوام کے
ساتہہ نہ بیٹہہ اور اگر بیٹہے بہی تو اونکی باتونمین شریک نرہ اور اونکی واہی باتون پر کان نرکہہ
اور انکی سختیونسے تغافل کر اور خوش طبعی بہت نکر کہ اوس سے آبرو جاتی ہی اور کینہ پیدا ہوتا ہے
اور دوستی جاتی رہتی ہی اور خوش طبعی فقہا کو عیب دار کرتی ہی اور حکیم کو بے اعتبار اور دلکو
مردہ کرتی ہی اور خدا سے دور کرتی ہی اور غفلت پیدا کرتی ہی اور خواری ظاہر کرتی ہے
اور جس مجلس مین کہ خوش طبعی اور لہو و لعب ہو وقت اوٹہنے کے یہہ دعا پڑہے تاکہ جو کچہ کہ اس
مجلس مین سرزد ہوا ہو عفو ہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ + ف اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہین ابو ہریرہ رض

روایت کرتے مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بیٹھے کسی مجلس مین اور بہت ہووان لغو پس کہے
پہلے اپنے اٹھنے کے یہہ دعا تو بخشا جاتا ہی جو کچھ کہ ہوتا ہی اوس مجلس مین آور ایک روایت مین منقول ہی حضرت عائشہ سے
کہ جب بیٹھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس مین یا نماز پڑھتے تو پڑھتے چند کلمات یعنی جو آگے مذکور ہونگے پس
پوچھا مینے اون کلمات کا فائدہ حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ اگر بولے اور پڑی جاوی بہلی بات یعنی ثواب کی خبر
تو ہوتی ہین یہہ کلمات چہاپ اسپر دن قیامت تک یعنے وہ بات محفوظ رہتی ہی محو و زوال سے اور اگر بری بات
بولی جاتی ہی تو ہوتے ہین یہہ کلمات کفارہ اسکا اور وہ کلمات یہہ ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ اسی اس روایت مین لفظ اشہد ان کا نہین ہی
اور یہہ دونو روایتین مشکوة شریف مین ہین **باب چوتہا** بیچ حقوق مسلمان و قرابت رحم اور ہمسایہ
اور ملک یعنی بردہ وغیرہ کے جان کہ انسان مدنی الطبع ہی یعنے محتاج ہی بیچ حاصل کرنے اسباب
زندگانی کے ساتھ اجتماع اور مخالطت کے ساتھ ہم جنس اپنے کے پس ضرور ہی سیکھنا آداب حقوق
مخالطت اور ہمسایگی کا اور ادب بقدر حق کے ہی یعنی جیسا حق ہوگا ویسا ہی اوسکا ادب ہوگا اور حق بقدر
رابطہ کے ہی اور عام ترین رابطونکا رابطہ اسلام کا ہی کہ سب مسلمان شریک ہین اسمین بعد اسکے رابطہ
معرفت کا بحسب تفاوت کے یعنی کسی سے رابطہ معرفت کا کم ہی اور کسی سے زیادہ پس نہین ہی حق
اسکا کہ خبر اسکی سنی ہی مانند حق اوسکے کہ اسکو دیکہا ہی اور اسیطرح بعد اسکے رابطہ مصاحبت کا اور درجے
اسکے بہی متفاوت ہین پس نہین ہی حق مصاحب سفر کا مانند حق مصاحب درس و مکتب کے اور اسیطرح رابطہ
ہمسایگی کا بقدر قرب کے مختلف ہوتا ہی اور بعد اسکے حق بہائی چارہ کا اور یارانہ کا ہی بعد اسکی حق قرابت کا
مراتب تفاوت کے اور حق قرابت رحم کا موکد ہی اور حق مان باپ کا موکد تر اور بیان بیان ہر ایک کا ان
حقوق مین سے کیا جاتا ہی دو فصلون مین **فصل پہلی** بیچ حقوق مسلمان کے اور جامع اکثر حقوق کا بلکہ تمام
حقوق کا یہہ ہی کہ مسلمانونکو دوست رکہے جیسکہ اپنے تئین دوست رکہتا ہی اور یہہ کمال دین داری
اور نہایت مسلمانی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حکم مسلمانون کا اتفاق مین مانند جسد کے ہی کہ اگر
ایک عضو دردناک ہو تو تمام اعضا کو قرار نہین ہوتا یعنے اسیطرح مسلمان کو چاہیے کہ دوسرے
مسلمان کی ایذا دیکہہ کر بیقرار ہو جاوے اور تدبیر اسکے دفع کی کرے سعدی بنی آدم اعضای یکدیگرند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور جملہ
حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ کسی مسلمان کو تیرے ہاتہ و زبان سے ایذا نہ پہنچے حدیث شریف
مین آیا ہی کہ بہلائی کر مسلمانون سے اور اگر بہلائی نہ کرے تو بہلا برائی تو نہ پہنچا کہ یہہ بہی

چمکانیکیون سے ہی ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو کچہ تعلیم کیجیے کہ نفع کرے مجکو فرمایا کہ دور کر مسلمانون کی راہ مین سے اوس چیز کو کہ ایذا دے اونکو جیسے پتہر کنکر یا آدمی موذی یا جانور موذی وغیر ذلک اور ثواب بہت ملیگا جواہی دور کرنے پتہر اور کانٹی اور نجاسات کا راہ مین سے اور ایذا مسلمانون کی سبے خبث شرعی بدترین اعمال کی ہی اور مراتب ایذا کے متفاوت مین اور ادنی مرتبہ اسکا یہہ ہی کہ مسلمان کی طرف اسطرح نظر کرے کہ وہ اوس نظر سے ایذا پاوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ روا نہین ہی مسلمان کو کہ اشارت کرے طرف کسی مسلمان کے ساتہہ ایسی نظر کے کہ اوسکو ایذا دے حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ ناگوار اور برا معلوم ہو اوسکو وہ ایذا ہی اور جملہ حقوق مسلمان کے سے یہہ ہی کہ تواضع کرے ساتہہ ہر مسلمان کے اور تکبر نہ کرے کہ خدا تعالی شخص متکبر کو دوست نہین رکہتا اور اگر دوسرا اوسپر تکبر کرے تو تحمل کرے اور اگر بدلہ اسکا لے تو بہی جائز ہی ولیکن ع بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا + اور بہترین بدلہ اہل تکبر کا یہہ ہی کہ انکی صحبت سے کنارہ کشی کرے نہ یہہ کہ یہہ ہی تکبر کرے اسلیئے کہ جس بات پر دوسرے کو عیب کرے آپ وہ کام ہیکو کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تواضع اور شفقت رکہتے تہے آیا ہی کہ ایک روز آپ ساتہہ جماعت صحابہ کے راہ مین چلے جاتے تہے کہ ناگہان ایک عورت سامنے آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہے ایک حاجت رکہتی ہون سو بیٹہے فرمایا کہ جہان چاہے تو بیٹہہ جا کہ مین تابع تیرا ہون پس بیٹہے آپ اور حاجت بر آری اوسکی کی ابو ہریرہ رض کہتے ہین کہ ہرگز مبارک آنحضرت کا کسی سے نہ پکڑا کہ آپ نے ہاتہہ کہینچا ہو یہان تک کہ وہ کہینچتا اور ہرگز کلام کسی سے نہ کیا مگر یہہ کہ تمام منہہ اپنا اسکی طرف پہیرتے تہے اور پہر اودہر سے منہہ پہیرتے تہے مگر کہ تمام کرتے کلام کو صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ حقوق مسلمان کے سے یہہ ہی کہ سخن چینی نکرے اور بات کسیکی کسیکو نہ پہنچاوے اور اگر کوئی مسلمان کی حق مین کچہہ کہے تو نہ سنے اور جو کوئی کہ خبر اورون کی تیرے پاس لاوے اسکے آگے کہہ کہ خبر تیری بہی اورون کے آگے لیجاویگا کہ آزمائی ہوئی یہہ بات **بیت** ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد + لاجرم عیب تو پیش دگران خواہد برد + حدیث شریف مین آیا ہی کہ سخن چین بہشت مین نہین داخل ہوگا **ف** سخن چین وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچایا کرتا ہی تا عداوت بڑہے یا حاکم کے آگے چغلیان کہایا کرتا ہی تا وہ زیر و زبر کرے اور اکثر فساد و فتنہ مسلمانون مین بسبب سخن چینی کے پیدا ہوتا ہی اور کار منافقون کا عہد ہمایون عہد آنحضرت کے مین یہی تہا اور

ترجمہ بیت بدی کا بدلہ بدی سہل ہی اگر مرد ہی تو نیکی کر اوسکے ساتہہ جس نے برائی کی ساتہہ تیرے

ایک غرض اغراض انکی مین سے نفاق مین یہہ بہی تہی کہ خبرین مسلمانون کی کافرونکو پہنچایا کرین اور
فتنہ انگیزی کرین اور سخن چینی آدمی کو خوار اور بے اعتبار کر دیتی ہے اور قبول نکرنے دلون کیسے
دور ڈالتی ہی یعنے لوگ اوسے متنفر رہتے ہین نعوذ باللہ منہا اور جملہ حقوق مسلمان کیسے یہہ ہی
کہ جب کسی مسلمان سے لڑے تو زیادہ تین روز سے بیزار نہو اور ترک ملاقات بہی نکرے حدیث
شریف مین آیا ہی کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ ترک ملاقات کرے اپنے بہائی مسلمان سے
زیادہ تین روز سے اور جب ملین تو اچہا اُنمین وہ ہی کہ پہل کرے سلام علیک کرنے مین
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی جو کوئی کہ عفو کرے مسلمان سے عفو کریگا خدا تعالی اوسے روز قیامت کے
اور اگلے انبیا علیہم الصلوۃ کے احوال مین آیا ہی کہ حق تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو
وحی بہیجی کہ یہہ تمام مرتبہ تمہارا کہ بلند کیا ہی مینے بسبب عفو کرنے تمہارے کے ہی بہائی مسلمانو سے
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ ہرگز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسبب حق
اپنے کے بدلہ نہ لیتے تہے مگر یہہ کہ اسمین ہتک حرمت دین کی ہوتی اور طریق عفو کا نہایت
آداب بزرگون کیسے ہی اور نادان و کمینون سے ہرگز عفو نہین ظاہر ہوتا کہ عفو نہایت بزرگی
اور غایت بردباری کی ہی ولیکن جانا چاہیے کہ جو کچہ کہ مشہور ہی کہ زیادہ تین روز سے
رنج نرکہے یہہ مطلق نہین ہی بلکہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ سلامتی دین و دنیا کی اسکی آشنائی کے
ترک ہی کرنے مین ہو تو اگر زیادہ مدت مذکورہ سے بلکہ تمام عمر اوسکو نہ دیکہے تو جائز ہی اور
اسیطرح منقول ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے اور بعضون نے اونمین سے ترک کیا تہا
یارانہ بعضونکا بسبب منفعت کے کہ حاصل تہی اونکو اوسمین یعنے سلامتی دین کی ولیکن نہ چاہیے
کہ بغض و کینہ بنہاد رکہین کہ یہہ جائز نہین ف یعنے جس صورت مین کہ یقین ہو دنیا کی مضرت کا
اور اوسکے لیے ترک ملاقات کرے تو کینہ نرکہے اور اگر بسبب بددینی اوسکے ترک ملاقات کی ہی
تو بغض و کینہ بہی رکہنا چاہیے کہ آنحضرت نے اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کو اسلام کی شاخون سے
فرمایا ہی اور حقوق مسلمان کیسے یہہ بہی ہی کہ احسان کری تو جسطرح کہ ہو سکے اور تمیز نکری تو درمیان
اہل و نااہل کے منقول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے
پاس آیا اور کہا کہ کچہ مال رکہتا ہون مین سوا مال زکوۃ کے اور اوسکے اہل یعنی لائق کو نہین
جانتا ہون کہ کون ہی پس کس پر تصدق کرون فرمایا کہ تصدق کر جسپر کر سکے تو خواہ اہل ہو
یا نااہل تا تجکو بہی حق تعالی دی وہ چیز کہ اہل ہی تو اوسکا اور دے وہ چیز کہ اہل نہین تو اوسکا اور

ت مین آیاہی کہ احسان کرساتہہ اہل ونا اہل سبکے اسلیے کہ اگر وہ اہل اسکا نہین ہی تو تو خود اہل ہی
یترا دینا تو ضائع نہین ہوبگا اور یہہ طریق کمال صدق وایمان کا اور ثمرہ کمال جود وعرفان کا ہی
ان کہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق اور مدد گار گناہ کا ہی تو نہ دے اوسکو اور آمین
نہین ہی کہ یہہ جملہ محبت للہ اور بغض للہ سے ہوگا اور مدار اسکا نیت پر ہی ف حاصل کلام
ت شیخ رح کا یہہ ہی کہ عدم علمی مین دینا ہر کسیکا روا ہی اور تفتیش وتمیز نکرنا اسکا قبیلہ عالی ہمتی اور
ایمان وعرفان سے ہی اور درصورتیکہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق وگناہ کا ہوگا
شرابی بھنگی کو دیگا تو وہ اور کثرت اسکی کریگا اوسکو ندینا چاہیے انتہی کلمتہ ہی مترجم
ن اس کتاب کا کہ بعضونکو یہہ نیت ہوتی ہی کہ زیادہ محتاج کو دینگے تو اوسکی بہت حاجت
ی ہوگی یا نیک کو دینگے تو قوت عبادت پر حاصل کریگا اس نیت سے تلاش کر کر اہل کو دیتا ہی
بد ہی کہ یہہ نیت اسکی بہی باعث زیادتی ثواب کی ہوگی مس پہلے کو اور باعتبار فضیلت ہولی
سکو اور باعتبار نیہ بات بہی بعضی روایتون ہی سے معلوم ہوتی ہی غرضکہ مدار نیت پر ہی
بلکہ حضرت شیخ رح نے کہا واللہ اعلم بالصواب اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ ہر کسی
ق اسکے معاملہ کرے اور لطو بد اسکے پیش آوے کہ یہہ بہی جملہ احسان اور حسن خلق سے ہی
اس اجمال کا یہہ ہی کہ جاہلون سے اظہار علم نکرنا چاہیے اور کم سمجہون نادان سے ساتہہ
ت وبیان کے پیش نہ آوے کہ یہہ سبب ایذا دینے کا ہی یعنے بسبب کم فہمی کے وہ ایذا اوٹہاوینگے
سمجہنے مین بلکہ اپنے مرتبہ سے تنزل کرے اور موافق انکے ہو کہ اسمین ترحم ومحبت کرنا ہی لیکن
ب کہ نوبت ترک دین اور نامشروع کی تک پہنچے کہ یہہ حسن خلق سے نہین ہی یعنی مثلا اوسکی بولی
ے مین ہتک اسلام کی یا بے ادبی بہ نسبت اسم مبارک اللہ تعالی کے یا آنحضرت کے وغیر ذلک
لی ہی تو موافقت اسکی نکرے اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ تمام لوگونسے کشادہ روئی سے
ی سے پیش آوے اور ترش رو نہو اور سختی نکرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ اِنَّ اللہَ
لسَّھْلَ الطَّلِقَ یعنے خدا تعالی دوست رکہتا ہی آدمی نرمی کرنے والے کشادہ رو کو اور ایک
ے صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کسپر حرام ہی آگ دوزخکی عرض
بہ نے کہ خدا تعالے اور رسول اوسکا دانا تر ہی ہمسی فرمایا کہ اوپر آدمی نرم کوئی سہل کے
ر حدیث مین آیا ہی کہ جنت مین بالا خانے ہین کہ بہت صفائی سے ظاہر انکا اندر سے اور
کا ظاہر سے معلوم ہوتا ہی ایک اعرابی نے عرض کیا کہ کسکے لیے ہونگے وہ یا رسول اللہ

فرمایا کہ اوسکے لیے کہ نرم کرے بات اور کھلا وے لوگون کو کھانا اور نماز پڑہے رات مین اوس حال مین کہ لوگ سوتے ہون یعنے نماز تہجد کی اور مسلمانکے حقوق سے یہ بہی ہی کہ وعدہ کو وفا کرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وعدہ قرض ہی اور یہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین علامت ہین منافقون کی جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنی اور امانت مین خیانت کرنی فرمایا کہ جسمین یہ تین خصلتین ہون وہ منافق ہی اگرچہ نماز و روزہ کرے اور وعدہ کو وفا کرنا کریمونکی خصلتون سے ہی اور کمینہ آدمی مین پورا کرنا وعدہ کا کم ہوتا ہی اور مسلمان کے حقوق مین سے یہ بہی ہی کہ نہ داخل ہو کسیکے گھر مین مگر بلا اذن کہ بے اذن داخل ہونے مین ایزار و تکلیف اسکی ہی اور نہایت اذن چاہنے کی تین بار تک ہی اسمین اگر اذن دے تو جاوے ورنہ پہر آوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اذن چاہنا تین بار ہی اول بار اسلیے ہی کہ چپ ہون و دنا آواز اوسکی سنین اور دوسری بار اسلیے کہ صلاح و تامل کرین کہ آنے دین یا نہ آنے دین اور تیسری بار اسلیے کہ اذن دین آنیکا یا پہیر دین اور حقوق مسلمان سے یہ بہی ہی کہ بڑہون کا ادب کرے اور چھوٹون پر رحم و شفقت حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بڑہون کا ادب ملحوظ نرکھے اور چھوٹون پر رحم نکرے تو وہ ہم مین سے نہین ہی یعنے ہمارے طریق پر نہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچون پر مہربانی و شفقت بہت رکھتے تھے اور کبہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے پہر کر آتے اور لڑکے سامنے آتے اوٹہا لیتے اونکو اور بعضون کو آگے اپنے گھوڑے پر بٹہا لیتے اور بعضون کو پیچھے اور اصحاب کو فرماتے کہ تم بہی اوٹہا لو یعنے بعضون کو اپنے ساتھ بٹہا لیتے اور بعضون کے لیے صحابہ کو حکم فرماتے کہ اوٹہا لو یعنی گھوڑون پر بٹہا لو یا گود مین اوٹہا لو اور جب اُترتے تو لڑکے آپسمین فخر کرتے کہ ہمکو صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو آگے اپنے بٹہایا اور تجکو پیچھے اور جبکہ لڑکونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے تاکہ آپ دعا کرین تو اپنی گود مین بٹہا لیتے اور کبہی کوئی لڑکا جو پیشاب کر دیتا تو آپ اوسکو اپنے گود مین سے اُتار ندیتے اور کوئی اُٹہانے لگتا تو آپ منع فرماتے پہر دعا و شفقت کرتے تا اوس لڑکیکے بڑی خوشی ہووین اور نجانین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوئی اور جب وہ چلے جاتے تو آپ کپڑا دہوتے اور اگر نیا پہل آتا تو اول لڑکون کو دیتے اور یہ سنت ہی کہ نیا پہل آوے تو اول چھوٹونکو دیوے بعد ازآن آپ کہاوے یعنے اسلیے کہ وہ خوش ہو جاتے ہین اور بیچ تعظیم و توقیر بڑہون کے حدیثین بہت آئی ہین اور تعظیم بڑہون کی سبب برخورداری اور عمر درازی کی بس یہ میسر نہین ہوتی مگر اوسکو کہ خدا تعالے نے چاہا ہی کہ عمر اوسکی دراز ہو اور برخوردار رہو اور حقوق مسلمانسے یہ بہی ہی کہ جسکی ہیأت ظاہر اور لباس اسکا دلالت کرے اسکے عالی مرتبہ ہونے پر

تو رعایت اوسکی کرے اور محافظت اوسکے مرتبہ کی کرے کہ رعایت نہ کرنی اسمین ہی پس توقیر
واحترام اشراف و اکابر کی ایسی ہو کہ جیسے شفقت اطفال و ادب بزرگون جیسے یہہ لازم ہی ویسے اوسکا بہی
لازم سمجہے اسلیے کہ رعایت ہر ایک کی لائق مرتبہ اسکیکے ہی اور اسکے خلاف مین ایذا دینی ہی
اسلیے کہ اگر آدمی معزز و مکرم کی تعظیم نکرے تو وہ ایذا پاتا ہی اور اگر مرد فقیر پر تہوڑا سا التفات کرے
تو وہ اوسمین خوش ہو جاتا ہی آیا ہی کہ آگے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہانا رکہا ہوا تہا
کہ ایک سائل آیا فرمایا کہ دیدو ٹکیا اس فقیر کو بعد اسکے ایک سوار ہی اوس راہ سے گذرا فرمایا کہ بلاؤ
اس سوار کو کہانیکے لیے لوگون نے کہا کہ یا ام المؤمنین مسکینونکو دور سے دیدیتی ہو اور اغنیا کو
اپنی سامنی بلاتی ہو فرمایا کہ حقتعالے نے ہر ایک کو مرتبہ اور منزلت دی ہی پس لازم ہی ہمیں کہ حفظ اون منازل کا کرین ہم
مسکین راضی ہی ساتہہ ایک ٹکیا کے اور طمع نہین کرتا زیادتی کی اور یہہ غنی ایذا کہینچے اگر اسکو بطریق گدا اونکے
ٹکیا دون پس خوب نہین ہی ایذا مسلمان کی اور منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
گہر کے اندر تہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع تہے ناگہان جریر بن عبد اللہ بجلی آئے
چونکہ جگہہ نپائی تو گہر کے دروازے پر بیٹہ گئے پس آنحضرت نے اپنا کپڑا لپیٹ کر اونکی طرف پہینکا کہ اسپر
بیٹہہ جا پس جریر نے لے اوس کپڑیکو آنکہون پر رکہہ لیا اور روئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرا کیا رتبہ ہی کہ آپکے
کپڑی پر بیٹہون أَكْرَمَكَ اللهُ كَمَا أَكْرَمْتَنِي پس دیکہا آنحضرت نے قوم کی طرف اور فرمایا کہ جب
آوے تمہارے پاس کوئی بزرگ کسی قوم کا تو تعظیم و توقیر کرو اوسکی اور جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آتا اور آنحضرت تکیہ پر بیٹہے ہوتے اور اوسکو گنجایش ہوتی کہ وہ بہی بیٹہے آپکے ساتہہ تو
آنحضرت تکیہ اپنے نیچے سے کہینچ کر اوسکے نیچے بچہا دیتے اور اگر وہ نہ بیٹہتا تو آپ مبالغہ کرتے یہان
تک کہ وہ بیٹہتا صلے اللہ علیہ وسلم اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ صلح کرا دے مسلمانون مین
اگر ہو سکے حدیث مین آیا ہی کہ بہترین صدقات اور حسنات اصلاح کرا دینی ہی مسلمانون مین ایکروز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ آیا خبر دون نہین تمکو اس عمل کی کہ بہتر ہی درجہ نماز اور
روزہ اور صدقہ سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا صلح کروانی درمیان مسلمانونکے
اور کئی جگہہ کہ جہوٹ بولنا جائز ہی اونمین سے ایک جگہہ یہہ بہی ہی یعنی دو مسلمانونکے
صلح کروانے مین بہی جہوٹ بولنا جائز ہی اور اسی جہت سے کہا ہی بعضے علما نے کہ دروغ
مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز **ف** کئی جگہہ جہوٹ بولنا جو جائز ہی وہ یہہ
ہین جو اس حدیث مین مذکور ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین درست

جھوٹ بولنا مگر بیچ تین چیزونکے ایک تو جھوٹ بولنا مرد کا اپنی بیوی سے تاکہ راضی کر دیوے
اوسکو یعنے مثلا بیوی سے محبت نہین رکھتا اور اوسکے خوش کرنیکے لیے کہدے کہ مین
تجھے بہت چاہتا ہون اور اسیطرح اور روایت مین بیبیکو بھی خاوند سے جھوٹ بولنا جائز
آیا ہی یعنے دونونکو اظہار محبت کرنا جائز ہی اگرچہ خلاف واقع ہو تا محبت والفت پیدا ہو
اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی مین یعنے جہاد مین مثلا کہے کہ لشکر اور چلا آتا ہی ہماری
مدد کے لیے یا دشمن سے کہے کہ دیکھنا تجکو پیچھے سے کوئی شخص مارنیکو آیا اگرچہ خلاف
واقع ہو یہہ کہنا جائز ہی اور تیسرے جھوٹ بولنا آپس کی صلح کروا دینے کے لیے یعنے مثلا
دو شخصونمین عداوت ہی اور ہر ایک سے کہتا ہی دوسریکی طرف سے کہ وہ تو تمہاری تعریف
کیا کرتا ہی اور تمسے بغض نہین رکھتا تاکہ وہ ملجاوین یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی اور ان جگہونمین
جھوٹ بولنا جائز اسلیے ہوا کہ اگر بیان واقعی کرتا ہی تو فتنہ برپا ہوتا ہی اور جھوٹ بولنے مین فتنہ فرد
ہوتا ہی اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ مسلمانونکے عیب کا پردہ پوش ہو کہ کسیکا عیب
ظاہر نکرے اگرچہ یقینا جانتا ہو اوسکے عیب کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی عیب
کسی مسلمانکا ڈھانکے حق تعالی عیب اوسکا دنیا اور آخرت مین ڈھانکتا ہی اور جبکہ خبر دی زنا کی
ماعز نے کہ بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا مین مبتلا ہوا تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر ڈھانکتا اس عیب کو تو بہتر ہوتا اور اسی پردہ پوشی کے لیے کہا ہی علمار نے کہ توبہ
گناہ پوشیدہ کی پوشیدہ کرنی چاہیے اور توبہ گناہ آشکارا کی آشکارا اور جب لازم ہوا ہر کسی پر
ڈھانکنا عیوب اپنے کا واسطے حق اسلام کے تو ڈھانکنا عیوب مسلمانونکا بھی لازم ہوگا بسبب
حق اسلام انکیکے بلکہ لازمتر ہوگا اور یہہ بھی ہی کہ گناہ کے ظاہر کرنے مین فاسد کرنا دین کا
اور ہتک حرمت شرع کی ہی اور واسطے مبالغہ پردہ پوشی ہی کے یہہ بات ٹھری کہ ثبوت زنا مین
اتنی احتیاط کی ہی کہ چار گواہونسے ثابت ہوا اور اگر ثابت نہو مدعی کو حد قذف یعنے بہتان زنا کی
ماری جاوے اور صفت غفاری اور ستاری کی خاصہ باری تعالی کا ہی **بیت** پس پردہ بیند
عملهائی بد + ہمان پردہ پوشد بآلائی خود + حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب فردا قیامت کو
حق تعالی حساب ایک بندیکا کریگا اوسکو نزدیک اپنے کریگا اور دامن ستاری مین ڈھانکے گا
اور خلق کی آنکھو سے پوشیدہ کریگا پس فرماویگا آیا جانتا ہی تو کہ فلانا گناہ کیا تھا تو نے اور فلانا
گناہ کیا تھا تو نے پس بندہ کہیگا ہان ای رب میرے کیے ہین مینے یہہ گناہ جب بندہ اقرار کریگا

تو خوف سے نزدیک ہلاکت کے پہنچیگا کہ دیکھیے کیا کریگا اللہ تعالی پس فرماویگا حق جل و علا ای بندے میرے جیسیکہ تیرے گناہونکو دنیا مین بہت ڈھکتا تہا آخرت مین بہی غفاری کرونگا یعنے بہت بخشونگا گناہ تیرے اور یہہ معاملہ مسلمانونکے ساتہہ ہوگا اور کافرونکو رسوا کریگا اور بطرف ملائکہ آواز کرینگے ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ یعنے یہہ وہ لوگ ہین کہ جہوٹ بولے اپنے پروردگار پر آگاہ ہو کہ لعنت ہی اللہ کی ظالمون پر نعوذ باللہ منہا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کان رکہے مسلمانونکی خبرون پر یعنی جیسے جاسوس تجسس خبرونکے کرتے پہرتے ہین اور اونکو خوش آوے یہہ فردا ے قیامت کو اوسکے کان مین شیشہ ڈالینگے اور ایکبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور کو لائے پس حکم فرمایا ساتہہ ہاتہہ کاٹنے اوسکے جیسا کہ حکم شریعت کا ہی چورونکے لیے اور چہرہ مبارک حضرت کا متغیر ہوا پوچہا لوگون نے کہ کیا مکروہ جانا آپ نے یا رسول اللہ اوسکے ہاتہہ کاٹنے کو فرمایا کہ مجکو قائم کرنے حدود شرع سے چارہ نہین ہی لیکن تم بیچ حق بہائی اپنے کے مددگار شیطان کے نہو اور عفو اور پردہ پوشی کیا کرو اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنے تحقیق اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نے فرمایا کہ ای وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو تم زبان سے اور نہین داخل ہوا ہی ایمان تمہارے دلونمین غیبت نکیا کرو لوگونکی اور نہ پڑو درپی گناہون انکے تا خدا تعالی درپی تمہارے گناہون کے نپڑے اور جسکے گناہونکے درپے خدا تعالی پڑیگا فضیحت کریگا اوسکو اگرچہ سو پردونمین ہوگا منقول ہی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے کان مین ایک شب ایک شخص کے گہر مین سے آواز گانیکی آئی آپ دیوار پر سے کود کر اوس گہر مین گئے ایک شخص کو دیکہا کہ شراب پی رہا ہی اور ایک عورت اوسکے سامنے بیٹہی ہی پس فرمایا حضرت عمر نے ای دشمن خدا یہہ کیا گناہ ہی کہا اوسنے ای امیر المومنین مینے اگر ایک گناہ کیا ہی تو آپنے تین چیزین کین ہین ایک تو جاسوسی کی آپنے حالانکہ قرآن مین ہی وَلَا تَجَسَّسُوْا اور دوسرے یہہ کہ آپ گہر کے پچواڑے سے آئے حالانکہ قرآن مین ہی لَیْسَ الْبِرُّ اَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُھُوْرِھَا اور تیسرے یہہ کہ بے اذن و بے سلام گہر بیگانہ مین آپ چلے آئے حالانکہ قرآن مین ہی وَلَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا پس حضرت عمر رضہ ساکت ہوئے پہر فرمایا کہ توبہ کریگا تو اگر معاف کرونمین تجکو کہا اوسنے قسم ہی اللہ کی یا امیر المومنین اگر معاف کروگے تو پہر مین گرد اس گناہ کے نہین

ہو چکا پس آپ نے معاف کیا اور باہر نکل آئے رضی اللہ عنہ اور حقوق مسلمان سے یہی کہ تہمت کی جگہون کے جانے سے پرہیز کرے تا لوگ بدگمانی مین نہ پڑین اور غیبت نکرین کہ اسمین ضرر انکی دین کا اور چونکہ یہہ سبب اسکا ہوگا یہہ بھی گناہ مین شریک ہوگا کیونکہ جو کوئی سبب گناہ کا ہوتا ہی وہ بھی اوسمین شریک ہوتا ہی چنانچہ اسی سبب سے قرآن مجید مین منع فرمایا اللہ تعالی نے بتون کے برا کہنے سے سامنے کفار کے تا وہ برا نہ کہنے لگین خدا تعالی جل جلالہ کو اس آیت مین وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ یعنے اور نہ برا کہو تم انکو کہ پکارتے ہین اونکو کفار سوائے اللہ کے یعنی بتون کو پس برا کہین گے وہ اللہ کو بڑہ کر ازراہ نادانی کے اور ایکروز آنحضرت نے فرمایا کہ کبائر سے ہی گالی دینا آدمی کا اپنے مان باپ کو عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے مان باپکو فرمایا ہان گالی دیتا ہی یہہ کسی اور کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی یہہ کسیکی مانکو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی مان کو یہہ حدیث بخاری مسلم مین ہی پس چونکہ یہہ سبب ہوا مان باپ کی گالی دینے کا گویا اسنے گالی دی اور بیچ دفع کرنے تہمت کے بسبب خوف بدگمانی لوگون کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت ساتھ ایک بیوی کے اپنی بیویون مین سے باتین کر رہے تھے اور ایک آدمی وہانسے گذرا پس حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ اے فلانے یہہ بیوی میری ہی صفیہ اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکے حق مین کسکو گمان بد ہی کہ آپ ایسا فرماتے ہین فرمایا کہ وسواس شیطان سے نڈر ہونا چاہیے کہ وہ بنی آدم کے بدن مین مانند خون کے جاری اور سرایت کیے ہوئے ہی اور حضرت عمر رضی ایک شخص پر گذرے کہ وہ سرراہ ایک عورت سے باتین کر رہا تہا پس اٹھایا حضرت عمر نے اوسپر دُرّہ اوسنے کہا یا امیر المؤمنین یہہ بیوی میری ہی فرمایا کہ کیون نہ ایسی جگہہ باتین کین تونے کہ کوئی دیکھتا نہین اور گمان بد نہ لیجاتا اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ سفارش کرے محتاجونکی اوس شخص سے کہ وہ اوسکے نزدیک کچھہ قدر و عزت رکھتا ہو اور سعی کرے بیچ حاجت روائی مسلمانونکے حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ میرے پاس لوگ حاجتونکے طلب کرنے کے لیے آتے ہین اور سوال کرتے ہین اور تم میرے پاس ہوتے ہو پس سفارش کیا کرو تو ثواب پاؤ اور فرماتے کہ مین تاخیر کرتا ہون کامونمین تا تم سفارش کرو اور ثواب اسکا پاؤ اور بادشاہونکی صحبت مین جو کچھہ فوائد ہین از انجملہ ایک یہہ بھی فائدہ ہی کہ کسیکی سفارش کر دیا کریگا کہ یہی راہ بتا دینے کا بڑا ثواب آیا ہی **ف** آیا ہی کہ جو کوئی رہنمائی کرتا ہی کسیکو اچھی بات کی تو اوسکو بھی ثواب

ویساہی ہوتاہی جیساکرنیوالیکو ہوتاہی مثلا ایک شخص نے کسی سے کسیکو کچھ دلوا دیا یا قصور کسیکا معاف
کروا دیا یا ظلم سے اور خلاف شرع باتون سے باز رکہا کسیکو تو اوسکو بہی ویساہی ثواب ہوگا جیسا
اسکے کرنیوالیکو ہوگا آور اور روایت مین آیا ہی کہ اللہ بندیکی مدد کرتا رہتاہی جبتک یہہ اپنے بہائی مسلمانکی
مدد کرتا رہتاہی اسیطرح اور بہت روایتین آئی ہین پس یہہ عجب نعمت ثواب کی ہی اور بلا مشقت حاصل
ہوتی ہی ذراسی زبان ہلا دینے مین افسوس ہی کہ اتنے لوگ ایسے غافل ہین کہ خیال ہی نہین کرتے
اسکا لیکن چاہیے کہ قصد ونیت بادشاہون کی صحبت سے یہی ہو کہ لوگون کے کام مومنین سعی کرتا
رہونگا نہ یہہ کہ اسکو بہانہ انکی صحبت کا کرے اور لوگون کے آگے دلیل اسکو لاوے ف یعنی انکی صحبت مین
آفات ہی بہت ہین پس اگر خالص نیت مذکورہ رکہے تو جائز ہوگا اور اگر فقط بہانہ اسکا کرتاہی اور لوگون سے
یہہ اظہار کرتاہی کہ مین انکی صحبت مین اسلیے آتاہون اور مقصود فقط خواہش نفسانی ہی تو اچہا
نہین اللہ تعالی علام الغیوب ہی ہر ایک کی نیت کو وہ جانتاہی وہان بہانہ بازی کچہ کام نہین
آئیگی آور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ ابتدا کرے ساتہ سلام علیک کے پہلے بات کرنیکے
اور داخل ہونیکے مجلس مین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب سلام علیک کرتاہی مسلمان اپنے
بہائی مسلمان سے اور وہ جواب دیتاہی اسکو تو صلوات بہیجتے ہین اوسپر ستر فرشتے آور ایک
حدیث مین آیاہی کہ ملائکہ تعجب کرتے ہین اوس مسلمان سے کہ ملاقات کرتاہی ایک مسلمان سے
اور سلام علیک نہین کرتا اوس سے یعنی اسلیے تعجب کرتے ہین کہ بڑا نادان ہی کہ ذراسی
زبان ہلانے مین ثواب بہت سا پاتا اوس سے محروم رہا آور لکہتاہی علما نے کہ بجائی سلام کے
اگلی امتون مین سجدہ تہا اور سلام مخصوص ہمارے ہی پیغمبر کی امت کے لیے ہی
صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام اہل جنت کا یہی سلام علیک ہوگی آور جسکو جانے کہ جواب نہین دیگا
اوس سے سلام علیک نکرے کہ منقول ہی بعضے اگلے بزرگون سے کہ وہ ایک قوم پر
گذرے اور سلام نکیا اور کہا کہ کوئی چیز مانع نہین ہی مجکو سلام کرنے سے مگر خوف اسکا
کہ مبادا یہہ جواب ندیوین اور لعنت کرین انپر ملائکہ آور چاہیے کہ جب اپنے گہر مین آوے
تو سلام علیک کرے اگرچہ وہ گہر لوگون سے خالی ہو کہ وہان ملائکہ موجود ہوتے ہین
حدیث مین آیاہی کہ اس فعل سے برکت ہوتی ہی گہر مین ف اور ایک روایت
بیہقی کی مین آیاہی کہ جب آؤ تم گہر مین تو سلام کرو اپنے اہل پر اور جب نکلو گہر سے
تو رخصت کرو انکو ساتہ سلام کے اور بعضون نے لکہا ہی کہ جس گہر مین کوئی ہووے

نہین تو یون کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ساتہہ نیت ملائکہ کے کذا ذکر علی القاری
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر
شکوہ اپنی محتاجگی اور تنگدستی کا کیا آپ نے فرمایا کہ جب جاوے تو گہر مین سلام علیک کر خواہ
گہر مین کوئی ہووے یا نہ ہووے بعد اسکے سلام مجہپر بہیج یعنے صلے اللہ علی محمد یا مانند اسکیکے
کہہ اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہ پس اوس شخص نے یہی کیا اسنے بہت دیا اللہ تعالی نے اوسکو رزق
یہان تلک کہ بانٹتا تہا وہ اپنے ہمسایون اور قرابتیون کو یہ حصن حصین کے مصنف نے
بیچ مفتاح حاشیہ حصن کے نقل کیا ہی اور مستحب ہی کہ جواب سلام مین کچہ زیادہ کرے یعنی اگر وہ کہین
السلام علیکم تو جواب مین کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسلیے کہ قرآن مجید مین آیا ہی
وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَا اَوْ رُدُّوْہَا یعنے جب تمسے کوئی سلام علیک کرے
ساتہہ سلام علیک کے تو جواب دو بہت اچہا اوسسے یعنے کچہ زیادہ کر کر یا جو اونکا تہا وہی جواب دو اوسکا
ف بلکہ سلام علیک کرنے مین بہی جتنی لفظ زیادہ کریگا ثواب زیادہ پاویگا حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک شخص حضرت کے پاس حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم حضرت نے اوسکی سلام کا جواب
دیا بہر وہ بیٹہا پس فرمایا آپ نے کہ اسکو دس نیکیان حاصل ہوئین بہر ایک اور شخص آیا اور کہا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت نے اوسکے سلام کا جواب دیا پس بیٹہا وہ پس فرمایا اسکو بیس نیکیان
ملین بہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت نے اوسکے سلام کا جواب
دیا پس بیٹہا پس فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین یہہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد مین ہی اور ابو داؤد
کی ایک اور روایت مین ایسی حدیث آئی ہی اور اسمین یہہ زیادہ آیا ہی کہ بہر ایک اور شخص آیا اور کہا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرت نے اسکو چالیس نیکیان ملین اور فرمایا اسیطرح
ہوتی جاتی ہین زیادتیان یعنی جتنے لفظ بڑہتے جائینگے وتناہی ثواب بڑہتا جاویگا اور اگر
ایک شخص جماعت مین سے سلام علیک کرے تو کفایت کریگا سبکی طرفسے یعنے سنت ادا ہو جاتی ہی
سبکی طرفسے اور اسیطرح جواب مین اگر ایک شخص جواب دیگا کافی ہی یعنی واجب ادا ہو جاویگا سبکی
طرفسے اور سوار کو چاہیے کہ پیادہ سے سلام علیک کرے اور پیادہ پا چلنے والا بیٹہے سے اور تہوڑی
لوگ بہت سے اور چہوٹا بڑے سے کہ حدیث مین اسیطرح آیا ہی اور جب مجلس مین آوے چاہیے
کہ سلام کر کر بیٹہے اور جب اوٹہے تو بہی سلام کرے اور ذمیون سے سلام علیک نکرے اور اگر وہ
سلام کرین تو جواب مین ہداک اللہ اور مانند اسکیکے کہے اور کافر کتابی کے جواب مین علیکم کہے

فقط **ف** کتاب منح الطالب مین لکھا ہی کہ ابتدا کرنی ساتھ سلام کے سنت ہی اور جواب دینا
اوسکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہ ہی کہ اعلیٰ درجہ والا اپنے سے کم درجہ والے پر ابتدا ساتھ سلام کرے
جیسے سوار پیادہ اور بیٹھے ہوئے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنے
تابع پر ابتدا کرے اور سلام ایک کا جماعت مین سے اور اسیطرح جواب دینا اسکا سبکی طرف سے
کافی ہوگا اور امام ابو اللیث سے آیا ہی کہ آنے والا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہے اگر کوئی مسجد
سلام ہو اوپر ہمارے رب کی طرف سے
مین نہو اور اگر لوگ نماز پڑہتے ہون تو کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور اگر نماز مین نہون
سلام ہو اوپر ہمارے اور اوپر نیک بندوں اللہ کے
تو السلام علیکم کہے اور قبرونمین جاوے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ یعنی سلام ہو
تمپر ای قبر والونکے مومنین اور مسلمین ہوا اور انشاء اللہ ہم ہی تمہارے ساتھ ملنے والے ہین مانگتے ہین
ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت اور سلام حقوق اسلام سے ہی آشنائی اور معرفت پر
موقوف نہین جب مسلمان مسلمان سے ملے سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات بعد جدائی ہووے دیوار
یا درخت یا مانند اسکے ہو منقول ہی کہ ایک جماعت یہود کی آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے
اور کہا السام علیک اور سام بغیر لام کے معنے مین موت پس معنے السام علیک کے ہوئے موت اوپر
تجہپر فرمایا حضرت نے علیکم یعنی ام المومنین عائشہ رضی نے کہا علیکم السام ولعنۃ اللہ آنحضرت نے
فرمایا کہ ای عائشہ خدا دوست رکھتا ہی نرمی کو ہر چیز مین عائشہ نے کہا کہ آپ نے سنا کیا کہا انہون نے
یا رسول اللہ یعنے آپکو سنا فرمایا کہ میں نے بہی تو کہا علیکم یعنی انکو سنا دیا اور انہین پر رد کر دیا اور انکا ادب یہ ہے
سلام نکرے کہ یہ سلام نصاری اور یہود کا ہی اور وقت سلام کرنیکے جہکے نہین کہ حدیث مین اسکے منع پر
آیا ہی **ف** طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جہکانا پیٹہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونے حدیث صحیح کے
بیچ منع ہونیکے اسکے اگرچہ بہت وہ لوگ کہ منسوب ساتھ علم و صلاح کے ہین اسکو کرتے ہین لیکن اعتبار
واعتماد اسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور سے نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوے
کوئی آگے کسیکے زمین کو یا پیٹہ ٹیڑہی کرے یا سر جہکا دے کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم
ہی نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع کرنیکے اسکے تشدید و تغلیظ بہت کی ہی کہ کہا ہی کَادَ
الْاِنْحِنَاءُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا یعنے جہکنا قریب کفر کے ہی واللہ اعلم یہ حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ
نے ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہی اور جو کوئی پیشاب کرتا ہو اوسے سلام علیک نکرے اور اگر کوئی کرے
تو اوسکو چاہیے کہ جواب نہ دے آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے سلام علیک کی اس حال مین

کہ آپ پیشاب کرتے ستے آپ نے جواب اوسکو ندیا اور مکروہ ہی پہلے کہنا علیک کا یعنی یون نہ کہے
علیک السلام ایک شخص نے اسطرح حضرت سے سلام علیک کی فرمایا کہ یہ سلام میت کا ہی یعنی قبر پر جاکر
یون سلام کیا کرتے ہین تین بار یہ بات فرمائی بعد ازان فرمایا کہ اگر ملے کوئی تم مین سے اپنے
بہائی مسلمان سے تو چاہیے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ف اور جواب دینا سلام کا اور
چہینک کا فی الفور واجب ہی تاخیر نہین جائز اور جس خط مین سلام ہو تو واجب ہی جواب لکہنا
اوسکا مانند جواب دینے سلام کے اور اگر کہے کہ میری طرف سے فلانیکو سلام کہہ دینا تو واجب ہی
سلام کہہ دینا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فسق الاعلان کرتا ہو یہ مسائل در المختار سے لکہے گئے
اور کتاب معدن الجواہر مین مسائل سلام کے خوب مفصل لکہے ہین جسکو دیکہنا منظور ہو اوسمین دیکہے
اور سلام کے ساتہ مصافحہ کرنا بہی سنت ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب ملاقات کرین دو مسلمان
اور مصافحہ کرین آپسمین تقسیم کیجاتی ہین درمیان اونکے ستر مغفرتین اونہتر تو اوسکے لیے
کہ تازگی اور کشادہ روئی اوسکی زیادہ ہو یعنی جو کوئی بہت کشادہ پیشانی اور خوشی سے کریگا اوسکو
اسقدر ثواب حاصل ہوگا اور ایک باقی کی دوسرے کے لیے ہوگی اور اوسکو بڑا ثواب اسلیے ملا کہ اوسنے
اپنی خوشی سے مومن کا دل خوش کیا اور مومن کے دل خوش کرنیکا بڑا درجہ ہی اور اور حدیث مین
آیا ہی کہ نازل ہوتی ہی مغفرت سو درجہ نوّے تو اوسکے لیے کہ ابتدا کی ہی اور دس دوسرے کے لیے
اور منقول ہی کہ ایک صحابی حضرت کے پاس آئے اور سلام کیا آنحضرت وضو کرنے مین مشغول تہے پس
جواب انکو نہ دیا جب فارغ ہوئے تو جواب دیا اور مصافحہ کیا اون صحابی نے کہا یا رسول اللہ مین اس مصافحہ
کرنیکو اخلاق عجم سے جانتا تہا فرمایا جبکہ دو مسلمان ملاقات کرین اور مصافحہ کرین جہڑتے ہین گناہ اونکے
جیسے کہ جہڑتے ہین پتے درختونکے اور مصافحہ نہین ہی اوس شخص کے ہاتہ چومنے کا کہ بزرگ ہی دین یا
سبب توقیر و تعظیم دین کے منقول ہی ابن عمر رض سے کہ ہم بوسہ دیتے تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دست
مبارک پر اور یہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اذن دیجیے مجکو کہ بوسہ دون مین
آپکے سر اور دست مبارک کو پس اذن دیا اوسکو اور یہ بہی منقول ہی کہ جب ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہا کو دیکہا مصافحہ کیا اور بوسہ دیا انکے ہاتہ کو اور دونونکو رقت ہوئی اور بعضی حدیثونمین بوسہ دینے
ممانعت بہی آئی ہی منقول ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا جہکا کرین ہم وقت سلام
کے فرمایا کہ نہین پہر کہا مینے یا رسول اللہ کیا بوسہ دیا کرین ہم آپسمین فرمایا نہ کہا مینے کیا مصافحہ کیا کرین ہم
فرمایا ہان اور ہو سکتا ہی کہ مراد اس بوسہ سے بغیر ہاتہ پر ہو واللہ اعلم ف کتاب در رمین ہی کہ مصافحہ نہین

سنت مصافحہ مین [illegible]

مرد عالم اور پرہیزگار کے ہاتھ چومنے کا بطریق تبرک کے اور بزازیہ مین ہی کہ چومنا عالم کے سرکا اچھا ہی
اسنتے اور نہین رخصت ہیچ چومنے ہاتھ غیر عالم و عادل کے بوا المختار اور محیط مین ہی کہ واسطی تعظیم
اسلام اور اکرام اوسکیکے جائز ہی اور واسطی حاصل ہونے دنیا کے مکروہ ہی اور یہ جو کرتے ہین جاہل
کہ چومتے ہین ہاتھ اپنا جسوقت کہ ملتے ہین کسی سے پس یہ مکروہ ہی نہین اجازت ہی اسمین اور اسیطرح
جو جاہل زمین بوسی کرتے ہین آگے امرا و علما کے پس یہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اساتھ اوسکے
دونون گنہگار ہوتے ہین اسلیے کہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی کے اور کافر ہوتا ہی زمین بوس سے اگر ہو بطور
عبادت و تعظیم کے اور اگر بطور تحیت کے یعنے بجائے سلام کے ہو تو کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار مرتکب
کبیرہ کا ہوتا ہی اور کتاب ملتقط مین ہی کہ تواضع واسطے غیر خدا کے حرام ہی جیسے تواضع غنی کی واسطے
غنا اوسکیکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے تواضع کی غنی کی اسکی غنا کے سلیے جاتا رہا دو تہائی
دین اوسکا اسنتے اور تواضع اہل شرف اور اہل علم دینی کی تواضع واسطے اللہ کے اور واسطے رضا
اسکیکے ہی نہ واسطی غیر اللہ تعالی کے یہ مسائل در المختار اور قرۃ الانظار مین سے لکھی ہین اور زمین بوس کرنیکا
جو منع کیا اِسنے معلوم ہوا کہ یہ جو جہلا قبرونکے آگے یا مزار ونکی چوکھٹون پر بوسہ دیتے ہین بہت برا ہی
اسلیے کہ علت جو بیان کی اسمین مشابہت بت پرستی کی وہ یہان بھی پائی جاتی ہی بلکہ زیادہ ہی اور
اوایسا ہی بوسہ دینا قبر پر منع ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ بوسہ دینا
قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور گال رکھنا اوسپر حرام و ممنوع ہے اور بیچ بوسہ دینے قبر والدین کے روایتین فقہا
نقل کرتے ہین لیکن صحیح یہ ہی کہ نہین جائز ہی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا اور سجدہ کرنیکو جو حرام و ممنوع کہا
اسکی مائۃ المسائل مین خوب لکھی ہی کہ سجدہ کرنا غیر خدا کو خواہ قبر ہو یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہی اور اگر واسطے عبادت
غیر خدا کو سجدہ کرے موجب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو خواہ قبر ہو یا غیر قبر سجدہ کرے بدون حضور نیت
وہ بھی موجب کفر ہی چنانچہ یہ بات فقہ کی کتابون سے معلوم ہوتی ہی انتہے اور اکرام یعنی خاطر داری کرنی اور گلے لگا
لینا وقت آنیکے سفر سے وارد ہوا ہی اور گلے لگنا مکروہ ہی وقت خوف فتنہ کے اور اوٹھنا تعظیم کے سلیے ہی مکروہ
اگر ہو بطریق عظمت دنیا کے نہ بطریق عظمت دین کے یعنے بلحاظ امارت اور ثروت کے نہین درست ہی اور بلحاظ بزرگی علم و
درست ہی اور مسجد مین اوٹھنا تعظیم کے سلیے بہت مکروہ ہی کہ مسجد جگہ عبادت حق کی ہی پس شریک نکرے دوسرا
یعنے وہان اللہ ہی کی عبادت و تعظیم ہوتی ہی اور کسی کی وہان تعظیم کرنی بیجا ہے اور صحابہ آنحضرت کے تعظیم کے سلیے نہ اوٹھا
کرتے تھے اسلیے کہ حضرت کو خوش نآتا تھا اوٹھنا اور فرماتے تھے کہ یہ عجمیونکی تکلفات مین سے ہی اور جو کچھ کہ مسنون
یہ ہی فراخی کردینی جگہہ مین اور ظاہر کرنا خلق کا اور تازہ روئی اور دعا کرنی لیکن چونکہ اس زمانہ مین علماء

لوگونمین زیادہ ہوگئے ہین اور نفسانیت انکی طبیعتو نمین جیلی ہوئی ہی اونسا بقصد اکرام اسلام کے واسطے
دفع ایذا کے مضایقہ نہین اور اگر یار و نمین یہہ رسم نہو تو بہتر ہی کہ وہان تکلف نہین ہوتا **ف** کتاب
منحۃ الطالب مین لکہا ہی کہ قیام یعنے اوٹہنا واسطے تعظیم بادشاہ عادل اور والدین اور دین دار اور پرہیزگار
اور بزرگونکے مستحب ہی اور فاسق اور فاجر کے لیے مکروہ و ممنوع ہی اور علما کی رکاب پکڑنی بہی داخل توقیر
و تعظیم کے ہی اور اقوال صحابہ کے اسکے حق مین وارد ہوئے ہین آیا ہی کہ ابن عباس اور زید بن ثابت رضی
ایک مجلس مین بیٹہے تہے جب زید بن ثابت سوار ہوئے تو ابن عباس نے رکاب زید کی پکڑی زید نے
کہا چہوڑ دو رکاب کو ای چچا کے بیٹے رسول خدا کے ابن عباس نے کہا اسیطرح حکم کیے گئے ہین ہم
یہہ کہ کرین ہم ساتہہ علما اپنے کے بس زید نے ہاتہہ ابن عباس کا پکڑا اور چوما اور کہا اسیطرح حکم کیے
گئے ہین ہم کہ کرین ساتہہ اشراف اپنے کے اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ جان اور مال اور آبرو مسلمانونکا
حتے الوسع ظالمونکے ہاتہہ سے نگاہ رکہے اور مظلومون کی فریاد کو پہنچے اور مددگار او نکا رہے کہ حدیث مین آیا ہی
کہ جسکے آگے فریاد کرے بہائی مسلمان اوس کا اور وہ قادر ہو اوسکی مدد کرنے پر اور پہر مدد نکرے
تو رسوا کریگا اوسکو حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور جو کوئی مدد کریگا بہائی مسلمان کی مدد کریگا اوسکی
حقتعالی دنیا اور آخرت مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی نگاہ رکہے آبرو مسلمانونکی دنیا مین وہ
حق تعالی روز قیامت کے فرشتہ کو اوٹہاویگا کہ اوسکو آگ دوزخ سے نگاہ رکہے گا اور حقوق مسلمان سے
یہہ ہی کہ جب وہ چہینک کر الحمد للہ کہے تو جواب دے ساتہہ یرحمک اللہ کے اور حدیث مین ہی کہ جب
چہینکے کوئی تم مین سے تو چاہیے کہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور جب وہ یہہ کہے تو کہے وہ شخص
کہ اوسکے پاس ہو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اور جب وہ یہہ کہے تو چہینکنے والا پہر کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ **ف**
کتاب منحۃ الطالب مین لکہا ہی کہ چہینکنے والیکو مستحب ہی کہ چہینکنے مین آواز بلند نکرے اور بعد چہینکنے کے
الحمد للہ آواز بلند سے کہے اور سننے والیکو واجب ہی کہ اوسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے اور چہینکنے والا
پہر جواب دینے والیکو کہے یغفر اللہ لنا ولکم یا کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہہ حمد کرنی اور جواب
دینا تین چہینکون تک ہی اور بعد اسکے چہینکنے والا ہر بار حمد کہے اور سننے والا چاہے جواب دے چاہے
نہ دے اور یہہ جواب دینا اوس جگہہ ہی کہ چہینکنے والا الحمد للہ آواز بلند سے کہے والا جواب نہین واجب
اور اگر وقت قضاء حاجت کے یعنے پاخانہ مین یا جماع کے وقت چہینکے تو دلمین حمد کہے آیا ہی کہ حضرت
موسی علیہ السلام نے سوال کیا یا رب العزۃ ہم کبہی ایسے حالمین ہوتے ہین کہ تیرا ذکر اوس حالمین بے ادبی
جانتے ہین مانند جنابت اور پاخانہ کے حکم ہوا اُذْکُرُوْنِیْ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنے یاد کرو مجکو ہر حال اور

[illegible]

ایسے وقت دل ہی مین یاد کیا کرو اور حدیث مین آیا ہی کہ جواب دینا تین چھینکون تک ہی اور زیادہ واسطے زکام ہی
اور یہہ بہی منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ایک چھینکنے والیکا پہر اوسنے ایک چھینک
اور لی فرمایا کہ تو زکامی ہی اور منقول ہی کہ جب آنحضرت چھینکتے تو آواز کو پست کرتے تہے اور موہنہ کو ہاتہہ
یا کپڑے سے ڈہانک لیتے آیا ہی کہ یہود حضرت کے سامنے قصداً چھینکتے تہے بامید اسکے کہ یرحمکم اللہ کہین
لیکن آنحضرت یہدیکم اللہ کہتے تہے اور حدیث مین آیا ہی کہ چھینک رحمن سے ہی اور جمائی شیطان سے یعنے
چھینک سے دماغ ہلکا ہو جاتا ہی اور عبادت بہ نشاط ادا ہوتی ہی اسلیے اسکو رحمن کی طرف نسبت کیا
اور جمائی علامت کسل و ثقالت کی ہی اوسے شیطان خوش ہوتا ہی کہ مین اب خوب اسپر قادر ہونگا اسلیے
اسکو شیطان کی طرف نسبت کیا والا واقع مین پیدا کرنیوالا دونونکا اللہ تعالی ہی ہی اور فرمایا جب کہے
آہ آہ جمائی لینے مین جیسیکہ جمائی لینے مین عادت ہی اسطرح آواز کرنیکی تو ہنستا ہی شیطان اوسکے
پیٹ مین سے صَدَقتَ یا رسول اللہ ف منیۃ الطالب مین لکہا ہی کہ جمائی شیطان سے ہی جبکہ جمائی
آوے تو ہاتہہ اپنا موہنہ پر رکہہ لے اور آواز بلند نکرے بلکہ تا مقدور مطلقاً آواز نکرے اور حقوق مسلمانون
یہہ ہی کہ شریر و بنسے پرہیز کرے اور ساتہہ خلق اور مدارات کے اپنے تئین انکے شر سے نگاہ رکہے اور اونکی برائی موہنہ
نہ لاوے کہ یہہ موجب فتنہ اور فساد کا ہی اور یہہ نفاق نہین ہی بلکہ یہہ دفع کرنا شر کا ہی نفاق وہ ہی کہ اہل خیر کی
طرف سے دلمین برائی رکہے اور زبان سے نرمی کرے ابو دردا نے کہا کہ ہم انکسار کرتے ہین ایک قوم کے
موہنہ پر اور دل ہمارے لعنت کرتے ہین اوپر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیچ تفسیر اس آیت کے لائے
ہین وَیَدرَؤُنَ بِالحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ یعنے مسلمان دور کرتے ہین فحش اور ایذا کو ساتہہ سلام و مدارات
کے ام المؤمنین حضرت عائشہ رض فرماتی ہین کہ ایک شخص نے اذن چاہا آنیکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا
آپ نے آنے دو کہ وہ مرد بد ہی اور جب وہ آیا تو آپ نے اوسے ایسا نرم کلام کیا کہ جانا مینے کہ اسکو
دوست رکہتے ہین پس جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رض نے پوچہا کہ یا رسول اللہ یہہ کیا حال تہا کہ اول
آپ نے اوسکو مکروہ رکہا اور جب وہ آیا تو اسطرح آپ پیش آئے فرمایا ای عائشہ بدترین لوگونکا خدا تعالی
کے نزدیک وہ شخص ہی کہ چہوڑین اوسکو لوگ بسبب فحش گوئی اوسکیکے نعوذ باللہ منہا اور حقوق مسلمان سے
یہہ ہی کہ فقیرون اور مسکینون سے اختلاط کرے اور یتیمون پر شفقت و احسان اور ہمنشینی اور مصاحبت
خاص اغنیاء ہی کی اختیار نکرے کہ دعا آنحضرت کی یہہ تہی اَللّٰھُمَّ اَحیِنِی مِسکِیناً وَاَمِتنِی مِسکِیناً
وَاحشُرنِی فِی زُمرَۃِ المَسَاکِینِ اور حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام جب مسجد مین آتے اور کسی
مسکین کو بیٹہا دیکہتے تو اوسکے ساتہہ بیٹہتے اور کہتے ایک مسکین ہمراہ مسکین کے بیٹہا اور کہتے ہین

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کوئی نام بہت پیارا نہ تہا مگر کہ کہا جاتا یا مسکین یعنی اے مسکین کہنے کو دوست
رکہتے تہے کعب احبار نقل کرتے ہین کہ جہان قرآن مین یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واقع ہی بجائی اسکے توریت مین
یاایہا المساکین واقع ہی اور حضرت موسی علیہ السلام نے سوال کیا کہ ای رب العزت تجکو کہان طلب کرون تو
فرمایا کہ شکستہ دلون کے پاس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور رہو تم موتے سے عرض کیا صحابہ نے
کہ یارسول اللہ موتے کون ہین فرمایا کہ اغنیا اور بیچ خبرگیری یتیم کے اور شفقت کرنیکے اسپر ثواب بیشمار
آیا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اور غمخوار یتیم کا بہشت مین بہم ہونگے اور یہہ بہی حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی رکہے ہاتہ اپنا یتیم کے سر پر از راہ رحم کرنیکے ہوگی اوسکے لیے بقدر شمار ہر بال کے نیکی اور
فرمایا کہ بہترین گہرون کا وہ گہر ہی کہ اسمین احسان کرین ساتہ یتیم کے اور حقوق مسلمان سے
یہہ بہی کہ ہمیشہ خیرخواہ مسلمانونکا ہو اور انکی حاجت روائی مین سعی کرے اور ہمیشہ درپی اسکے رہے
کہ کسی مسلمان کا دل شاد کرے حدیث مین آیا ہی کہ مومن وہ ہی کہ مسلمانونکو مانند اپنے چاہے اور
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کہ ایک ساعت رات یا دن سے کسی مسلمان کی حاجت مین
صرف کرے خواہ وہ حاجت برآوے یا نہ برآوے بہتر ہی اسکے لیے دو مہینے کے اعتکاف سے
اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی خوش کرے دل کسی مسلمان کا یا مدد کرے کسی مظلوم کی تہتر مغفرت
دیگا اسکے لیے حقتعالی اور حدیث مین آیا ہی کہ دو خصلتین ہین کہ انسے بالاتر کوئی نیکی نہین ہی ایمان
لانا ساتہ اللہ کے اور نفع پہنچانا اللہ کے بندونکو اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہترین اعمال سے ہی
شاد کرنا کسی مسلمان کی خاطر کا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ مدد کرو اپنے بہائی مسلمان کی ظالم ہو
یا مظلوم عرض کیا صحابہ نے کہ یارسول اللہ مدد کرنا ظالم کا کیونکر ہوگا فرمایا ساتہ منع کرنیکے ظلم سے
یعنے اوسکی مدد یہی ہی کہ اوسکو ظلم سے باز رکہے اور منقول ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے
کہ جو کوئی ہر روز یہہ دعا تین بار پڑہے اوسکو ابدالون مین لکہتے ہین اَللّٰہُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ
مُحَمَّدٍ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰہُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ف
امام غزالی احیاء العلوم مین لائے ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ
لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰہُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ
اوسکو ابدال کے درجہ مین لکہتے ہین یہہ حضرت شیخ عبدالحق نے مشکوۃ کے ترجمہ مین لکہا ہی اور حقوق
مسلمان سے یہہ بہی کہ عیادت کو جاوے بیمار کی کہ بیچ عیادت مریض کے ثواب بیشمار ہی حدیث
مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت کرے بیمار کی اول روز مین تو دعا ساتہ رحمت و مغفرت کے کرتے ہین اوسکے لیے

ستہ ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اوسکی آخر روز مین یا اول شب مین تو دعای مغفرت ورحمت کی کرتے رہتے ہین ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوتا ہی اوسکے لیے باغ جنت مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت کرے بیمار کی ہمیشہ تہبتا جاتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹہتا ہی پس جب بیٹہتا ہی غوطہ مارتا ہی دریای رحمت مین **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور اچہی طرح وضو کرے اور عیادت کرے اپنے بہائی مسلمان کی واسطے طلب ثواب کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے بقدر مسیرت ساٹہہ برس کے اور آداب عیادت سے یہہ ہی کہ بہت نہ بیٹہے بیمار کے پاس مگر یہہ کہ راضی ہو بیمار بہت بیٹہنے سے اور اوسکا حال بہت نہ پوچہے اور اظہار رقت کا کرے اور دعا کرے اوسکے لیے اور اوسکے عیبونکے طرف نظر نکرے یعنی جیسے آنکہہ سوجی ہو یا مُنہہ اور مانند اونکے تو اوسکو دیکہے نہین اسلیے کہ اوسکو شرمندگی اور ملال بہم پہنچے گا اور حدیث مین ہی کہ پورنی عیادت مریض کی یہہ ہی کہ اپنا ہاتہہ بیمار کی پیشانی یا ہاتہہ پر رکہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عیادت ایکبار سنت ہی اور زیادہ اسسے نفل ہی اور بعضون نے کہا کہ عیادت بعد تین دن کے کرے **ف** لیکن یہہ قول قابل اعتماد کے نہین اور سست نزدیک محدثین کے عیادت اول مرض مین ہی نہ بعد گذرنے تین دن کے اور اکثر علما اسپر ہین کہ عیادت مقید کسی وقت پر نہین جب چاہے کرے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے عیادت امیر المؤمنین عمر رض کے آئے اور کئی بار فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ **ف** ابن عباس سے ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اور کہے سات بار أَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ شفا دیگا وہ بیمار مگر یہہ کہ آئی ہو موت اوسکی کہ یہہ مرض لا علاج ہی یہہ روایت مشکوۃ مین ہی اور آداب مریض کا یہہ ہی کہ ساتہہ ادب نیک کے رہے کہ مرض سے شکایت نکرے اور جزع فزع نکرے اور صبر کرے اور دوا کرے اور بعد دوا کے توکل خدائی تعالے پر رکہے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین ہی اسلیے کہ دوا بہی پیدا کی ہوئی خدائے تعالے کی ہی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واسطے عیادت امیر المومنین علے کرم اللہ وجہہ کے آئے اور فرمایا کہ کہہ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ أَوْ صَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ أَوْ خُرُوْجًا مِنَ الدُّنْيَا إِلٰى رَحْمَتِكَ وَإِنَّكَ سَتُعْطِيْ إِحْدٰهُنَّ

اور مستحب ہی بیمار کے لیے کہے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ ف عثمان بن
ابی العاص سے روایت ہی کہ وہ شکوہ لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درد کا کہ تہا اونکے بدن میں پس
فرمایا اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رکہہ تو ہاتہہ اپنا اوس جگہہ پر کہ دُکہتی ہی تیرے بدن سے اور کہہ
بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ کہتے ہیں
عثمان کہ پس کیا مین نے اسیطرح پس دفع کیا اللہ نے اوس درد کو کہ تہا میرے بدن مین اور حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ کہا انہون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو دم کرتے اپنے بدن پر
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ملتے اوس پہونک سے ساتہہ ہاتہہ اپنے کے یعنے پہونکتے بعض جسم پر
پہر پہیرتے ہاتہہ اپنے اوس دم کی جگہہ سے لیکر تمام اعضا پر جہانتک کہ پہنچ سکتے پس جبکہ وہ بیماری ہوئی انکو کہ
جسمین وفات پائی ہی مین کہ دم کرتی اوپر ہی دونو سورتین کہ حضرت دم کیا کرتے تہے اسطرح کہ پڑہتی مین
اور لیتی آنحضرت کے دست مبارک اور اونمین پہونکتی اور دونو ہاتہہ بدن مبارک پر پہیرتی اور حضرت کے
اہلبیت مین سے کوئی بیمار ہوتا تو اوسپر ہی حضرت دم کرتے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہہ
روایتین مشکوٰۃ مین ہین اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ تعزیت کرے بہائی مسلمان کی اور اوسکے جنازہ پر
حاضر ہو حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی حاضر ہو مسلمان کے جنازہ پر اوسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہی
حدیث مین آیا ہی کہ قیراط مانند کوہ احد کے ہی اور چاہیے کہ مقصود جنازہ پر حاضر ہونیسے ادا کرنا حق میت کا
اور عبرت پکڑنی ساتہہ موت کے ہو منقول ہی کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ جنازہ کے پیچہے جاتے تہے اور
روتے تہے اور کہتے تہے قسم خدا کی نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس چیز کے چلونگا یہانسے اور کب تک ہونگا یہان
اور حدیث مین ہی کہ میت کی تین چیزین رہتی ہین دو تو انمین سے پہر آتی ہین اور ایک ہمراہ جاتی ہی دو چیزین
کہ پہر آتی ہین وہ اہل و مال ہین اور وہ جو ساتہہ جاتی ہی عمل ہی اور آداب تعزیت کے یہہ ہین کہ غمگین ہووے
اور بات کم کرے اور تبسم نکرے اور مصیبت زدہ کو تسلی دے اور اگر وہ جاہل ہو یا نہایت بے صبری ہو
صبر دینے مین مبالغہ نکرے کہ بعضے جاہل اسکے مقابلہ مین کفر بکنے لگتے ہین نعوذ باللہ من ذلک اور حقوق مسلمانون سے
یہہ ہی کہ زیارت اونکی قبرونکی کرے اور چاہیے کہ مقصود زیارت سے دعا اور نرمی دل کی ہو منقول ہی
امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جب زیارت کرتے قبرونکی تو اسقدر روتے کہ محاسن شریف اونکی تر
ہو جاتی اور کہتے کہ مینے سنا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے قبر اول منزل ہی منزلون آخرت کیسے
اگر اوس سے نجات ہوئی تو کار بعد اسکے آسان ہی اور اگر اوسمین نجات نہوئی تو دشوار ہی اور ابو درداء رضی اللہ عنہ
قبرونمین بیٹہتے تہے پس اونسے پوچہا لوگون نے سبب اسکا کہا کہ کیونکر نہ بیٹہون ساتہہ ایسی قوم کے کہ یاد

دلاتی ہین بہے مجہے آخرت کو اور جب و سنتا ہون بہائیسے تو امن مین رکہتے ہین مجکو غیبت سے یعنے جب
مرنا اپنا یاد آیا تو فرصت غیبت کی کہان آور حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی کہ گذرے
قبرون پر اور اپنے حال مین تفکر نکرے تو خیانت کی اوسنے اپنے حق مین بہی اور اونکے حق مین ہی
یعنے اونکی زیارت سے جو سوچ ہوتا اپنے حال مین اور موت یاد آتی جب وہ نہوئی تو گویا خیانت کی
اونکے حق مین بہی اور اپنے حق مین بہی آور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوار
گذرے ایک جگہہ پر پس کود امر کب اونکا پوچہا کہ یہان مقبرہ کفار کا ہی عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یارسول
اللہ ہی فرمایا کہ جو کچہہ کہ مین سنتا ہون کہ کیا عذاب ہوتا ہی اہل قبور کو اگر تم سنو تو ترک کردو کہانے پینے کو
آور منقول ہی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز ہم ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ کی طرف
باہر نکلے پس بیٹہے آپ ایک قبر پر اور روے اور ہم بہی روے پس فرمایا کہ کس چیز نے رولایا تمکو کہا ہمنے
کہ آپ کے رونے نے رولایا ہمکو یارسول اللہ فرمایا کہ یہہ قبر ہی آمنہ وہب کی بیٹی کی کہ یہہ نام آنحضرت کی
والدہ کا ہی اذن چاہا مینے خدا تعالی سے کہ زیارت کرون مین اسکی پس اذن دیا مجکو اور بعد اسکے اوسکی
مغفرت مانگنے کا اذن چاہا مینے پس اذن ندیا مجکو پس رولایا مجکو شفقت مادری نے اور یہی کلام ہی متقدمین کا
کہ آپکے والدین کی مغفرت نہین ہوئی بسبب کفر کے لیکن بعضے متاخرین نے ملاحظ کیا ہی آنحضرت کے
والدین کے کافر کہنے سے اور کہتے ہین کہ تمام باپ دادا آنسرور کے باایمان گئے ہین اور بعضون نے
توقف کیا ہی اس مسئلہ مین آور آداب زیارت قبور کے یہہ ہین کہ اول گہر مین دو رکعت نماز کی ادا کرنے
اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص پڑہے اور ثواب اُسکا میت کو بخشے
بعد اسکے راہ مین لایعنی بات مین مشغول نہووے اور جب مقبرہ مین پہنچے تو جوتہ آتارے کہ حدیث مین
اسیطرح ہی اور جب قبر پر پہنچے تو سامنے میت کے مونہہ کے کہڑا ہووے اور سلام کرے جیسکو زندگی مین
کرتا ہی بعد اسکے قبلہ کی طرف مونہہ کرکے کہڑا رہے اور کہڑا ہونا پست جگہہ مین اولی ہی کہڑے ہونے سے
بلند جگہہ پر اور قرآن پڑہے اور دعا کرے اللہ تعالی سے اور تضرع کرے اور قبر کو بوسہ نہ دے اور نہ ہاتہہ
اوسپر رکہے کہ یہہ نصاری کی عادات سے ہی اور یہہ دعا پڑہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَرْحَمُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَلِلْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ
بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ اور اگر مقبرہ شہدا کا ہو تو یہہ کلمات ہی سَلَامٌ
عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بعد اسکے بیٹہے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
بعد اسکے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ

لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر بعد اسکے سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑہے بعد
اسکے قل ہو اللہ احد سات بار پڑہے یا دس بار کہ حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی اسنے ایک نور پیدا کرتا ہی
میت کی قبر مین اور بخشتا زیارت کرنیوالیکے بخشتا ہی اور مردونکے لیے دعا کرنے اور کہے اللّٰھم
آنس وحشتھم وارحم غربتھم ولقن حجتھم وبیض وجوھم ونور قبورھم
وارحم غربتھم وتقبل حسناتھم وکفر سیاٰتھم وصلی اللہ
علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
اور بہترین اوقات زیارت کا دن پیر کا اور جمعرات کا اور جمعہ اور ہفتہ ہین اور زیارت کرنی دن
جمعہ کے بعد نماز جمعہ کے اولی ہی اور راتین متبرک ہی اولی ہین زیارت کے لیے خصوصاً شبرات
اور سب وقت بین زیارت کے لیے جب چاہے کرے یہہ ہی بیان آداب خوش گذرانیکا ساتھہ تمام
خلائق کے اور مرجع تمام اخلاق کا یہہ ہی کہ جیسیکہ اپنے تئین دوست رکہے سب مسلمانونکو دوست رکہے
کہ کمال ایمان کا یہہ ہی ہی اور چاہیے کہ کسیکو زندہ اور مردہ سے بنظر حقارت نہ دیکہے اگرچہ فاسق ہو شاید
کہ ختم کار اوسکا بہلائی پر ہوا اور ختم کار تیرا فسق پر کہ اعتبار خاتمہ پر ہی بیت حکم مستوری و مستی
ہمہ بر خاتمہ است + کس نمیدانست کہ آخر بچہ حالت گذرد + اور دین کو بدلے دنیا کے ہاتہہ سے نہ
کہ عیب ہوا اور نہ دنیا اور دنیادار کو معظم مکرم مت رکہہ کہ دنیا خدایتعالے کے آگے کچہہ قدر نہین کسی
حدیث مین آیا ہی کہ اگر دنیا کو خدایتعالی کے آگے بقدر پر پشہ کے کچہ قدر ہوتی ہو تو کسی کافر کو اوسمین سے ایک
چلو پانی کا پینے نہ دیتا اور دنیادار کے ساتہہ دشمنی بہی مت کر کہ ظاہر ہونا اسکا شر میں ڈالیگا اور دفع اسکا دشوار ہوگا اور اگر دنیا
نظر رحمت سے دیکہے تو بہتر ہی کہ خدایتعالی کا غضب اوس پر کافی ہی اور اوپر محبت زمانہ کے لوگونکے
اعتماد نکر اور ساتہہ بات خوش آمد کے کہ تیرے منہہ پر کہین مغرور مت ہو کہ وجود ایسے شخص کا کہ حاضر و غائب
یکسان ہو حکم عنقا کا رکہتا ہی اور جبتک ہو سکے آپ نیک رہ اور مت کہہ کہ دوسرا برائی کرتا ہی مین کیا
بہلائی کرون کہ ہر کوئی بسبب عمل اپنے کے گرو ہوگا اور بسبب احتیاج کے کہ رکہتا ہو طمع مت کر کہ بغیر سمجہے
غرض کو خوار ہوویگا اور بسبب بے احتیاجی کے بہی تکبر مت کر کہ شاید محتاج ہو جائی تو اور اگر کسی سے کچہ
چاہے تو اور پہر نہ پاوے تو دشمن اوسکا مت رہ کہ رنج دشمنی کا بدتر ہی رنج نہ پانے سے اور جسکو
جانے کہ نصیحت نہین مانے کا اوسکو نصیحت مت کر کہ دشمن ہو دیگا اور بہتر یہہ ہی کہ نصیحت کرنا تیرا علی العموم ہو
نہ شخص معین کو تاکہ جو استعداد قبول کرنے نصیحت کا رکہتا ہو گا وہ آپ مان لیگا اور غرض اوسے حاصل
ہو جائیگی اور کوشش اسمین کر کہ غرض تیری زمانے کے لوگونسے کم پڑے کہ عزت اسمین ہی اور یہہ ملت سوا

قناعت کے میسر نہین ہوتی اور اگر وہ تیری غیبت کرین یا کچھ برائی پہنچاوین تو صبر کر اور کام اپنا خدا جل علاؐ کو
سونپ کہ صبر کو بڑی ہی تاثیر ہی قرآن مجید مین فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا اور برائی کے بدلہ لینے مین مشغول نہو کہ عمر ضائع ہوگی اور شر زیادہ ہوگی اور
(اور چھوڑ انکو چھوڑنا اچھا)
اپنی زبان سے اپنی تعریف نکر اسلیے کہ اگر وہ بات لائق تعریف کے واقع مین ہی تو آپ ظاہر ہو جائیگی
اور اگر ظاہر نہو تو بہی غم نہین ہی کہ اچھی بات اچھی ہی ہی ظاہر ہو یا نہ ظاہر ہو اور جبکہ لوگ تجکو دوست نرکہین
تو جان کہ تجہہ مین کچہہ نقصان ہی اسلیے کہ حدیث بعض دلونکا خدا کے ہاتہہ ہی ف یعنی اللہ کے نزدیک
اگر تو اچھا ہوتا تو وہ لوگونکے دلونکو آپ ہی مائل کرتا تیری طرف اور مراد لوگونسے نیک لوگ ہین بردن کا
اسمین کچہہ اعتبار نہین کہ وہ اچھونکو برا جانتے ہین اور بردن کو اچھا یہہ بات حدیثونسے سمجھی جاتی ہی اور
اکثر لوگونکی صحبت سے بہاگتا رہ کہ جو کہ قابل صحبت کے ہین بہت ہی کم ہین قول ہی حضرت امیر المومنین
شاہ مردان رضی اللہ عنہ کا کہ اِخْوَانُ الزَّمَانِ جَوَاسِيسُ الْعُيُوبِ اور جسکا تو امتحان نکرے
(بھائی لوگ زمانہ کے جاسوس ہین عیبون کے)
اسپر اعتماد نکر اور تہوڑیسی ملاقات و ہمنشینی پر مغرور نہو جبتک کہ معاملہ مکرر نہ پڑے اور امتحان کا یہہ ہی
کہ سب حالتونمین اوسکو آزماوے تو حالت معزولی مین ہی اور حکومت مین ہی اور محتاجگی مین ہی اور غنا مین ہی
اور غضب مین ہی اور رضا مین ہی اور حاضر مین ہی اور غائب مین اور عیش مین ہی اور سختی مین ہی جب سب
حالتونمین یکسان ہو تو وہ قابل مصاحبت کے ہی پس اگر ایسا آدمی پاوے تو اگر بڑا ہی تو اسکو بجای باپ کے
جان اور اگر چھوٹا ہی تو بجائی بیٹے کے جان اور اگر برابر ہی تو بھائی ٹھہرا اوسکو مگر نہ کنارہ کر اوسے
نہ بھائی کسیکا ہووے نہ باپ اور نہ بیٹا **فصل دوسری** بیچ حقوق ہمسایہ کے اور مان باپ کے اور اولاد کے
اور بردیکے پس حقوق ہمسایہ کے اول جاننا چاہیے کہ ہمسایہ کا حق ہی اگرچہ مشرک ہو اور بیچ تاکید رعایت
کرنے حقوق ہمسایہ کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی حدیث مین کہ اَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ
تَكُنْ مُسْلِمًا یعنے نیکی کر ہمسایہ سے تا مسلمان ہووے تو ہمسایہ کی ساتہہ نیکی کرنیکو سبب اسلام کا کیا تا جانے تو
کہ مسلمانی بیچ رعایت حق ہمسایہ کے ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آتے تو ادا کرنے حق ہمسایگی کے وصیت کرتے اور حدیث مین آیا ہی کہ تہہ مارنا ہمسایہ کے تئین
ایذا اوسکی ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا صحابہ نے کہ فلانا شخص ہمیشہ روزے
رکھتا ہی اور شب بیدار رہتا ہی لیکن ہمسایہ کو ایذا دیتا ہی فرمایا کہ وہ آگ دوزخ مین ہی اور آیا ہی
کہ ایک بزرگ نے لوگونکے آگے بہتایت چوہون کی شکایت کی لوگون نے کہا کہ بلی کیون
نہین رکہتے تم کہ چوہے جاتے رہین کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ بلی کی آواز سنکر ہمسایہ کے گہر مین جاتے

جاوین پس جو کچھ کہ مین اپنے لیے ناپسند کرون دوسریکے لیے کیونکر پسند کرون اور حق ہمسایہ کا یہ دفع کرنا ایذا
ہی کا نہین ہی اوس سے بلکہ باوجود اسکے چاہیے کہ رحمت و شفقت بہی کرے اور اوسکی ایذا کو تحمل کرے کہ آیا ہی
کہ فردا لے قیامت کو ہمسایہ فقیر ساتہ غنی کے جہگڑیگا کہ کیون نہ اسکے ساتہ احسان کیا اور جملہ حقوق ہمسایہ سے
یہہ ہی کہ ابتدا کرے اوسکے ساتہ سلام کے اور لڑے نہین اوس سے اور تہوڑیسی چیز پر مناقشہ نکرے اوس
اور اوسکا حال بہت نہ پوچھے خصوصًا اوس وقت کہ مدد نکر سکے اوسکی اور اگر وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور
مصیبت مین تسلی دے اور غم و شادی مین شریک ہو اور اوسکی خطا سے درگذر کرے اور اوسکے قصور معاف
کرے اور کوٹہی پر سے اوسکے گہر مین نظر نکرے اور اگر اسکی دیوار پر کڑی رکہے تو مانع نہو اور اگر اوسکے پرنالہ
پانی آوے تو لڑے نہین اوس سے اور اوسکی راہ تنگ نکرے اور جو کچھ کہ اوسکے گہر مین آوے اوسکو دیکہے
نہین یعنی اسلیے کہ شاید اوسکو ناگوار ہو اور عیب اوسکا ڈہانکے اور اوسکے گہر کے لوگونکو نہ دیکہے اور اوسکی لونڈی پر
نظر بد نکرے اور اگر ہمسایہ کہین جاوے تو اوسکے گہر کی محافظت سے غافل نرہے اور اوسکی اولاد پر مہربانی
کرے اور جو کچھ کہ دین و دنیا مین اوسکے کام آوے بتاوے اور اگر محتاج ہو وے تو قرض دیوے اور
مکان اپنا اتنا بلند نکرے کہ اوسکے گہر کی ہوا رکے مگر اوسکے اذن سے مضایقہ نہین اور اگر میوہ کہاوے
تو چاہیے کہ اوسکے گہر بہی بہیجے اور اگر نہ بہیجنا منظور ہو تو پوشیدہ کہاوے اور اپنے بیٹے کو میوہ لیکر باہر
نہ نکلنے دے تا بیٹا ہمسایہ کا نہ دیکہے اور اپنے باپ سے ہٹ نکرے اوسکے لیے کہ مجکو بہی دے حاصل یہہ
کہ تمام حقوق اسلام کے مع حقوق ہمسائگی کے بجالاوے مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین عبد اللہ بن عمر کے
پاس تہا اور اونکا غلام ایک بکری ذبح کر رہا تہا عبد اللہ نے کہا ای غلام اول اس بکری مین سے یہودی کے
گہر بہی بہیج کہ ہمسایہ ہمارا ہی اور یہہ بات مکرر کہی عبد اللہ نے اور منقول ہی کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ مین دو ہمسائے رکہتی ہون کہ ایک میرے دروازے کے
سامنے رہتا ہی اور ایک دوسرے پرے رہتا ہی اور کبہی میری پاس ایک چیز ہوتی ہی کہ دونونکو نہین پہنچ
سکتی پس اون دونون مین سے کونسا مقدم ہی فرمایا وہ کہ گہر اوسکا سامنے دروازہ کے ہی اور منقول ہی
کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول کیونکر معلوم ہووے کہ مین نیک ہون
یا بد فرمایا کہ اگر تیرے ہمسائے تجکو نیک کہین تو نیک ہی تو اور اگر بد کہین تو بد ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو
خدا تعالی بہلائی پہنچایا چاہتا ہی تو شہید کرتا ہی اوسکو عرض کیا صحابہ نے کہ شہید کرنا کیونکر ہوتا ہی یا رسول اللہ
فرمایا اسطرح کہ دوست رکہین اسکو ہمسائے اور حقوق ماں باپ اور اولاد کے پس جان کہ صلہ رحم ایک واجب ہی
واجبات دین سے یعنے اگر اقربا اوسکے محتاج ہون اور اوسکو دسترس ہو تو واجب ہی کہ خبر گیری اونکی قسم نان

ونفقہ سے کرتا رہے آور رحم اوس قرابت کو کہتے ہین کہ بواسطہ پیٹ کے ہو اگرچہ دور ہو ور اگر باوجود اسکے
قرابت اسطرحکی ہو کہ حرام ہووے نکاح تو اوسکو ذی رحم محرم کہتے ہین پس ہوسکتا ہی کہ ایک شخص ذی رحم بہی ہو
اور محرم بہی مانند باپ اور مان اور بہائی اور بہن اور مانند انکیکے اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ ایک شخص محرم ہو لیکن
ذی رحم نہو مانند دودہ شریک بہن بہائی کے اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ ذی رحم ہووے محرم نہو مانند بیٹے چچا اور خالا کے
مثلاً اور بیچ رعایت حقوق اقربا اور رحم کے حدیثین بہت وارد ہوئی ہین حدیث قدسی مین آیا ہی کہ حقتعالے
فرماتا ہی کہ رحم مشتق ہی میرے نام سے کہ رحمن ہی جو کوئی ملاوے رحم سے یعنے سلوک کرے ناتے دار سے
ملاؤن مین ساتہہ اوسکے یعنے رحمت کرون اوسپر اور جو کوئی کاٹے ناتا کاٹون مین اوسے یعنے اپنی رحمت سے
محروم کرون اوسکو آور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ عمر میری دراز ہو اور رزق وسیع
تو چاہیے کہ ڈرے خدا سے اور ملاوے ناتا یعنے سلوک کرے ناتے داروں سے آور ابو ذر کہتے ہین
کہ وصیت کی مجکو خلیل میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ سلوک کرنیکے اقربا سے اگرچہ متغیر ہو جاوین اور
وصیت کی یہہ کہ حق کہے تو اگرچہ تلخ ہو اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ صدقہ دینا مسکینون کو ایک صدقہ ہی اور
ذی رحم کو دینا دو صدقے ہین یعنے دوگنا ثواب ہوتا ہی اور یہہ بہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بہترین خیرات خیرات کرنی ہی اون اقربا پر کہ دشمنی رکہتے ہون اسئے اور یہہ داخل حسن خلق کے ہی اور مرتبہ
صدیقون کا ہی آور چونکہ مان باپ اور اولاد قریب تر اقربا کے ہین ضرور ہوا کہ حق قرابت اور رحم انکے باب مین
زیادہ سے زیادہ ہو آور حدیث مین ہی کہ نیکی کرنی والدین سے افضل ہی نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ
اور جہاد سے آور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ بو بہشت کی پانسو برس کی راہ سے آتی ہی اور نہین پاویگا اوسکو
نافرمان مان باپ کا اور کاٹنے والا ناتے کا آور ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتہہ
بیٹہے ہوئے تہے کہ ایک شخص پہونچا اور کہا یا رسول اللہ آیا کچہہ حق ہی مان باپ کا کہ باقی رہتا ہی بعد مرنے
انکیکے فرمایا کہ ہان دعا اور بخشش مانگنی ہی انکے لیے اور بجالانا انکے عہد کا اور اکرام کرنا انکے دوستون کا
آور حدیث مین ہی کہ نیکترین نیکیون کا وہ ہی کہ باپ کے دوستو لسے نیک ہو آور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ جب
ملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتہہ زمین پر آتے ہین تو اول مکہ مین اوترتے ہین بعد ازآن ہر جانب مین
متفرق ہوتے ہین پہر مکہ ہی مین جمع ہوتے ہین پس پوچہتے ہین جبرئیل علیہ السلام اونسے کہ جانتے ہو تم
کہ کیا معاملہ کیا حق سبحانہ وتعالی نے امت محمد علیہ السلام کے ساتہہ اس شب مین ملائکہ کہتے ہین کہ سبکو
بخشا مگر تین جماعت کو مان باپ کے ایذا دینے والونکو اور شراب خوارونکو اور اونکو کہ کینہ رکہتے ہین مسلمانونسے
آور حقوق مان کے زیادہ ہین باپ کے حقوق سے بیچ مہربانی اور خبرگیری کرنیکے حدیث مین آیا ہی کہ یہہ

[illegible] ہے کہ والدہ زیادہ مہربان ہی باپ سے اور دعا مہربان کی رد نہین ہوتی یعنی پس اسکا
سبب سے [illegible] حق زیادہ ہی اور ایکروز اسمار بیٹی امیرالمومنین حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری مان آئی ہی لیکن ہی وہ مشرکہ آیا احسان کرون نیز
اوسے اور [illegible] صلہ رحم کا بجالاون فرمایا کہ ہان اور جیسیکہ بیچ رعایت کرنے حقوق والدین کے حدیثین
آئی ہین بیچ حقوق اولاد کے بہی آئی ہین ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسی
نیکی بہتر ہی یا رسول اللہ فرمایا نیکی کرنی مان باپ سے کہا اوسنے کہ مان باپ نہین رکھتا مین فرمایا نیکی
کرنی ساتہہ اولاد کے اسلیے کہ جیسیکہ تیری مان باپ کا حق ہی تجہپر اسیطرح تیری اولاد کا بہی تجہپر حق ہی
اور حدیث مین آیا ہی کہ رحمت کرے حق تعالی اوس باپ پر کہ مدد کرے اپنے بیٹے کی نیکی پر یعنے
باعث نہو اسکو نافرمانی پر اگر بد ہو اور حدیث مین ہی کہ جب بیٹا چہہ برس کا ہو تو ادب دے اوسکو
اور جب نو برس کا ہو تو بچہونا اوسکا جدا کرا اور جب تیران برس کا ہو تو نماز نہ پڑہنے پر مار اوسکو اور
جب سولان برس کا ہو تو نکاح کر دے اوسکا بعد ازان اوسکو سپرد خدا کے کر کہ جو کچہہ حق تہا ادا ہوا
آیندہ جو کچہہ اوسکے نصیب مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ جب سات برس کو پہنچے فرزند تو حکم کر
اوسکو نماز کا اور جب دس برس کو پہنچے تو مار اوسکو اگر نماز نہ پڑہے اور ایکروز اقرع بن حابس نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ بوسہ لیتے تہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مینے ہرگز نہین بوسہ لیا کسیکا فرمایا مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ یعنی جو کوئی رحم نکرے رحم
نکیا جاوے اوسپر یعنے اللہ تعالی اوسپر رحم نہین کرتا اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ رِيحُ الْوَلَدِ مِنْ
رِيحِ الْجَنَّةِ یعنی بو فرزند کی بو جنت کی ہی اور ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹہے تہے
اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ روتے تہے پس اوترا آپنے حضرت منبر سے اور اوٹہا لیا اونکو اور یہہ
آیت پڑہی اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم لوگونکو نماز پڑہا رہے تہے اور سجدے مین تہے کہ حسن رض آئے اور اوپر گردن مبارک
آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دراز کیا
سجدہ کو یہان تک کہ لوگون نے بسبب درازگی سجدہ کے خیال کیا کہ کوئی امر حادث ہوا ہی
جب تمام کیا نماز کو تو صحابہ نے عرض کیا کہ کیون دراز کیا آپنے سجدہ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ میرے
بیٹے نے مجکو سواری اپنی کیا تہا مکروہ جانا مینے کہ شتابی کرون تا وہ حاجت اپنی ادا کرلے
صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور محل حقوق والدین سے کے وہ ہین کہ بیچ حقوق یارانہ اور بہائی چارہ کے

مذکور ہوے بلکہ یہہ رابطہ موکد تر اور قوی تر ہی رابطہ بہائی چارہ سے اور یہان دو امر زیادہ ہین کہ بیچ رابطہ بہائی چارہ کے رعایت اونکی واجب نہین ہی ایک تو یہہ کہ اکثر علما اسپر ہین کہ فرمان برداری مان باپ کی واجب ہی شبہات مین اگرچہ حرام محض مین واجب نہین پس اگر طعام شبہہ کا ہو اور مان باپ تیرے نہ کہانے سے اوسکو ایذا پاتے ہون تو واجب ہی کہ اطاعت کرے تو اسلیے کہ ترک کرنا شبہہ کا ورع کے قبیلہ سے ہی اور رضا مان باپ کی اصل واجب ہی پس ترجیح رکہتی ہی رعایت انکی رضا کی رعایت ورع پر اور دوسرے یہہ کہ جائز نہین ہی سفر کرنا واسطے حج نفل کے مگر اونکے اذن سے اور بموجب قول بعض کے واجب نہین ہی جلدی کرنی حج فرض مین یعنی سال اول مین کرنا واجب نہین ہی بدون انکے اذن کے اور نکلنا واسطے طلب کرنے علم نفل کے بہی جائز نہین ہی مگر یہہ کہ علم فرض ہو قسم علم نماز و روزہ کے سے اور شہر مین کوئی ہووے نہین کہ تعلیم کرے تو جائز ہی منقول ہی کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کرکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور قصد جہاد کا کیا آپ نے اوسکو فرمایا کہ آیا زندہ ہین مان باپ تیرے یمن مین اوسنے کہا کہ ہان فرمایا کہ آیا اذن دیا ہی انہون نے تجکو جہاد کرنیکا اوسنی کہا کہ نہین فرمایا کہ پہر جا اور اذن طلب کر اگر اذن دین وہ تو جہاد کر و گرنہ جا اور جہانتک ہو سکے نیکی کر اونسے کہ یہہ بہتر ہی اون چیزونسے کہ حکم کیا گیا ہی ہمکو انکا بعد توحید کے اور ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تا مشورت کرے آنحضرت سے جہاد مین جانیکی فرمایا کہ آیا ہی تیری مان اوسنی کہا ہان فرمایا جا اور اوسکے پاس رہ کہ بہشت اوسکے پاؤن مین ہی اور حدیث مین ہی کہ حق بڑے بہائیکا مانند حق باپ کے ہی **ف** کتاب شرعۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ نہین اوترتے ملائکہ یعنی رحمت کے اوس قوم پر کہ اونمین کاٹنے والا ناتے کا ہی اور لکہا ہی علمانے کہ سلوک کرنے والا ناتے دارونسے وہ ہی کہ ناتے دار اوسے انقطاع کرتے جاوین اور یہہ سلوک کرتا رہے اوسنے پس صلہ رحم یعنے سلوک کرنا ناتے دارون سے واجب ہی اگرچہ ساتہ سلام اور دعا اور ہدیہ کے ہو اور مکروہ رکہی ہے بعضے بزرگون نے ہمسایگی اقربا کی اسلیے کہ اسمین حرمت اور ہیبت مین زیادتی پس باعث ہوتا ہی یہہ انقطاع کا اور ملاقات کرتا رہے قرابتیون سے کبہی کبہی اسلیے کہ یہہ زیادہ کرتا ہی الفت و محبت کو بلکہ ملاقات کیا کرے اونسے ہر ہفتہ یا ہر مہینہ مین اور ہووین ہر قبیلہ کے لوگ اور ہم جدی یکتن مددگاری مین غیر وغیرہ اور نہ رد کرے بعض انکا حاجت بعضے کی اسلیے کہ یہہ قبیلہ کاٹنے ناتے کے سے ہی اور سمجہین چچا اور بڑے بہائی کو اور ماموں کو

بمنزلہ باپ کے اور سمجھین خالہ اور پھوپھی کو بمنزلہ ماں کے توقیر اور خدمت اور اطاعت مین اونکی اور جاننا چاہیے کہ نیکی
کرنی ماں باپ سے افضل چیز ہی اون چیزونمین سے کہ نزدیک کرتی ہین اللہ تعالی کے اور اللہ تعالی نے
اونکے احسان کرنیکو اپنی عبادت کے ساتھہ ذکر کیا ہی بسبب بڑی ہونے شان انکیکے یعنے اس آیہ مین وَقَضٰی
رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور حدیث مین آیا ہی کہ نیکی کرو اپنی باپون سے نیکی کرین گے
(اور حکم کیا تیرے رب نے کہ نہ عبادت کرو مگر اوسیکی اور حکم کیا ساتھہ ماں باپ کے احسان کرنیکا)
تمسے تمہارے بیٹے اور حق ماں کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے پس نیکی کرنا ماں سے بہت واجب ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ
اَلْاُمَّهَاتِ (جنت نیچے قدمون ماؤن کے ہی ۱۲) پس ماں باپ کے حقوق مین سے یہہ ہی کہ تعلق کرے اونسے اور خدمت کرے اونکی جبتک
کہ زندہ ہین وہ یہان تک کہ راضی ہون تجہسے اور نہ ڈالے اونکو رنج مین اگرچہ تھوڑا سا ہو اور نہ بلند کرے آواز
اپنی اونکی آواز پر کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ (اور مت کہو اونکو اف ۱۲) اور اونسے بکار کر کلام نکر اور اطاعت کر
اونکی مباح چیزونمین اسلیے کہ رضا رب جل جلالہ کی اونکی رضا مین ہی اور غضب اللہ تعالی کا اونکی غصہ مین ہی اور
نہ نسبت کر اپنے کو طرف غیر ماں باپ کے اونکو حقیر جانکر یعنے جیسے بعضے اراذل اپنے کو سید یا بزرگ زادہ
بنادیتے ہین یعنی کسیکی اولاد مین مشہور کردیا اپنے کو کسیکی اولاد مین پس یہہ بات باعث لعنت کی ہی
اور خرچ کر اونپر اپنے مال مین سے کہ بندہ حساب نہین پوچھا جاویگا خرچ کرنے سے ماں باپ پر یعنے اگرچہ
کتنا ہی دیوے اور بعضی بزرگ ماں باپ کے ساتھہ کہاتے نہ تھی بخوف واقع ہوجانے بے ادبی کے اور ماں
باپ پر بہی حق ہی اولاد کا کہ نہ باعث ہون اولاد کی نافرمانی کے بسبب بدمعاملگی اور ظلم کرنیکے اونپر اور مدد کرین
اولاد کی بھلائی پر اور فرزند کو چاہیے کہ دیکھے طرف ماں باپکے ساتھہ محبت اور مہربانی و شفقت کے اجر حاصل
اوسکو عوض ہر نظر کے ثواب حج مقبول کا یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی اپنے ماں باپ کی طرف
دیکھتا ہی نظر شفقت و محبت سے تو اوسکو ثواب حج مقبول کا بدلے ہر نظر کے ملتا ہی اور نہ چھوڑے ماں باپکو
بسبب جہاد یا حج یا طلب علم یا طلب مال کے اسلیے کہ خدمت انکی افضل ہی ان سب چیزونسے یہان تک کہ روایت
کیا گیا ہی کہ ابو ہریرہ رض نے نہین حج کیا یہان تک کہ مری ماں اونکی اور تھے ابو ہریرہ کہ صبح کو جاتے ماں کے
دروازے پر اور کہتے سلام ہو تجہپر ای ماں میری اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی جزا دے تجکو اللہ جیسی
نیک جیسیکہ پرورش کیا تونے مجکو چھوٹی عمر مین پس جواب دیتین اونکو ماں اونکی کہ تجکو بہی جزا دے اللہ جیسی
نیک جیسیکہ سلوک کیا تونے مجہسے بڑے ہوکر پہر نکلتے ابو ہریرہ اور پہر آتے اور کہتے مانند اسکے اور حقوق ماں
باپ کے یہہ ہین کہ بڑا جانے انکے حکم کو اور تواضع کرے انکے لیے اور آپ خدمت کیا کرے انکی اور بہر بیٹھے تو
نہ سکے اور عار نکرے انکی خدمت سے اگرچہ وہ مشرک ہون اور مصاحب ہو انکا دنیا مین اچھی طرح جیسیکہ حکم کیا
اللہ تعالی نے وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا اور رعایت کرے ماں باپ کے حقوق کی بعد مرنے انکیکے

اور مصاحب ہو انکا دنیا مین اچھی طرح ۱۲

پس کفناوے اور دفناوے اونکو اور نہ بد دعا کرے اونپر جبکہ ہون کافر بلکہ دعا کرے اونکی ہدایت کی جبتک
کہ وہ زندہ ہین پہر سوے اونکا طرف اللہ تعالی کے جیسکہ آیا ہی بیچ قصہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ
کے اور نہ چلے آگے ماں باپ کے اور نہ بالانشینی کرے اونپر مجلس مین اور نہ پکارے انکو نام لیکر بلکہ کہے
ای ماں میری اور ای باپ میری جیسکہ قرآن مین آیا ہی یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ اور مانند اسکے
(ای باپ میرے کرو جو چیز کہ حکم کیا جاتا ہی تو)
اور نہ برا کہے کسیکی ماں باپ کو اسلیے کہ وہ برا کہیگا اسکے ماں باپ کو اور نہ سبقت کرے اونپر
کسی چیز مین اور نہ دیکہے تیز نظر سے اونکو اور اونکے حقوق مین سے بعد اونکے مرنیکے یہہ ہین کہ نماز
پڑہے اونپر جبکہ ہون وہ مومن اور استغفار کرے اونکے لیے اور پورا کرے اونکے عہد کو اور
وصیتونکو اور اکرام کرے اونکے دوستونکا اور سلوک کرے اونکے ناتے دارونسے اور دوستونسے
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکہے یہہ کہ سلوک کرے اپنے باپ سے اوسکی قبر مین پس چاہیے
کہ سلوک کرے اپنے ماں باپ کے بہائیونسے بعد اسکے اور جسکے مرین ماں باپ اور وہ زندہ ہو تو چاہیے
کہ بخشش مانگے اونکے لیے اور تصدق کرے اونکے لیے یہانتک کہ لکہا جاوے یار یعنی نیکی کرنے والا
ماں باپ سے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کی قبر کی ہر جمعہ مین لکہا جاویگا
(نیکی کار)
یار اور نیت کرے ساتہ تصدق کرنے مال اپنے کے ماں باپ کی طرف سے پس نہین ناقص ہوگا اسکے اجر
مین سے کچہہ اور ہوگا انکے لیے مانند ثواب اسکے اور تہے بعضے بزرگ کہ پہینکتے تہے پتہر راہ مین سے داہنی
طرف تو نیت کرتے اپنے باپ کی طرفسے اور دوسرا پتہر بائین طرف پہینکتے تو اپنی ماکی طرفسے نیت کرتے
یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ دور کرنا ایذا کا راہ مین سے ایک شاخ ہی ایمان کی پس یہہ فعل اپنے ماں باپکی
طرفسے کرتے تا دہ ثواب پاوین اور بعضے بزرگ غصہ کو روکتے تہے اور ارادہ کرتے ماں باپکی بر یعنے احسان کا
یعنے یہہ نیت کرتے کہ اسکا ثواب انکو پہنچے اور ہم اونکے احسان کرنے والونمین لکہے جاوین پس اسمین
دلیل ہی اسپر کہ تمام نیکیاں بندیکی ماں باپ کے سلوک سے ہین یعنے جو نیکی انکی نیت سے کریگا وہ داخل ہی
انکے ساتہ احسان کرنے مین بسبب حاصل ہونے ثواب کے انکے لیے اور دو رکعت نماز پڑہے ماں باپکے
ثواب پہنچانیکے لیے اول روز مین پہلے غذا کہانیکے کہ پہنچیگا انکو ثواب اوسکا اور رفاہ جانے اپنے کو
بیچ ایفا حق انکے کے اسلیے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین بدلا اوتار سکتا ماں باپکا مگر یہہ کہ آزاد
کر دیوے اونکو کسیکی بندی مین سے تمام ہوا مضمون شرعۃ الاسلام کا پس چاہیے ہر مسلمان کو کہ غور کر کے
ان مضامین مین اور ماں باپ کی اطاعت کرے اور اونکے حقوق ادا کرے اور اونکی نافرمانی سے
بچے کہ ماں باپ کی ایذا بہت بری چیز ہی کتاب درر المجالس مین چند حکایتان باپ کے ایذا دینے کے وبال مین

نقل کرتے ہین وہ بیان لکھی جاتی ہین **حکایت** ایک جوان تہا کہ اوسکو شوق حج کا ہوا اوسکی مان
اوسکو اجازت نہ دیتی تہی وہ بغیر کہی مان کے چلا حج کے لیے ایکروز چورون نے اوسکو پکڑا اور مال
اور زاد دراحلہ اوسکا سب لےلیا اور دونون ہاتہ اور پاؤن اوسکے کاٹ کر چہوڑ گئے مؤذن بیت اللہ کو
خواب مین حکم ہوا کہ اوٹہ اور فلانے جنگل مین جا اور فلانے جوان کی خبر لے کہ مجکو اوسپر رحم آتا ہی وہ
مؤذن بیدار ہوا اور اودہر روانہ ہوا جب وہان پہنچا تو کہا کہ اے جوان تیرا کیا حال ہی اوسنے کہا
کہ مینے بغیر اجازت مان باپ کے قدم راہ کعبہ مین رکہا تہا حال میرا یہہ ہوا کہ جو دیکہا تجنے تا کہ بندگان
خدا عبرت پکڑین کہ حج کے جانے مین بغیر اجازت مان باپ کے ایسا معاملہ پیش آتا ہی پہ جائیکہ مان
باپکو ناحق رنج دے اور برا کہے اسکا انجام کار کیسا ہوگا اوس مؤذن نے جوان کو کہا کہ توبہ کر
اوس جوان نے توبہ کی اور مؤذن سے درخواست کی کہ مجکو میری مان کے گہر پہنچا دے تا اوسکا
دل مین ہاتہ مین لاؤن اور جیسا کہ ہاتہ پاؤن سے جدا ہوا ہون دم آخر ایمان سے ایسا جدا نہون پس
مؤذن نے اوسکو اوٹہایا اور اوسکے مان کے دروازہ سے آگے لیجا کر بٹہا دیا اور آپ پہر آیا اوسکی
مان اندر بیٹہی تہی جوان نے مان کی آواز سنی کہ کہتی ہی الٰہی مین نہین جانتی کہ سفر مین میرے فرزند کے
ساتہ کیا معاملہ درپیش آیا کہ بغیر میری اجازت کے باہر نکلا تہا اب اوسکو محبت تک پہنچا کہ میرا دل اوسکے لیے
بیقرار ہی جوان نے ہاتہ کٹے ہوئے سے دروازہ کہٹکہٹایا اوسکی مان نے کہا کہ کون بیوہ اور غمزدہ کے
دروازہ کو کہٹکہٹاتا ہی پہر خیال کیا کہ مبادا کوئی خبر میرے مسافر کی لاتا ہو اوٹہ کر باہر آئی اور دیکہا کہ ایک غریب
بیٹہا ہی اوسکی مان نے کہا اے غریب آ اگر تجکو حاجت ہو تو روٹی دون غریب نے کہا کہ روٹی کیونکر لون
مین کہ ہاتہ نہین رکہتا عورت نے کہا ای غریب آگے آ غریب نے کہا کہ کیونکر آؤن نہین پاؤن تو رکہتا ہی نہین
اوسکے اس کہنے سے اوسکو مہر آئی اور کہا ای جوان غریب تیری آواز تو میرے بیٹے کی سی ہی وہ عورت
دوڑ کر چراغ لے آئی اور اوسکا منہ دیکہنے لگی آگے پیچہے سے اوسکی انکہہ ٹہنڈی ہوتی تہی اور
کہتی تہی کہ مین بہی تیرے مانند ایک بیٹا رکہتی تہی لیکن نہین جانتی مین کہ سفر مین کیا حال ہوا اوسکا بیٹا
صبر نکر سکا اور رویا اور فریاد و زاری شروع کی کہ اے مان وہ بیٹا تیرا مین ہی ہون جب عورت نے یہہ بات
سنی تو نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر گر پڑی بعد ایکساعت کے بہوش مین آئی اور منہ اپنا آسمان کی طرف کر کر کہا الٰہی
تونی اسکو ادب تو دیا ہی لیکن اسکو ہلاک نکر اور سعادت ایمان سے محروم نکر غرضکہ خوشی مان باپ کی عجب
چیز ہی اور نافرمانی اونکی بہت بری چیز **حکایت** دوسری ایکروز سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
گورستان جنت البقیعہ کی طرف تشریف لائے ایک گور مین سے نالہ و زاری بیچ سمع مبارک

مہتر بہتر عالم کے پہنچی کہ کوئی کہتا ہی النار فوقی و النار من تحتی و النار عن یمینی و النار عن شمالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ کو کہ منادی کرین کہ جس جسکے مردے ہیں اس گورستان مین ہون باہر نکلین یعنی گہرونسے پس خلائق نکلی اور اپنے اپنے عزیزونکی گورون پر کہڑے ہوئے بعد ازان سبکے پیچھے ایک عورت بڑہیا عصا ہاتہہ مین پکڑے ہوئے آئی اور گور پر کہڑی ہوئی مہتر بہتر عالم نے پوچہا کہ اس خاک مین تیرا کون ہی اوسنے کہا کہ میرا بیٹا ہی ولیکن اوس سے مین بیزار ہون رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کیون نہ خوش ہوگی تو اوسنے کہا کہ ہرگز مین خوش نہین ہونگی کہ مجکو رنج دیا ہی اوسنے رسول علیہ السلام نے ہاتہہ دعا کے لیے اوٹہایا اور کہا الٰہی حجاب درمیان مین سے اوٹہالے تا یہہ عذاب دیکہے فی الحال حجاب دور ہوا اور اوسکی مان نے گور فرزند کو بہرا ہوا آگ دہکتی ہوئی سے دیکہا اور اوسکا بیٹا آگ مین جل رہا ہی احوال بیٹے کا ایسا دیکہکر اپنے کو در پے اوسکے ڈالا اور کہتی تہی بار خدایا مین خوش ہوئی تو بہی خوش ہو اور میرے فرزند سے عذاب اوٹہالے بمجرد خوش ہونیکے عذاب اوسپر نہ رہا یہہ معاملہ اسلیے ہوا کہ تا لوگ جانین کہ ایذا دینی مان کی نہایت بری ہی اور دعا مان باپ کی فرزند کے حق مین مقبول ہی

حکایت تیسری آیا ہی کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ خواب مین دکہائے گئے کہ جا تو اوس جوان پاس کہ حجرۂ حرم مین ہی اور کہہ کہ خدا تعالی کی رحمت مین سے تیرے لیے حصہ نہین ہی مالک بن دینار خواب سے بیدار ہوئے اور حرم کیطرف چلے جب وہان پہنچے تو دیکہا کہ ایک جوان ایک حجرۂ تاریک مین زار زار رو رہا ہی نظر جوان کی مالک پر پڑی جوان نے کہا کہ ای مالک بن دینار تو کیا پیغام لایا ہی مالک نے کہا کہ تو کیا جانتا ہی کہ مین پیغام لایا ہون جوان نے کہا ای مالک کتنی ہی برس ہین کہ یہہ بات مجکو کہتی ہین کہ تجکو رحمت خدا تعالی سے حصہ نہین ہی مالک نے کہا کہ کیا گناہ کیا ہی تو نی جوان نے کہا کہ مین مست تہا حالت مستی مین باپکو مکا مارا تہا مینے ایک دانت اوسکا ٹوٹ گیا پانچ برس گذرے ہین کہ مین روتا ہون ماتم اوس گناہ مین کہ دیکہا چاہیے فردائی قیامت کو مجہہ کیا عذاب کرتے ہین مالک نے کہا ای جوان تیرا باپ کہان ہی کہا فلانے قبیلہ مین ہی اور کہتے ہین کہ اس سال حج کو آیا ہی مالک اوسکے نشان پر گیا دیکہا کہ اوسکا باپ کعبہ کے پیچہے ہی اور دانت اپنی ہتیلی پر لیے ہوئی سر برہنہ کہہ رہا ہی الٰہی میرے دانت پر دیکہہ مالک کہتے ہین کہ مجکو رونا آگیا کہا مینے ای پیر مرد اگر فرزند نے تجکو مکا مارا عجب نہین کہ اوسکے ہاتہہ سے رویا تو لیکن کچہہ اپنے بیٹے کے حال سے آگاہ نہین ہی تو کہ پانچ برس سے اس شرمندگی سے گریہ و زاری کر رہا ہی اور تمام قصہ فرزند کا بیان کیا شفقت پدری جوش مین آئی اور رحم اوسپر کیا اور دعا کی مالک خوش ہوئی اور جوان کے پاس آکر اوسکے باپ نے دعا

کرنیکی خبر دی وہ جوان زیادہ رونے لگا اور کہا ای مالک تجسی ایک التماس کرتا ہون کہا کہو کیا کہتا ہی کہا اگر آج
مجسی میرا باپ خوش نہو تو فردای قیامت کو فرشتی طوق و زنجیر میری گردنمین ڈال کر دوزخکی طرف لیجاوینگے
تم آج مجہپر وہی کرو کہ ایک رسّی لاؤ اور میری گردنمین ڈالو اور کہینچتے ہوئے میرے باپ کے پاس لیجاؤ اور کہو کہ
گنہگار کو لائے ہین ہم جوان کو اسیطرح کیا اور اوسکے باپ کے پاس لیگیٔ باپ اپنے بیٹے کا ایسا حال
دیکہکر دوڑ کر آیا اور رسّی دور کی اور گلے سے لگالیا اور کہا ای جان پدر مین تجسی خوش ہون اللہ تعالے
تجسی خوش ہووے وای اوپر کہ مان باپ اوسسے ناراض ہون اور رہے وہ فرزند کہ مان باپ اوس سے
راضی ہون یا الٰہی ہمکو توفیق دے مان باپونکے راضی کرنیکی تا تو ہمسی راضی ہو بمنہٖ و کمال کرمہٖ تمام ہوئین
حکایتین درالمجالس کی اب شروع ہوتا ہی اصل مطلب کتاب کا اور حق مملوک کا بیان یہہ ہی جہان کہ ملک دو
قسم پر ہی ایک ملک نکاح ہی کہ اوسکو ملک متعہ کہتے ہین اور دوسرے ملک رقبہ کہ اوسکو ملک یمین
کہتے ہین اور بیان حقوق ملک نکاح کا اور بیان مہر کا اوپر ہو چکا اور ملک یمین یعنی بردہ کے ہی
حقوق ہین کہ واجب ہی رعایت انکی تا بسبب فراغ معیشت اور صلاح آخرت کے ہوین یعنی انکو راضی کریگا
تو دنیا کے امور وہ خوب سرانجام کرینگے اور آخرت کے امور بسبب فراغ خاطر کے خوب کرسکیگا اور
وصیت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ ڈرو اللہ سے بیچ حق ملوکون اپنے کے کہلاؤ انکو اوس
کہانے مین سے کہ آپ کہاؤ اور پہناؤ انکو اوس لباس مین سے کہ آپ پہنو اور تکلیف نہ دو انکو اوس چیز کی
کہ نکرسکین اور جو بردہ خوش آوے رہنے دو اور جو کہ خوش نہ آوے بیچ ڈالو اور شکر کرو خدا تعالی کا
کہ انکو مملوک تمہارا کیا اگر چاہتا تو تمکو مملوک انکا کرتا منقول ہی کہ عبد اللہ بن عمر آنحضرت کے پاس حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ ہر روز کتنی بار عفو کیا کرون اپنے مملوکون کے قصور یا رسول اللہ پس چاموش رہے
آنحضرت بعد اسکے فرمایا کہ ہر روز ستر بار معاف کیا کر اور آیا ہی کہ ابو درداء صحابی کی لونڈی نے ابو درداء کو
کہا کہ مین تجکو مدت ایک برس تک زہر دیتی رہی لیکن تجمین تاثیر نکی زہر نے پوچھا ابو درداء نے کہ کیون زہر
دیتی تہی تو کہا چاہتی تہی مین کہ تجسی خلاصی پاؤن کہا جا کہ تجکو آزاد کیا مینے اللہ کے لیے اور منقول ہی کہ
بن عاصم کی لونڈی کے ہاتہ سے اونکے بیٹے کے سر پر کچہہ گر پڑا اور وہ مرگیا پس ڈری وہ لونڈی پس کہا
قیس نے کہ نہین جانیکا ڈر اس لونڈی کا مگر آزادی سے پس آزاد کیا اوسکو اور یہہ بات نہایت حلم و رضا بقضا سے ہی
اور یہہ بہی آیا ہی کہ میمون بن مہران کے پاس ایک مہمان آیا وہ حاضر کرنے طعام کے لیے لونڈی کو جلدی کرنے لگے
پس جلدی کی لونڈی نے اور اوسکے ہاتہ مین طباق تہا اوسکا پانو جو پہسلا تمام شوربا میمون کے سر پر گرا میمون نے
لونڈی کی طرف دیکہا لونڈی نے کہا ای تعلیم کرنے والے خیر کے اور ادب دینے والے لوگون کے عمل کر آیت

کہ خداتعالی نے فرمایا ہی کہا وہ کیا ہی کہا لونڈی نے کہ فرمایا ہی وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ کہا میمون نے
کہ روکا مینے غصہ کو کہا لونڈی نے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ بہی فرمایا ہی کہا معاف کیا مینے قصور
تیرا لونڈی نے کہا کہ زیادہ کر اسپر کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پس آزاد کیا اوسکو میمون نے
اور اس حکایت کو اخلاق المحسنین مین حضرت امام حسین رضہ سے نقل کیا ہی اور آیا ہی کہ ایک شخص اصحاب
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غلام کو مار رہے تہے اور غلام کہتا تہا کہ واسطے خدا کے بخش جب
آنحضرت صلعم نے آواز اوسکی سُنی تو اوسکے پاس آگئے جب اون صحابی نے حضرت کو دیکہا تو ہاتہ اوسکے مارنے سے
کہینچا پس فرمایا آپ نے کہ وہ تجہی خدا کیواسطے بخشواتا تہا تو نے عفو نکیا جبکہ مجکو دیکہا تو ہاتہ کہینچا کہا اوسنے
کہ آزاد کیا مینے اسکو یا رسول اللہ فرمایا اگر یہہ تو نکرتا تو جلاتی مونہہ تیرا آگ دوزخکی نعوذ باللہ منہا اور حدیث مین
آیا ہی کہ تین شخص اول بہشت مین داخل ہونگے شہید اور مملوک کہ خدا تعالی کی عبادت مین مشغول ہو اور خیرخواہ
اپنے مالک کا ہو اور عیالدار کہ پارسا ہو اور تین شخص اول دوزخ مین جاوینگے امیر کہ ظلم کرے لوگون پر
اور مالدار کہ ندیوے حق خدا کا یعنے زکوۃ وغیرہ اور فقیر کہ تکبر کرے ساتہ فقر کے اور مجمل حقوق مملوک کے
یہہ ہین کہ اسکے کہلانے پہنانے مین قصور نکرے اور ایذا ندے اوسکو اور زیادہ اوسکی طاقت سے
اوسکو تکلیف ندے اور نظر تکبر اور حقارت سے اوسکو ندیکہے اور اوسکی خطائین معاف کرے اور حالت
غضب مین تحمل کرے اور اگر اوسے بیچ حق مالک کے یا حق خدا کے کچہ قصور ہو تو نظر کرے اپنی تقصیر
بیچ حقوق خدا کے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ
حق تعالے سبہونکو توفیق نیکی کی دی بحرمت محمد اور آل اور اصحاب اونکے **ف** مناسب اس مقام کے ایک
دو حکایتین کتاب نافع المسلمین کی لکہی جاتی ہین واسطے نفع بہائی مسلمانون کے **حکایت** ایک
زمانہ مین ایک خواجہ نے لونڈی کو کہا کہ بچہونا درست کر لونڈی نے کہا اے خواجہ تیرا ہی کوئی خواجہ ہی
یا نہین کہا خواجہ نے ہان ہی کہا لونڈی نے وہ بہی سوتا ہی یا نہین کہا خواجہ نے نہین لونڈی نے اوسکو کہا
کہ ای خواجہ تجکو شرم نہین آتی ہی کہ خواجہ تیرا جاگے اور تو سووے خواجہ نے یہہ سنکر ایک نعرہ مارا
اور بیہوش ہو کر گر پڑا جب اس حالت سے ہوش مین آیا تو کہا ای لونڈی اس بات پر تجکو مینے اپنے مال مین سے
آزاد کیا اور کہتے ہین کہ بہر وہ بزرگ کبہی نہ سوئے اور اولیاء اللہ سے ہوئی **حکایت** حضرت رابعہ
بصریہ سے کہ اولیاء کاملین سے تہین کسی شخص نے پوچہا کہ سرشتہ اس طلب مولی کا کہانسے تجہے ہاتہ لگا
کہا کہ مین سات برس کی تہی کہ اس ہنگام مین قحط بصرہ مین پڑا اور میرے ماں باپ کی وفات ہوگئی اور
میری بہنین متفرق ہوگئین اور مجکو ابو اعتی سبب سے کہتے ہین کہ تین بہنین میری اور تہین اور چوتہا

اونکی مین تہی پس مین ایک ظالم کے ہاتہ مین پڑی اوسنے مجکو چہ درہم کو بیچا اور خواجہ مجکو کار خدمت
فرمایا کرتا تہا ایک روز مین کوٹہے سے گر پڑی اور ہاتہ میرا ٹوٹ گیا مینے منہہ خاک پر رکہا اور کہا
بار خدایا مین یتیم غریب قیدی ہوئی ایک شخص کی رحمت فرما اور رضا تیری چاہتی ہون
اگر تو راضی ہی تو کیا ڈر ایک آواز مینے سنی کہ ای ضعیف غم مت کہا کہ کل کو تجہے ایک جاہ ہوگا
کہ مقربان آسمان تجکو اچہا جانین گے جبکہ مین اپنے مالک کے گہر مین آئی تو مینے روزہ شروع کیا اور راتکو
گوشہ مین جاکر عبادت مین مشغول ہوتی آدہی راتکو مین حق سے مناجات کرتی تہی اور کہہ رہی تہی کہ الٰہی تو
جانتا ہی کہ خواہش دل کی بیچ موافقت اور فرمان تیرے کے ہی اور روشنی آنکہہ میری کی تیری خدمت مین اور میری نیت پر
مطلع ہی تو اگر کام میرے ہاتہ ہوتا تو ایک ساعت تیری عبادت سے نہ آسودہ ہوتی ولیکن تو نے
مجکو ایک مخلوق کے ہاتہ مین اسیر کر دیا ہی اسی مین یہہ دعا کر رہی تہی کہ خواجہ نے میرے سر پر ایک
قندیل نور کی بغیر زنجیر کے لٹکی ہوئی دیکہی کہ تمام گہر اوس سے روشن تہا روز دوسرے مجکو خواجہ نے
بلایا اور نوازا اور آزاد کیا پس رخصت چاہی مینے اور وہان سے باہر آئی ہون اور ویرانہ مین گئی
کہ کوئی وہان نہ تہا اور عبادت مین مشغول ہوئی چنانچہ رات کو ہزار رکعت نماز کی پڑہتی تہی

باب پانچوان

بیچ بیان عزلت کے جان کہ مشائخ سلف کو اختلاف ہی بیچ فضیلت عزلت و صحبت باہمدگر کے بعضے
بعضون نے کہا ہی کہ گوشہ نشینی بہتر ہی اور بعضون نے کہا کہ خلق مین ملے جلے رہنا بہتر ہی اور ہر جماعت
کے لیے دلیلین ہین اور احادیث و اقوال صحابہ کے دونو جانب مین واقع بعضے اگلے بزرگون نے
کہا ہی کہ حکمت سب دس جز ہی نو جز خاموشی مین ہین اور دسوان جزو عزلت مین سفیان ثوری
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ هٰذَا وَقْتُ السُّكُوْتِ وَمُلَازَمَةُ الْبُيُوْتِ (یہہ وقت خاموشی اور لازم گہرنے گہرون کا ہی) ایک بزرگ گہر مین سے
نکل کر دروازہ پر آئے اور بیٹہے ناگہان ایک پتہر کہین سے آکر اونکے منہہ پر لگا وہ خون رخسارہ سے
پاک کرتے تہے اور اپنے نفس سے کہتے تہے کہ مین تجکو نصیحت نکرتا تہا ای نفس کہ گہر سے نہ نکل بعد اسکے
خلوت مین گئے اور جبتک زندہ تہے ہرگز گہر سے باہر نہ نکلے اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید نے
کہ بڑے صحابہ مین سے ہین گوشہ پکڑا عقیق مین کہ ایک جگہہ ہی نزدیک مدینہ کے اور ہرگز مدینہ مین نہ آئے
واسطے جمعہ کے اور نہ اور کام کے لیے یہانتک کہ مرے ایک بادشاہ حاتم اصم پاس آیا اور کہا یا شیخ
کچہہ حاجت رکہتا ہی تو کہا ہان یہہ کہ نہ مین تجکو دیکہون اور نہ تو مجکو ایک شخص نے سہل رح کو کہا کہ مین
چاہتا ہون کہ مصاحب تمہارا رہون کہا بعد مرنے ہمارے کے مصاحب کسکا ہوئیگا تو جسکا جب مصاحب
ہوئیگا اوسکا ابہی کیون نہین ہوتا اور ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ بہترین مجالس وہ مجلس ہی کہ گہر کے

گوشہ مین ہو نہ کوئی تجھکو دیکھے اور نہ تو کسیکو اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے سوال کیا
کہ کون شخص لوگون مین سے بہتر ہی یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص کہ جہاد کیا ہو اوسنے راہ خدا مین کہا
صحابہ نے بعد اسکے کون افضل ہی فرمایا وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہو اوسنے دامن کوہ مین اور عبادت
کرے خدا کی اور نگاہ رکھے لوگونکو اپنے شر سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست رکہتا ہی
اوس شخص کو کہ متقی ہو اور لوگونکی آنکہہ سے مخفی ہو اور دلیلین فضیلت صحبت یعنے باہم گہلے رہنی کی یہہ ہین
کہ مخالطت اور مصاحبت سبب ہین الفت دلون اور سلام علیک کرنے کے مسلمانونسے اور مدد کرنیکے
امور دین مین فرمایا اللہ تعالی نے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى یعنے جب لوگون مین رہیگا
(مدد کرو بیچ نیکی اور پرہیزگاری کے)
تو اوسپر عمل نصیب ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ آلِفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ
لَا يَأْلَفُ یعنی مومن وہ ہی کہ الفت کرے مسلمانونسے اور نیکی نہین ہی اوس شخص مین کہ الفت نکرے
پس جب لوگون مین رہیگا تو اس حدیث پر بہی عمل میسر ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص نے ایک
پہاڑ مین سکونت اختیار کی تا عبادت کرے پہر شہدا کے پاس اوسکو لاے پس منع کیا اوسکو اور فرمایا
کہ صبر کرنا لوگونکی ایذا پر بہتر ہی چالیس برس کی عبادت سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ شیطان مانند
بہیڑیے کے ہی آدمی کا اور لوگ مانند بکریونکے اگر کوئی بکری ریوڑ سے جدی ہو بہیڑیا اوسکو لیجائیگا دور رہو
اپنے تئین گوشہ پکڑنے سے اور ہر ایک عزلت اور صحبت کے لیے فوائد ہین اور آفات جیسیکہ نکاح اور
تجرید کے لیے ہین پس نظر اوپر ہونے فوائد اور آفات کے کرنی چاہیے اگر فوائد عزلت کے حاصل ہون
تو عزلت افضل ہی والا صحبت بہتر ہی اور فوائد مختلف ہوتے ہین ساتہہ اختلاف احوال اشخاص کے اور جب
ایسا ہو تو ضرور ہی بیان کرنا فوائد اور آفات عزلت اور صحبت کا اور اس باب مین تین فصلین ہین **فصل
پہلی** بیچ فوائد عزلت کے فوائد عزلت کے یہہ ہین کہ وہ سبب فارغ کرنے دل کی ہی واسطے عبادت کے اور
حضور فکر کے اور حاصل کرنے انس کے ساتہہ مناجات حق جل و علا کے حضور عبادت بے فراغ کے متصور
نہین ہی اور صحبت اور مخالطت اکثر سبب تفرقہ دل اور تشویش خاطر کی ہی اور اسی سبب سے حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدا کار مین کوہ حرا مین عزلت اختیار کی یہان تک کہ نور نبوت قوت کو پہنچا
کہ نہ کثرت مانع انوار وحدت کی تہی اور نہ وحدت محو کرنے والی آثار کثرت کی اور حصول اس مرتبہ کا بے نور نبوت کے میسر
نہین ہی اور حصول اسکا ہر کسی سے طمع محال ہی اور شاید بشرف متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن مین بعضی اولیا
امت اونکیکو بہی حاصل ہو سید الطائفہ جنید بغدادی کہتے ہین کہ تیس برس ہوئی کہ بات میری ساتہہ خدا کے ہی اور لوگ خیال
کرتے ہین کہ مین ساتہہ اونکے بات کرتا ہون اور یہہ مرتبہ نتیجہ استغراق اور افراط محبت کا ہی اور محال نہین ہی ملنے کہ بیچ عشق مجازی کے

واقع ہی کہ عاشق اگرچہ ظاہر مین لوگونسے بات کرتا ہی لیکن جان اوسکی ہمیشہ آگے جانان کے ہی **بیت**
دل پیش بوام دیدہ بجاے دگرستم + تا خلق نداند کہ ترا می نگرستم + اور جب عشق مجازی مین یہہ رتبہ
حاصل ہوئی تو عشق حقیقی مین آپہی معلوم ہی کہ کیا حال ہوگا اور حکایات سلف کی بیچ اختیار کرنے
عزلت کے بہت ہین اور جملہ فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین سلامتی ہی لوگون کی غیبت سے اسلیے کہ سالم
رہنا اوس سے باوجود مخالطت کے مرتبہ صدیقون کا ہی اور حاصل ہونا اس مقام کا ہرکسیکو میسر نہین ہی اور
عادت لوگونکی ہمیشہ نقل کرنے خبرون اور عیوب خلق کے ہی پس اگر کوئی موافقت کرے انکی تو مستحق غضب
حق کا ہوا اور اگر ساکت رہے تو گناہ مین شریک ہوا اور اگر انکار کرے تو اوسکی ہی غیبت کرینگی بلکہ گالیان
دینگی پس زیادہ ہوگی شر اور آفت اور عزلت مین سلامتی ہی ان باتونسے اور فوائد عزلت مین سے یہہ بہی ہی
کہ صحبت اور مخالطت مین خوف فوت ہونے امر معروف اور نہی منکر کا ہی اور یہہ واجبات دین سے ہی
اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ امر بالمعروف سے شر و فتنہ پیدا ہوتا ہی کہ دفع اسکا پہنچانیوالا منہیات کا ہوتا ہی
خصوصًا اس زمانہ مین کہ مددگار دین کے اور تابعدار شرع کے کم ہین اور فوائد عزلت کے یہہ بہی ہین کہ اسمین
سلامتی ہی ریا سے اور ریا در دبی دوا ہی اور اسکے دفع کرنے مین ابدال و اوتاد عاجز ہین اور دفع کرنا اسکا خاصہ
صدیقونکا ہی اور عزلت سبب اسکی کمی کی ہی بلکہ قریب ہی کہ بالکل جاتا رہے لیکن صحبت اور مخالطت مین دفع
اسکا مشکل ہی اور فوائد عزلت کے یہہ ہین کہ اسمین سلامتی ہی کذب و نفاق سے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ لوگونمین آپسمین عداوت و خصومت ہوتی ہی پس اگر ساتھ ہر ایک کے دو شخصونمین سے کہ انکی درمیان مین عداوت
ہی بموافقت پیش نہ آوے تو دشمن دونونکا ہوا اور اگر ایک کے ساتھ موافق ہو تو دوسرا دشمن ہوتا ہی اور حدیث
مین آیا ہی کہ بدترین لوگونکا وہ ہی کہ دورویہ ہو یعنی اگر دونون سے موافق ہو تو مستحق اس وعید کا ہوتا ہی اور
یہہ بہی ہی کہ غالب لوگون بروقت ملاقات کے ظاہر کرنا شوق کا اور مبالغہ کرنا یاد مین اور پوچھنا احوال کا
اور ظاہر کرنا مہربانی کا ہی اور حال انکے دلمین کسی چیز کا بہی اسمین سے اثر نہین ہی اور یہہ نفاق بعض ہی
سری سقطی رح نے کہا ہی کہ اگر آوے میری پاس ایک بہائی مسلمان اور مین ہاتھ ڈاڑہی پر لیجاؤن اوسکی
سنوارنے کے لیے بسبب آنے اوسکے تو ڈرتا ہون کہ مجکو بیچ دفتر منافقون اور ریاکارونکے نہ لکہین اور
طاؤس رح ہشام خلیفہ کے پاس آئے اور کہا کہ کیسا ہی تو ای ہشام ہشام کو غصہ آیا اور کہا کہ امیر المؤمنین
کیون نہ کہا تو نے فرمایا طاؤس نے کہ مجکو معلوم نہین ہی کہ سب تیری خلافت پر متفق ہین یا نہین اور جب یہہ
معلوم ہو تو امیر المؤمنین کہنے مین احتمال جہوٹ کا ہی اگر کسیکو یہہ قدرت ہو کہ ایسا جہوٹ اور ریا سے احتراز
کر سکے تو اوسکو مصاحبت اور مخالطت لوگونکی جائز ہی اور ایسا کون ہی کہ اسطرح کر سکے اور اگلے بزرگ بیچ پرسش

معروف سنبہ یعنی ۱۲ منکر ضد نیک شرعی ۱۲ عبادت ریا عبادت کرنی دکہلانیکو ۱۲ صحبت سبکی کی انہ کی ہمنشینی یعنی عزلت میں ہمنشینی کبھی کبھی ہوتی ہو ۱۲ منہ

احوال کے ملاحظہ بت کرتے تہے کہ بیفائدہ پوچہا نہ جاوے ابن سیرین نے ایک شخص کو کہا کہ کیسا ہی
حال تیرا اوسنے کہا کہ کیا حال ہوگا اوسکا کہ اوسپر پانسو درم قرض ہون اور ہو وہ عیال دار ابن سیرین گہر مین
گئے ہزار درم لائے اُس شخص کے آگے بہیجدیئے اور کہا کہ پانسو درم قرض مین دے اور پانسو اپنی عیال
مین خرچ کر بعد اسکے ابن سیرین نے قسم کہائی کہ حال کسیکا نہ پوچہیے اسلیے کہ حال پوچہنا بدون قصد اُسکی
درستی کے ریا و نفاق ہی اور فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین سلامتی ہی فاسقونکی مصاحبت سے اور
غافلونکی ہمنشینی سے اور صحبت کو تاثیر بڑی ہی اور طبیعت چراتی ہی اخلاق کو مصاحبت سے باین حیثیت
کہ اس شخص کو اوسکی خبر ہی نہین ہوتی اور دیکہنا فسق و فجور کا سبب قساوت قلبی اور جاتے رہنے حمیت
دین کا ہی یہانتک کہ اگر کوئی شخص منکر ایک فعل کا ہو بعد ازان کہ مدت اسکو دیکہے انکار ساتہہ اصرار کے
مبتدل ہو جائیگا اور اسی سبب سے مصاحبت اغنیا کی سبب حقیر جاننے نعمتون خداوندی کے اور عیب
کرنے اون لباسون اور کہانون کی ہی کہ اگر انکو فقیر پاوے تو ہزار شکر کرے بلکہ نرا سُننا فاسقونکی خبرونکا
تاثیر کرتا ہی کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ اگر خبرین اگلے بزرگون کی در مقدمہ عبادات اور بہلائیون کے سنتا ہی
تو کسقدر نظر کرنے تقصیرات پر اور شوق طاعات پر باعث ہوتی ہین اور دل مین باعث صلاح اور رابطہ
خیر کا قوی ہوتا ہی اور وقت سُننے خبرون اہل اسراف اور گناہ گارون اور صاحبان حظ دنیا کے کیسا باعث
شہوت اور معصیت کا حرکت مین آتا ہی اور جب نرا سُننا موثر ہو پہر متصف ہونی دل کے ساتہہ خیر و شر کے
تو حال دیکہنے کا کیا کچہہ ہوگا اور عادت بگڑنے اور اصرار کو بڑی تاثیر ہی پہر ہلکا جاننے گناہ کے اگر ایک
عالم کو دیکہین کہ حریر پہنتا ہی تو اتنا عیب کرینگے کہ حد سے گذر جاوے اور اگر غیبت کرے تو کوئی اسکو
عیب نکریگا باوجودیکہ غیبت اشد ہی زنا سے اور اسی جگہہ سے ہی کہ بسبب شائع ہونے رسمون اور عادتون
بد کے بیچ طوائف خلائق کے عیب اور برا جاننا منعدم ہو جاتا ہی اور حیا اور حجاب برطرف آور اسی
سبب سے کہا ہی علمانے کہ اگر عالم سے لغزش اور گناہ دیکہین تو مصلحت اسمین ہی کہ عوام سے نکہین
کہ عقیدہ انکا سست ہو جائیگا اور اسکو حجت معصیت اور بہانہ ترک طاعت کا کرینگے آور بہت لوگ
ہوتے ہین کہ وقت سُننے حکایتون لڑائی اور جہگڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کے خیال کرتے ہین کہ اونمین
طلب ریاست اور حُبّ دنیا کی تہی اور اسکو حجت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسیطرح ہوتا آیا ہی کوئی نہین ہی
کہ قید دنیا سے خلاصی پاوے معاذ اللہ اور یہہ فریبون اور وسوسون شیطان کیسی ہی اور طبیعت
ہمیشہ میل بدی کی طرف رکہتی ہی آور فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین خلاصی ہی فتنون اور جہگڑونسے
اور بچانا نفس کا ہی خوض کرنے سے بیچ وقائع اور بلاؤنکے اور غالب یہہ ہی کہ شہر اور لوگ اوسکے

ایسے چیزونسے خالی نہین ہین خصوصاً ایسے وقت بڑے حادثون اور وقائع شدیدہ کے اور آدمی کو گوشہ نشینی مین
سب چیزون سے فراغت ہی ابن مسعود رض کہتے ہین کہ ایکروز آنحضرت نے ایام فتنہ اور فساد کے یاد کیے کہا
یارسول اللہ وہ زمانہ کیسا ہوگا فرمایا وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ اسمین نہین ہوگا مرد ہمنشین اپنے سے عرض کیا
پہر کیا فرماتے ہو مجکو یارسول اللہ اگر پاؤن مین اوس زمانہ کو فرمایا کہ اپنے مکان مین رہنا کہا مینے اگر کوئی میرے
مکان مین چلا آوے تو کیا کرون فرمایا اندر گہر کے بہاگ کہا مینے اگر گہر مین ہی چلا آوے فرمایا مسجد مین
جانا اور مشغول بخدا رہنا یہان تک کہ مرجاوی تو اور منقول ہی کہ جب سعد بن وقاص کو ایام معاویہ مین
خروج کے لیے بلایا کہا کہ مین تلوار نہین پکڑنے کا مگر یہہ کہ دو مجکو ایسی تلوار کہ آنکہہ و زبان رکہتی ہو
تا دیکہے اور کہے کہ کون مسلمان ہی کہ چہوڑ دون اوسکو اور کون کافر ہی تا مارون اوسکو اور کہا سعد نے
کہ مثل ہماری اور تمہاری ایسی ہی کہ ایک جماعت جاتے ہین بیچ میدان روشن کے سیر کرین اوناگہان
غبار آجاوے کہ عالم کو تاریک کر دے اور وہ گم کرین راہ کو پس ہر ایک ایک جانب کو جاوے اور حیران
و سرگردان ہو اور راہ نپاوے مگر وہ شخص کہ توقف کیا اوسنے اور کسی جانب کو نہ گیا یہان تک
کہ غبار جاتا رہا اور راہ روشن ہوئی اور یہہ وہ جماعت ہی کہ فتنہ او فساد سے یکسو ہوئی اور گوشہ نشینی
اختیار کی اور آیا ہی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عراق کی طرف متوجہ ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے سنا اور انکے پیچہے دوڑے اور بعد تین دن کے اونسے ملے کہا کہان جاتے ہو اے بیٹے
رسول اللہ کے فرمایا کہ عراق کی طرف جاتا ہون کہ وہان کے سب لوگون نے عہد و پیمان کیے ہین
اور خط بہیجے ہین ابن عمر نے کہا یا حسین رض زنہار اونکے عہد و پیمان پر اعتماد نکرنا اور اونکے خطون پر
خیال نکرنا مین تمہارے آگے ایک حدیث بیان کرتا ہون جانو تم کہ جبرئیل ع تمہارے نانا علیہ السلام
پاس آئے اور انکو درمیان دنیا اور آخرت کے اختیار دیا اور انہون نے اختیار کی آخرت دنیا پر اور
تم جگر گوشہ پیغمبر کے ہو وہ کرو کہ انہون نے کیا یعنے آخرت اختیار کی آپ بہی وہی کیجیے اگو متوقع فتح یابی کا
ہونا چاہیے قضای خداوندی نے یہہ تقاضا کیا کہ حضرت امام حسین رض کو بات ابن عمر کی باور نہ آئی ابن عمر نے
انکو گلے سے لگایا اور روئے اور کہا کہ خدا کی پناہ مین دیتا ہون تمکو قتل سے اور پہرے ابن عمر رض اور
سفیان ثوری نے کہا کہ یہہ وہ زمانہ ہی کہ ترک نکاح اسمین حلال ہوا ہی اور جب حال اوس زمانہ کا یہہ تہا
تو احوال اپنے زمانہ کا جاننا چاہیے کہ کیا ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ بہترین قرنونکا قرن میرا ہی بعد
ازان وہ لوگ کہ متصل ہین ساتہہ اونکے بعد ازان وہ کہ متصل ہین ساتہہ اونکے بعد ازان پہیلے گا
جہوٹ اور اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ شیاطین صحابہ کے زمانہ کے لوگون مین آتے تہے

اور ساتھ حضرت کے اونکے آگے سے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ عجب لوگ ہیں کہ دست قدرت
ہمارا داماں عصمت انکے سے کوتاہ ہی اور قدم صدق انکا مانند پہاڑ کے استوار شیطان یعنی ابلیس کہ بڑا
انکا ہی ساتھ ہوا ہے بعد انکے کیسا حال ہوگا جب زمانہ تابعین میں آئے تو بھی ناامید پھرتے تھے
کہ یہہ بھی عجب ہشیار ہیں پہسلتے ہیں اور پھر اسیوقت تدارک اسکا کر لیتے ہیں شیطان کہتا تھا تھوڑے
صبر جاؤ بعد انکے ایک قوم آویگی کہ مراد تمہاری اونسے برآویگی جب زمانہ تابعین اور تبع تابعین کا گذر گیا
تو شیطانوں کا دست قدرت بنی آدم پر دراز ہوا جسطرف کہ لیگئے گئے اور اسیطرح جوں جوں زمانہ
گذرتا جاتا ہی حال بدتر ہوتا جاتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ انتشار شیاطین کا اور پھرنا انکا طرف شیطان کے
اور جواب دینا اسکا انکو کیونکر معلوم ہوا آیا مشاہدہ سے معلوم ہوا یا دلیل سے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ کاملونکے
مکاشفات میں سے ہی اسلیے کہ وہ بعض اوقات کچھ احوال دیکھہ لیا کرتے ہیں کہ تمام خلق اوس سے مسحور و محروم
ہیں اور احتمال یہہ بھی ہی کہ یہہ قبیلہ دلیل پکڑنے اور قیاس کے سے ہو جیسیکہ سمجھنا مقاصد کا اشیا میں
ساتھ زبان حالی کے ہوتا ہی اسلیے کہ نص سے معلوم ہی کہ سبب بہکانے اور گمراہ کرنے انسان کا
شیطان ہی پس جس زمانہ میں کہ گمراہی زیادہ ہو قیاس کرنا چاہیے کہ قدرت شیاطین کی اور تسلط
انکا لوگوں پر غالب ہی اور یہہ احتمال ضعیف ترین ایمان کا ہی اگرچہ ہی تریب العلم اور فوائد عزلت کے
یہہ بھی ہی کہ اسمیں خلاصی ہی لوگوں کے شر سے اور اونکی ایذا سے اسلیے کہ اکثر لوگوں کا کام
یہی ہوتا ہی کہ ایذا دیتے ہیں ساتھ کرنے غیبت کے اور لگانے تہمت کے اور بدگمانی اور سخن چینی
اور دروغ گوئی اور سوالوں بیفائدہ اور طمعوں کاذبہ اور تکلیفوں شاقہ کے کہ بجالانا اونکا نہایت مشکل
اور دشوار ہی اور اکثر اوقات ایک بات یا ایک عمل کو دیکھتے ہیں اور بغیر سمجھے کنہ اوسکے اور بغیر سمجھے
مضمون اوسکے اپنے پاس ذخیرہ کرتے ہیں اور وقت فرصت کے اسکو ظاہر کرتے ہیں اور پھر بہت سے
ضرر دینی اور دنیوی مترتب ہوتے ہیں جب تو نے صحبت انکی ترک کی تو محافظت ان سب چیزوں کی
چھوٹا تو اور جو کوئی کہ شریک ہی لوگوں میں اور ملا ہوا ہی انہیں دشمنوں اور حاسدوں اور بدگمانوں سے
خالی نہیں ہی بلکہ اکثر ساتھ احوال اور اعتقادات اپنے کے اوروں پر حکم کرتے ہیں جیسیکہ
کہا گیا ہی مصرع کافر ہمہ را بکیش خود پندارد + اور بیچ اختیار عزلت کے اس جہت سے
دو لحاظ ہیں ایک تو نگاہ رکھنا اپنا لوگوں کی شر سے اونکے شر سے محفوظ رکھنا لوگوں کا اپنے
شر سے اور ملاحظہ دوسرا بہتر ہی اول سے اور اکثر بلا کہ کسیکو پہنچتی ہی شریروں کی صحبت سے
پہنچتی ہی عبداللہ بن زبیر کو کہا لوگوں نے کہ کیوں مدینہ میں نہیں آتے ہو تم کہا کہ اسمیں کوئی رہا نہیں

ہین تو ایسے لوگ ہین کہ اگر کوئی نعمت دیکھین تو حسد کرین اور بلا دیکھین تو خوش ہون اور کسیکی انکا نزدیک مین
کہاہی کہ لوگ پہلے ایسے سبب بدلہ دوا کے تھے اور اب درد ہین اور ایک شخص نے اعراب مین سے ایکدرخت
کے پاس رہنا اختیار کیا تھا اوسنے پوچھا کسینے کہ درخت کیا قابلیت مصاحبت کی رکھتا ہی کہا کہ یہ ایسا
ہمنشین ہی کہ اسمین تین خصلتین ہین اگر مجھسے کچھ سنے تو چغلخوری نہین کرتا اگر اسپر تھوک دون تو تحمل
کرتا ہی اور اگر اوسکی ہی اذاتیان اسکے کرون تو غصہ نہین ہوتا ہارون رشید نے یہ بات سنی اور کہا کہ یہ
نصیحت ہی میرے لیے واسطے ترک کرنے صحبت ہمنشینونکے اور بعضے اگلے بزرگون نے صحبت قبرون کی
اختیار کی تھی اور اس زمانہ مین کتاب سے بہتر کوئی ہمنشین نہین جیسیکہ کہا ہی علما نے **بیت** ہمنشینی از کتاب مخواہ +
کہ مصاحب بود نگہ بیگاہ + اینچنین ہمدمی لطیف کہ دید + کہ نرنجید وہم نرنجانید + شیخ حسن بصری رضی اللہ عنہ
ارادہ حج کا رکھتے تھے ثابت بنانی نے کہ وہ بہی اولیا اللہ سے ہین یہ سنا اور کہا کہ چاہتا ہون کہ مصاحب
تمہارا ہون کہا حسن رضہ نے کہ چھوڑ دے تا بردہ وستریین زندگانی کرین ہم کہ سلامتی آپسین ہی اور
مطلع ہووین ہم آپسمین ایک دوسرے کی بدی پر کہ موجب ہو جاتے رہنے محبت کا اور سبب انقطاع دوستی کا
ہو اور ابو درداء رضہ نے کہا کہ پہلے اسکے اسلام ایک درخت تھا کہ تمام پتے ہی پتے رکہتا تھا اور کانٹا
نرکہتا تھا اور اب تمام کانٹے ہی کانٹے رکہتا ہی اور پتے تمام برباد گئے اور سفیان بن عیینہ نے کہا
کہ سفیان ثوری جب زندہ تھے تو جاگتے مین کہا تھا اور جب مرے تو خواب مین کہا کہ لوگون سے آشنائی
کم کر کہ خلاصی انکے شر سے دشوار ہی اور مالک بن دینار کو دیکھا کہ تنہا بیٹھے ہین اور ایک کتا انکے زانو پر
سر رکھے ہوئے ہی ایک شخص کتے کو ہٹانے لگا مالک نے کہا کہ چھوڑ دے ای فلانے کہ اسنے مجھے ضرر و ایذا
نہین اور یہ بہتر ہی ہمنشین برے سے ابو درداء رضہ نے فرمایا کہ با خدا رہو اور لوگونکی صحبت سے پرہیز کر کہ یہ
جس اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھے زخمی کیا اوسکو اور جس گھوڑے پر کہ سوار ہوئے آخر کو بجین کاٹین اوسکی اور
سا تجھ ول سے کہ صحبت رکھی خراب کیا اوسکو اور بعضون نے کہا ہی کہ سلامتی دین و دنیا کی کم آشنائی
مین ہی اسلیے کہ جتنی آشنا زیادہ ہونگے ثابت ہونا حقوق کا ذمہ پر زیادہ ہوگا اور ادا کرنا تمام حقوق کا
مشکل ہی اگر کسیکو حقتعالی توفیق رفیق کرے اور تمام حقوق اوسکے ادا ہون تو صحبت اوسکے حق مین بہتر
ہوگی اور یہ بہت ہی کم ہی اور فوائد عزلت سے یہ ہی کہ اسمین قطع کرنا طمع لوگونکا ہی اپنے سے اور قطع کرنا
طمع اپنی کا اون سے اور بیچ قطع کرنے طمع لوگون کے اپنے سے فوائد بہت ہین اسلیے کہ راضی کرنا تمام خلائق کا
محالات سے ہی پس مشغول ہونا آدمی کا اپنے نفس کی اصلاح مین بہتر ہی اور پڑنے سے ان تشویشات مین
اور آسان ترین حقوق لوگونکے یہ ہین حاضر ہونا جنازہ پر اور عیادت کرنی مریض کی اور حاضر ہونا

ضیانع ہوتی ہین اور مانند انکے اور ان سب چیزون مین ضائع کرنا اوقات کا ہی اور پڑنا اکثر عیب مین اور کبھی کوئی مانع
پیش آوے کہ باوجود انکے ادا کرنا ان حقوق کا دشوار ہو اور اگر کچھہ عذر کرے تو قبول نہو اور کہین کہ فلانے
کہہ مین گیا تو اور فلانی خبر کی تو لی ہمارے ہی حق مین تقصیر کیون ہی اور یہہ اکثر اوقات باعث نفاق و عداوت
کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسنے کسی بیمار کی عیادت نہ کی تو میل کرے اوسکی موت کی طرف تا وقت
صحت کے اوسے منفعل ہو اور حاصل یہہ کہ اگر تمام اوقات صرف کرے بیچ رعایت حقوق لوگونکے تو تمام عمر
اسمین صرف ہو جائیگی اور اصلا اپنے حال مین نہین مشغول ہو نیکا اور اگر بعضون کی تخصیص کرے یعنی خاص
رعایت بعضونہی کے حقوق کی کرے تو موجب درونکی وحشت کا ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیچ ہمنشینی
اور ہمکلامی لوگونکے تقصیر واقع ہوتی ہی اور وہ سبب رنجش کی ہوتی ہی اور ایسے آدمی کم ہین کہ مجلس مین
جاوین اور کوئی ہی اونسے ناراض نہو خصوصا بد ذات و حاسد کہ نظر اونکی ہمیشہ عیب و تقصیرات پر ہی ہر چند کہ انکے
ساتھہ کوئی بہتیری نیکی کرے بوہ زیادہ تر دشمن ہوتے مین امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ اصل ہر عداوت
کی نیکی کرنی ہی ساتھہ بد ذاتون کے اور بیچ قطع کرنے طمع اپنی کے ہی لوگونسے فوائد ہین اسلیے کہ جو کوئی نظر کر
متاع دنیا اور زینت اوسکی پر تو نشاء حرص کا قوی ہوتا ہی اور ساتھہ قوت حرص کے طمع پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ طمع ایک جگہ کو نہین پہنچتی کہ نا امیدی پیش آجاتی ہی اور بسبب اسکے ایذا حد سے زیادہ پہنچتا ہی اور
جب عزلت اختیار کی تو کوئی چیز اسمین سے نہین دیکھیگا اور جال طمع مین نہین پڑیگا اور اسیلیے قرآن
مجید مین نظر کرنے سے متاع دنیا کو اور اوسکی زینت کی چیزون کہ منع فرمایا ہی اس آیت مین
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ
اور نہ پھیلا انکھین اپنی طرف اوس چیز کی کہ برتنے کو دیا ہمنے طرح طرح کے جماعتونکو کافرونسے رونق زندگانی دنیا کی تا آزمائیں ہم انکو اوسمین اور عطا رزق تیرے رب کا بہتر ہی اور باقی رہنے والا
اور حدیث مین آیا ہی کہ نظر کرو اوپر کمتر کہ ہی تمسے اور نظر کرو اوسپر کہ بالا ہی تمسے اسلیے کہ یہہ سبب زیادتی شکر نعمتون کا ہی مگر
یہہ حکم امور دنیوی مین ہی کہ مثلا اپنے تئین دو وقت روٹی ملتی ہی تو دیکھے اوسکو کہ جسکو ایک وقت
ہی میسر ہوتی ہی اسلیے کہ اسسے صبر آجاتا ہی اور شکر نعمت نصیب ہوتا ہی اور اپنے سے زیادہ کو دیکھے
کہ اسمین حسد و رنج پیدا ہوتا ہی اور ناشکری کرنے لگتا ہی اور امور دینی مین اپنے سے اعلی کو دیکھے
مثلا یہہ دو سیپارہ کلام اللہ کے پڑہتا ہی تو اوسکو دیکھے کہ جو زیادہ اسسے پڑہتا ہی اسلیے کہ اسکو عجب
نہین پیدا ہوگا اور اپنے سے کم کو دیکھیگا تو عجب پیدا ہوگا یہہ مضمون حدیث مین آیا ہی چنانچہ مشکوۃ مین
موجود ہی عون بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمنشینی کی سبنے اغنیا کی اور ہمیشہ غمگین رہتا تہا مین بسبب اسکے کہ پیالے
اونکے دیکھتا مین بہتر اپنے پیالون سے اور گہوڑے انکے بہتر اپنے گہوڑونسے اور اسیطرح اور چیزین اونکی

فقرا کے ساتھ بیٹھا تو سب سے راحت پائی ہے پس جو کوئی اسباب دنیا اور دنیا داروں کی جہتے
تو خالی دو حالت سے نہیں یا تو صبر و تحمل کریگا حالانکہ یہ امر ہی نہایت مشکل اسلیے کہ تلخی صبر کی سب سے
زیادہ تلخ ہی اور یا طمع اور رغبت کریگا اور سعی اور حیلہ کریگا اسکے حاصل کرنے میں اور سبب
ہلاکت کا ہوگا دنیا اور آخرت میں دنیا میں بسبب طمع اور مذلت کے اور اکثر اوقات حال اسکا
ناامیدی ہوگی اور رسوا ہوگا اور خلق کی نظر میں حقیر معلوم ہوگا اور مرض لا دوا میں مبتلا ہوگا اور
آخرت میں بسبب اسکے کہ سعی کرنی بیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے اختیار کریگا اور ترجیح دیگا
اسکو طلب حق پر اور اسکے تقرب پر اور یہ سبب نقصان ابدی اور بد نصیبی ہمیشہ کا ہوگا نعوذ باللہ منہ
الٰہی ہمکو ان کاموں سے کہ باعث پشیمانی ہوں نگاہ رکھ اور ہمکو ہمپر نچھوڑ یعنے بلکہ تو مدد گار رہ بحرمة
محمد و آلہ الاخیار انک ارحم الراحمین اور فوائد عزلت سے یہ ہی کہ اسمیں خلاصی ہی دیکھنے
ثقیلوں اور احمقوں کے سے اور خلاصی ہی سہنے ضررون اور آفتونکے سے انکی طرف سے کہ بعض
بزرگون نے کہ دیکھنا ثقیل کا چھوٹی نابینائی ہی بعضے بزرگو سے منقول ہی کہ دیکھا ایک ثقیل کو اور بیہوش
ہوکر پڑا جالینوس نے کہا کہ ہر چیز کے لیے ایک قلعہ ہی اور قلعہ روح کا دیکھنا ثقیل کا ہی شافعی رضی اللہ عنہ
فرمایا کہ نہ بیٹھا میں کسے ثقیل کے پاس مگر پایا میں نے ایک جگہ کو بدن اپنے سے کہ اسکی جانب نیچی اور
اور یہ فوائد متعلق ہیں ساتھ مقاصد دنیوی کے اگرچہ انکا بالفعل ہی ولیکن وہ بھی متعلق اور عائد ہیں ساتھ
دین کے اسلیے کہ جب آدمی نے ایذا پائی ساتھ دیکھنے کسی ثقیل کے دور نہیں کہ عیب اسکو کرے اور برا جانے
صنعت خدا کو اور اسیطرح جبکہ کسی سے ایذا پائی جسطرحکی کہ ہو خواہ قبیل بدگمانی یا حسد یا غیر اسکی سے ہی
ضعف بشریت مقتضی اسکا ہی کہ اسکے بدلہ لینے میں کوشش کرتا ہی اور یہ باعث ہوتا ہی فساد دین کا
اور عزلت میں سلامتی ہی ان سب امور سے **فصل دوسری** بیچ بیان آفتوں عزلت کے جاننا چاہیے
کہ بعضے فوائد دینیہ اور مصالح دنیویہ ایسے ہیں کہ موقوف ہی حاصل کرنا انکا اوپر مخالطت اور مل جلنے
ساتھ غیر کے اور فوت ہوتے ہیں وہ عزلت میں پس فوت ہونا انکا آفات عزلت سے ہوگا پس جو چیزیں
کہ فوائد مخالطت سے ہیں وہ آفات عزلت سے ہیں اور جب فوائد مخالطت کے معلوم ہوں تو آفات
عزلت کے بھی معلوم ہوں اور فوائد مخالطت کے بہت ہیں بعضی مخالطت کے فوائد میں سے یہ ہی کہ وہ سبب
سکھانے اور سیکھنے علم کی ہی اور سیکھنا علم دین کا اور سکھانا اسکا افضل عبادات اور بہت بڑے
فائدونمیں سے ہی غایت یہ کہ علوم بہت ہیں بعضے اس قبیل کے ہیں کہ انکے سیکھنے سے چارہ
نہیں اور فرض عین ہیں اور تارک انکا بسبب عزلت کے گنہگار رہتا ہی اور بعضی اس قبیلہ کے ہیں

کرانے چارہ ہی اور سیکھنا انکا فرض کفایہ ہی مانند خوض کرنیکے اقسام علوم مین یعنی تامل کرکر استنباط
مسائل کا کرنا اور اگر بعد سیکھنے فرائض کے عزلت اختیار کرے اور مشغول عبادت مین ہو تو روا ہی اگر
قدرت اور استعداد خوض کرنیکا علوم مین نہ رکھتا ہو لیکن جو کوئی کہ قادر ہی اوپر تجرّد اور نکالنے مسائل کے
علوم شرعی اور عقلی سے عزلت اوسکے حق مین پہلے سیکھنے کے نہایت نقصان و ٹوٹا ہی اور جو کوئی پہلے
علم کے سیکھنے کے عزلت اختیار کرے تو اکثر کام اسکا ضایع کرنا اوقات کا ہوگا ساتھ سونے یا فکر کرنیکے خیالات
باطلہ مین جیسیکہ کہا ہی بزرگون نے **بیت** خیالات نادان خلوت نشین + بہم برکند عاقبت کفر و دین
اور نہایت شغل عزلت کا یہہ ہی کہ مستغرق رکھے اوقات کو اوراد و عبادات بدنیہ مین اور اسکا حال ہی
یہہ ہی کہ چونکہ آگاہ نہین ہی علم خطرات نفس اور وسوسون شیطانی کے سے باعث غرور اور سبب
فتور کی ہوتی ہی اور ایکدن مین ایسا کام کر بیٹھتا ہی کہ سبب فساد اور ضایع کرنے ساری عمر کی عبادتونکا
ہوتا ہی اور امن مین نہین ہوتا برے اعتقادون سے ذات و صفات حق مین پس علم اصل دین کا
اور مدار کار کا اور بیچ عزلت عوام جہال کے کچھ نفع نہین بلکہ سراسر ضرر ہی مانند مریض کے کہ جاہل ہو علم
طب سے اور وہ طبیب سے گوشہ پکڑے ضرور ہی کہ گوشہ پکڑنا اسکا سبب زیادتی مرض اور ہلاکا ہوگا اور
علم کے سکھانے مین سب سے بڑا ثواب ہی جبکہ نیت سیکھنے والے اور سکھانے والیکی درست ہو اور
اگر قصد اسکے جاہ و افتخار کا اور ہونے بہت سے تابعدارون اور مصاحبون کا ہو تو [illegible]
اور اولی عالم کو اس زمانہ مین عزلت ہی اسلیے کہ صدق [illegible] طالبین مین بہت ہی کم ہی پس تعلیم کرنا عالم کا
انکو مانند بیچنے ہتھیار کے ہوگا [illegible] دشمنون دین کے اور اگر کوئی طالب صادق پیدا ہو [illegible] عزلت اختیار [illegible]
بخل کرنا اسکے تعلیم مین بڑا گناہ ہوگا لیکن [illegible] سیکھنے والے کا نہایت نادر ہی اور
بعضے اگلے بزرگون نے فرمایا ہی کہ البتہ علم آخر کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی اگرچہ قصد اوسکے سیکھنے [illegible]
دنیا کا ہو لیکن اس بات پر منحصر و موقوف [illegible] کہ بیچ تحصیل [illegible] مدت [illegible] اور مراد
ان بزرگون کی اس علم سے علم دین اور علم تفسیر اور حدیث اور [illegible]
انبیا اور صحابہ کا ہی کہ بہری ہوے ہین یہہ وعدہ و وعید سے اسلیے کہ امید رجوع اور
تاثیر کی ہی اور علم جدل و منطق اور غور کرنا بیچ تفصیلات علم و عودون اور جھگڑون سے
اور مانند انکیکے ہرگز ایسے نہین کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اکثر مولوی نہایت بڑائی کو پہنچ گئے
ہین اور حرص دنیا اور طلب جاہ ہنوز باقی ہی بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہی اور اصلاح اخلاق
بد سے خلاصی نہین پائی [illegible] اور معرفت کہ علم [illegible]

ہر چند کہ عمل مین کچھہ تقصیر ہو البتہ باعث اقرار کرنے تقصیرات کے اور ملامت کرنے نفس کے اور محاسبہ اور عتاب کرنے کے نفس پر ہین اور عالم باتقصیر بہتر ہی جاہل مغرور سے اگر عمل کی توفیق دینے والا اللہ تعالی ہی بزرگون نے کہا ہی کہ جس عالم کو حرص تعلیم و تدریس کی زیادہ ہو تو خالی نہین آفت نفس اور حاصل کرنے جاہ سے اور ارادہ مقبول ہونیسے لوگونکے نزدیک نہین ہی اور خلاصی اس آفت سے نہایت مشکل ہی مگر جسکو اللہ چاہے

ف یہہ جو کہا کہ جس عالم کو الخ یعنے گمان اسمین ان باتونکا ہوسکتا ہی نہ یہہ کہ یقین ہو انکا بلکہ ہر شخص کو نیت علحدہ ہوتی ہی پس کوئی یہہ نہ سمجھے کہ جسکو حرص زیادہ درس و تدریس کی ہو تو خواہ مخواہ انہین باتونکے لیے کرتا ہو بلکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ہی اور اکثر بزرگ اسمین بہت حریص رہے ہین اور حدیث شریف مین اسکی حرص کی تعریف آئی ہی رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِيَّاكُمْ اور غرض حضرت شیخ کی یہہ ہی کہ نیت کو خالص کرے ان اغراض سے اور یہہ مراد نہین ہی کہ حرص زیادہ اسکی نکرے واللہ اعلم بالصواب اور مطالعہ کرنا مشائخ کی کتابونکا اور سلف کی تواریخ کا اور مصاحبت فقراکی مفید ہی اسمین یعنے نیت کے خالص کرنے مین اور جبتک ہوسکے سعی کرے بیچ خلاف کرنے خواہش نفس کے کہ طریق اسکے خالص کرنیکا یہی ہی اور مدار کار عنایت اور توفیق حق پر ہی اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب نفع اور انتفاع کی ہی نفع تو یہہ ہی کہ خلق کو اپنے مال و بدن سے نفع پہنچاوے اور اونکی حاجتین روا کرے کہ اسمین ایسا ثواب ہی کہ شمار مین نہین آسکتا اور جسکو میسر ہو کہ باوجود صحبت کے قائم رہے حدود شرع پر اور رعایت حقوق اسلام کی کرسکے تو صحبت اسکے حق مین بہتر عزلت سے ہی اگر مشغولی اوسکے عزلت مین منحصر ہی بیچ عبادات نافلہ اور اعمال بدنیہ کے اور اگر کوئی ہو ایسا کہ عالم دل کی طرف اوسنے راہ پائی ہو اور طریق فکر و ذکر کا اور سیر کا ذات حق اور صفات اسکی مین اسکے ہاتھہ لگا تو اسکے حق مین عزلت افضل ہی اور انتفاع یعنے نفع لینا ساتھہ کسب اور معاملہ کے ہی اور جو کوئی محتاج ہی اسباب معاش کا اور حاصل کرنے قوت کا تو اوسکو ضرور پڑتا ہی ترک کرنا عزلت کا پس اگر ممکن ہو اسکو کسب کرنا ساتھہ رعایت حدود شرع کے حلت و حرمت مین اور ساتھہ رعایت حقوق صحبت کے تو کسب کرنا اوسکے حق مین بہتر ہی اور اگر ممکن نہو کسب کرنا بغیر ارتکاب ممنوعات کے تو عزلت اسکے لیے واجب ہی اگر قناعت و توکل ہوسکے والا بحکم ضرورت کے کسب کرے اور زیادہ حاجت سے نکرے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اپنے کسب سے فقراء پر تصدق کرتا ہی تو کسب کرنا اوسکے حق مین بہتر عزلت سے ہوگا اگر شغل اسکا منحصر ہو اعمال ظاہرہ مین اسلیے کہ عبادت متعدی افضل ہی لازمی سے لیکن اگر صاحب دلون اور صاحب علوم دین و معرفت سے ہو تو عزلت افضل ہی اسلیے کہ مشغول ہونا ساتھہ علم آخرت کے اور توجہ

ہونا معرفت حق کی طرف اور چلنا اس راہ پر افضل عبادات ہین پس ترک کرنا بسبب اختلاط و صحبت کے
ہرچند کہ متضمن فائدہ اور ثواب کو ہو جائز نہین اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب تادیب
اور تادب کے ہی اور مراد تادب سے مجاہدہ نفس کا ہی ساتہہ صبر کرنیکے ایذای خلق پر اور ساتہہ تحمل کرنیکے
اونکے اخلاق بد پر اسلیے کہ اسمین کسر نفسی اور مارنا شہوات نفس کا ہی اور مصاحبت اس جہت سے
افضل ہی عزلت سے اس شخص کے حق مین کہ آراستہ نہین ہین اخلاق اسکے اور مطیع نہین ہین ساتہہ
حدود شرع کے شہوات اسکی مانند نکاح کے اوسکے حق مین اور یہہ فائدہ مطلوب ہی بیچ اوائل ارادت کے
اور بعد حاصل ہونے ریاضت نفس کے اولے عزلت اور مشغول ہونا ساتہہ حق کے ہی اسلیے کہ مقصود ریاضت
سے عین ریاضت نہین ہی بلکہ مقصود حاصل کرنا قابلیت نفس کا ہی واسطے چلنے راہ آخرت کے جیسے کہ مقصود
گہوڑیکی ریاضت سے اور لنگر ڈالنے سے اوسکے پاؤنمین سوار ہونا اوس پر ہی اور قابل ہونا اوسکا
چلنے منزلون کے لیے اور اگر کسیکو بے تکلف بسبب اصل فطرت کے حسن اخلاق اور صفائی خصلت کے حاصل
تو اوسکو احتیاج صحبت کی نہین ہی واسطے حاصل کرنے اس فائدہ کے اور تادیب سے مراد ڈانٹنا اور
منع کرنا خلق کا ہی گناہونکے کرنی سے اور ارشاد وہدایت کرنا اونکا ساتہہ حسن اخلاق اور حدود شرع کے
اور یہہ صفت بیچ حق معلم علم ظاہر کے اور مرشد طریقہ سلوک کے ہی الہی برحال معلم علم ظاہر کا اول معلوم ہوچکا
اور جیسیکہ خیالات دنیا کے اور حب جاہ معلم کے حق مین محتمل ہین ایسی ہی خرابیان وسواس کی اور آفتین
ریا کی مرشد کے حق مین بہی ممکن ہین اسلیے کہ بہت خلائق ایسے ہین کہ اختراع خانقاہ کا اور اجتماع مریدونکا
واسطے مقبول ہونیکے نزدیک خلق کے کرتے ہین اور یہہ سبب نقصان دنیا اور آخرت کا ہی پس اگر طالبونمین
صدق طلب اور اپنے مین صدق نیت پاوے تو مشغول ہونا ارشاد وہدایت مین بہتر ہی ورنہ عزلت بہی خوب ہی
تلمیذ ضال و مضل نہو حاصل یہہ کہ صدق نیت ہر چیز مین معتبر ہی واللہ الموفق اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ
سبب انست دینے غیر کے اور انست حاصل کرنیکی اپنے لیے ہی دیکن چاہیے کہ نہ ہو اسمین مقصود حظ نفس
اور حاصل کرنا منافع دنیا کہ وہ منافع واسطے اصلاح دین وآخرت کے نہون اور کبہی ہوتا ہی کہ موانست اور
مخالطت باعث ارتکاب حرام کی ہوتی ہی اور چاہیے یون کہ غرض اصلی انس سے راحت پہنچانا دل کا
اور خوش کرنا خاطر کا ہو عبادت مین کہ ہمیشہ کرنا ریاضت کا اور تکلیف دینا نفس کا ساتہہ ریاضت ہر وقت کے
موجب وحشت ونفرت کا ہی اور عادت ڈالنی اسکی بطریق نرمی و مدارات کے بہت دخل کہتی ہی بیچ
نشاط اور شوق طاعت کے جیسیکہ بیچ فوائد نکاح کے مذکور ہوا پس صاحب عزلت کو ضرور ہی ایک بار
مقرر کرنا کہ تمام روز مین ایکدو ساعت ایسے باتین ذاتین کیا کرے لیکن ایسی بات نکالنی چاہیے کہ طاعت

نمازونکی جماعت مین پابند رہے اور چاہیے کہ اکثر باتین اسکی بیچ امور دین کے اور
بیان کرنے احوال دل کے اور شکایت کرنی تقصیرات دلکی بیچ ثابت رہنے اور استقامت کے
ہون اور اگر مشغول ہو بعضی ایسی مباح چیزونمین کہ وہ سبب نشاط خاطر کے ہون تو بھی روا ہی
اور اسکی تدبیر ارباب سلوک کہ طبیب دل کے ہین خوب جانتے ہین اور سبب مدد کرنیوالا اس طریق کا
یہہ ہی کہ اوقات کو تقسیم کرے عبادتون مختلفہ پر یعنی مثلا ایک وقت قرآن شریف پڑہنے کے
لیے مقرر کرے اور ایک وقت نوافل کے لیے اور ایک وقت پڑہانے کے لیے اور ایک وقت
واسطے مطالعہ کرنے علوم دینیہ کے وغیرہ ذلک اور ایک چیز پر نفس کو تکلیف نہ دے کہ ملول ہوگا
اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب نفع پہنچنے اور پہنچانے ثواب کے ہی پہنچنا ثواب کو
ہوتا ہی بسبب حاضر ہونیکے جنازون پر اور بسبب جانیکے عیادت مریض کے لیے اور جانے کے
دعوتون مین اور مانند انکے اور عمدہ چیزین ثواب کی یہہ ہین حاضر ہونا عیدین مین اور جمعہ مین اور
تمام نمازونکی جماعتونمین کہ یہہ چیزین لازم ہین اور انکا ترک کرنا جائز نہین مگر بسبب بعضے عذرونکے کہ فقہ مین
لکھے ہین اور پہنچانا ثواب کا یہہ ہی کہ لوگ اسکی ملاقات کے لیے آوینگے اور مصیبت و تعزیت مین معذرت
کرینگے اور نعمت و خوشی مین مبارکبادی دینے کے اور اسکے سبب سے ثواب حاصل ہوگا انکو اور اسیطرح اگر یہہ
شخص علما و مشائخ مین سے ہی اور لوگ اسکی زیارت سے برکت حاصل کرنے مین تو بھی وہ ثواب پاوینگے
اسکے سبب سے لیکن چاہیے کہ اوس ثواب کو کہ حاصل ہو اسے مخالطت مین تولے ساتھہ اوس ثواب کے کہ حاصل ہو
عزلت مین جس جانب مین کہ ثواب غالب ہو اسکو اختیار کرے خواہ عزلت ہو یا مخالطت منقول ہی کہ بعضے
اگلے بزرگونسے مانند مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ترک کرنا قبول دعوت کا اور عیادت بیمارون کا اور
حاضر ہونا جنازونکا بلکہ لازم پکڑا تہا انہون نے گوشہ گہر کا کہ باہر نہ نکلتے تہے مگر واسطے جمعہ کے اور زیارت
کرنے قبرونکے اور بعضے بزرگون نے چہوڑ دیا تہا شہر اور جا رہے تہے جنگل و پہاڑونمین تا ساتہہ
ترک کرنے حقوق ہمسایہ کے اور مانند اسکے مکلف نہون اور یہہ طریق بڑی سلامتی کا ہی اور جملہ
فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب تواضع کی ہی اور تواضع افضل مقامات اور احسن صفات سے ہی
اور یہہ لوگون تنہا سے نہین کم حاصل ہی بنی اسرائیلونکے قصونمین آیا ہی کہ ایک حکیم نے تین سو ساٹہہ
کتابین حکمت مین تصنیف کی تہین اور ایسا گمان کرتا تہا کہ مجکو بسبب اسکے مرتبہ عظیم بارگاہ رب کریم مین
حاصل ہوا ہو سو وقت کے پیغمبر کو وحی آئی کہ اسے کہو کہ یہہ تمام بق بق و غوغا تیرا درگاہ خداوندی مین
کچہ منفعت نہین رکہتا پس عزلت اختیار کی اوس حکیم نے اور زمین کے نیچے ایک حجرہ بنایا

اور کہا کہ مین حق کی صحبت مین پہنچا پہر پیغمبر پر وحی آئی کہ کہہ اگر رضا ہماری چاہتا ہی تو بازار و نین جا اور
عوام الناس سے صحبت رکہہ اور تواضع اختیار کر اور اونکے ساتہہ ہمنشینی اور مخالطت کر کہ اس عزلت
مین آفتین بہت ہین جب ایک مدت اوس حکیم نے اوس عمل کیا تو وحی آئی کہ اب میری رضا کو پہنچا
تو اور بہت سے لوگ عزلت کرتے ہین کہ باعث عزلت پر انکو تکبر اور ترفع ہی اور مانع اختلاط سے یہہ ہوتا ہی
کہ محفلون اور مجلسون مین انکی تعظیم و تکریم کا حق لوگ بجا نہین لاتے یا دیکہتے ہین کہ احتراز مخالطت سے سبب ترفع اور
معزز ہونیکی ہی خلائق مین اور یہہ نہین جانتے ہین کہ تواضع اور مخالطت اوس کسی سے کہ واقع مین
بزرگ ہی بسبب علم و دین سے کچہہ موجب نقصان کی نہین اسکے منصب مین امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ طعام واسطے اہل و عیال اپنے کے بازار سے لاتے تہے اور کہتے شعر لا ینقص
الکامل من کمالہ + ما جر من نفع الی عیالہ + اور بعضے صحابی مانند ابو ہریرہ اور ابن مسعود
وغیرہما کے پشتارہ لکڑیون کا اور گٹہری گیہون کی اپنی پیٹہون پر لے آتے تہے اور منقول ہی کہ
ابو ہریرہ امیر ایک شہر کے تہے اور لکڑیان اپنے سر پر رکہہ کر لاتے اور کہتے طرقوا لامیرکم اور حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے غلہ اپنی گہر مین لاتے اور اگر کوئی اور مانگتا تو ندیتے بیت
تواضع ز گردن فرازان نکوست + گدا اگر تواضع کند خوی اوست + اور کبہی ہوتا ہی کہ اختلاط ترک کرتا ہی
اسلیے کہ تا لوگ اسکی برائیون اور عیبون پر اطلاع نہ پاوین اور ساتہہ اعتقاد زہد و عبادت کے
لوگون کو فریب دے اور لوگونمین شور و غوغا ہو اسکا حال انکہ تمام روز و شب مین ایک ساعت
ساتہہ خدا کے مشغول نہین ہوتا نعوذ باللہ من ذلک اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ
سبب تجربہ کی ہی اسلیے کہ عقل غریزی کہ ثابت ہی اصل طبیعت مین کافی نہین بیچ سمجہنے مصالح
دین و دنیا کے اور زیادتی اسکے کمال کی تجربہ اور معاملہ سے ہوتی ہی اور عزلت بغیر تجربون کے
ضائع ہی جیسیکہ اگر ایک لڑکا اول ہی سے عزلت اختیار کرے تو ضروری کہ تمام عمر مین جاہل رہے گا
پس واجب یہہ ہی کہ ایک مدت لوگونمین اوٹہے بیٹہے اور علم ضروری اور احوال گذرانیکے اور
قسمین نفعون اور ضررون کی معلوم کرے بعد اسکے عزلت اختیار کرے اور باقی
تجربہ بسبب سننے احوال کے حاصل ہوینگے اور تجربون مین بہت ضروری تجربہ یہہ ہی
کہ تجربہ کرے نفس اور صفات باطن اپنی کا کہ یہہ خلوت مین میسر نہین ہی مگر بعد
حاصل ہونے علم کے ساتہہ انکے اور جو کوئی ساتہہ صفتون بری کے مانند غضب اور
حسد اور مانند انکیکے عزلت اختیار کرے ہرچند کہ خلوت مین رہے ہمیشہ محنت و

تشویش مین ہی حال انکا اختیار کرنا عزلت کا واسطے فراغ خاطر اور صفائی دل کے ہی اور سلف اکثر زمانے
اپنے نفس کو ساتھ اوس چیز کے کہ برائیون کو دفع کرے پس جسمین کچھ آمیزش تکبر کی ہوتی تو بوجہ سر پر مشک
کندہی پر رکھتا اور بازار سے گذرتا اور اپنے تئین اکثر دکھاتا اون لوگونکو کہ جنسے حیا و حجاب بہت رکھتا تھا
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کہا تیس برس کی نماز پھیری مینی بعلت اسکے کہ ہمیشہ پہلی صف مین نماز
ادا کرتا تھا مین ایکروز کسی سبب سے تاخیر ہوئی میرے آنے مین اور قوم نے صفین مرتب کر لین تھین
پہلی صف پر نہ پہنچ سکا مین اخیر کی صف مین کھڑا ہوا مین پس دیکھا مینے کہ نفس میرا بسبب اس تاخیر کے لوگونکی
نظر سے شرماتا ہی پہلی صف مین آیا مین معلوم کیا مینے کہ نفس بسبب پڑہنے کے محظوظ ہوا اس سبب سے
کہ نظر لوگون کی پڑتی ہی اور جملہ سابقین فی الخیرات سے گنتی ہین جانا مینے کہ یہ تمام نمازین کہ مدت
سبقت کرنیوالے بھلائیونمین ۱۲
تیس برس پڑہی ہین آمیزش ریا و عجب کی رکہتی تہین پس قضا انکی کی مینی پس مخالطت کو بھی تاثیر ہی
بیچ دفع کرنے ان امور کے بیچ حق اس شخص کے کہ خبردار ہی احوال نفس اور مفسدون اوسکی سے اور
جہل یعنے نہ جاننا اعمال کے مفسدونکا بدترین اشیا کا ہی جیسیکہ جاننا انکا شریف ترین علوم کا ہی
بعد ایمان لانیکے ضروریات دین پر اور بہت عمل بغیر حاصل ہونے اس علم کے تمام آفت و ہلاکت مین
اور صحیح ہونا عمل کا اور صفائی اوسکی موقوف ہی اس علم پر اور اسی سبب سے فضیلت دی ہی علم کو عمل پر
باوجودیکہ علم وسیلہ عمل کا ہی اور وسیلہ کمتر ہوتا ہی مقصود سے رتبہ مین حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میری کے ہی ایک ادنی شخص پر اصحاب
میرے سے اور آیتین اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت علم کے بیشمار ہین اور مراد اون سب سے
علوم دین کے ہین اور جو کہ وسیلے انکے ہین اور باقی علوم بحسب تفاوت کے بعضے مباح ہین اور بعضے
حرام اور تفصیل اسکی اسکی جگہ پر بیان کی ہی پس فضیلت علم کی رجوع کرتی ہی طرف ایک امر کے تین امور مین سے
ایک تو یہ کہ صحت عمل کی موقوف ہی اوس پر اور دوسرے یہ کہ فائدہ اسکا عام و متعدی ہی ساتھ تمام
خلائق کے اور فائدہ عمل کا مخصوص و لازمی ہی ساتھ کرنیوالے اسکے اور تیسری یہ کہ مقصود علم سے پہیرنا دل کا ہی خلق سے
طرف خالق کے اور مستغرق ہونا اوسکی معرفت و محبت مین اور یہ علم مقصود اصلی ہی اور وہ علم کہ وسیلہ عمل کا ہی علم معاملہ ہی
پس جو کوئی علم وسیلہ کو بجانے بمنزلہ اندہے کے ہی کہ کنوئین کے راہ کو نجانے اور جسنے سیکہا اور
عمل نکیا مانند اوس شخص کے ہی کہ شمع ہاتھہ مین رکھتا ہی لیکن راہ نہین چلتا اور جو کوئی ہمیشہ مشقت عمل
مین رہے مانند اوس شخص کے ہی کہ ہمیشہ راہ چلے اور مقصود کو نہ پہنچے مرتبہ اول علمائے دنیا کے لیے ہی
کہ جنکو علمائے سو یعنے بد کہتے ہین نعوذ باللہ منہ اور مرتبہ دوسرا انکے عابدون اور زاہدونکے لیے ہی اور

اس مرتبہ مین اگرچہ کمال معرفت حق کو اسپرنہ کہولین لیکن بسبب نجات آخرت و نعیم جنت کا ہویگا اگر ساتہہ
کسی غرض کے اغراض دنیاوی سے ملوث نہو حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی ساتہہ عمل آخرت کے دنیا طلب کرے
نہ دنیا پاوے نہ دین آور مرتبہ تیسرا عارفون اور واصلون کا ہی اور تحقق اس مرتبہ کا بغیر حصول دو مرتبہ پہلے کے
دشوار ہی اور دعوی اسکا الحاد ہی یہہ ہی بیان فوائد عزلت اور آفات اسکیکا اور جب یہہ معلوم ہوا تو ثابت
ہوا کہ ترجیح ایک کی دونومین سے یعنی ترجیح عزلت کی صحبت پر یا صحبت کی عزلت پر خطا ہی بلکہ یہہ مختلف ہی
ساتہہ اختلاف اشخاص واحوال کے اور مدار اوپر حاصل ہونے فوائد وآفات کے ہی اگر فوائد عزلت مین دیکہے
تو اسکو اختیار کرے اور اگر صحبت مین پاوے تو اسکو عمل مین لاوے پس حق یہہ ہی کہ طریقہ اعتدال کا ملحوظ
رہے اور اپنی تئین ایک جانب مین تنہا نہ چہوڑے کہ اعتدال سب چیزونمین مستحسن ہی اور دونون طرفین
افراط وتفریط کی مذموم **فصل تیسری** بیچ آداب عزلت کے چاہیے کہ نیت عزلت سے اول دفع کرنا
اخلاق بد اپنے کا ہو بعد انکے طلب سلامتی کی شر شریرون سے بعد ازان خلاصی آفات تقصیر سے کہ قصور ہو
ادا کرنے حقوق مسلمانونمین بعد ازان تنہائی واسطے عبادت مولی کے اور مقصود اصل یہی ہی اور چاہیے
کہ عزلت مین مواظبت کرے علم وعمل پر اور مشغول رہے ذکر وفکر مین تا ثمرۂ عزلت سے بہرہ ور ہو اسلیے
کہ عزلت فی نفسہ تعطیل وبیکاری ہی اور یہہ مردے اور سوتے مین حاصل ہی اور مقصود اوسے عبادت ہی
اور چاہیے کہ لوگون کو ملاقات کرنیسے اور حاضر ہونے سے سامنے اپنے منع کرے کہ یہہ بات فوت
کرنیوالی غرض عزلت کی ہی اور چاہیے کہ لوگون کی خبرین نہ پوچہے اور واہیات شہر کی اور خبرین عوام کی
نہ سنے کہ یہہ تمام تخم خطرات اور وسوسونکی ہین اور جیسیکہ تخم زمین سے درخت اگاتا ہی اور شاخ نکالتا ہی
اسیطرح سنتا خبرون کا اور جگہہ دینا انکا دلمین تخم وسوسون اور خطرون کا ہی اور تہوڑیسے روزی پر قناعت
کرے کہ حریص آدمی کو عزلت میسر نہین ہوتی اور طلب کرنا فراخی رزق کا مضطر کرتا ہی طرف مخالطت
خلق کے اور ہمسایون کے ایذا پر صبر کرے اور انکی آواز پر کان نرکہے یعنے سُنے نہین کہ شاید گلہ شکوہ اسکا
کرتے ہون یا برا کہتے ہون اور یہہ باعث عداوت ہو اور عزلت کی تعریف پر خوش نہو اور اگر برا کہین
عزلت کو تو ترک مخالطت پر غمگین نہو اور راہ آخرت پر مستقیم رہے اور اوقات کو ساتہہ اقسام نیکیون کے
تقسیم کرے اور چاہیے کہ اہل موافق یا ہمنشین صالح پیدا کرے کہ ایک ساعت اسکے ساتہہ بیٹہکر
استراحت اور دفع ملال کرے اور مدار کار عزلت کا تمام اوپر انقطاع دنیا اور چیزون دنیا کے ہی
اور فنا دنیا کو ہمیشہ مد نظر رکہے اور آرزو سے دراز نکری اگر رات کرے تو امید کل کی نرکہے اور دن
کرے تو انتظار رات کا نکرے کہ صبر کرنا ایک دو روز کی سختی پر آسان ہی اور اگر بیس یا تیس برس عمر کو دراز

دیوسے تو صبر مشکل ہوگا اور ہمیشہ منتظر موت کا رہے جیسکہ مسافر راہ مین ہرچند کہ قیام کرے لیکن ہمیشہ نظر اُسکی سفر ہی پر رہتی ہی اور بقا اور دوام آخرت کو ہمیشہ منظور نظر رکھے اور یقین جانے کہ جو کوئی بیچ راہ طلب خدا کے مریگا ہمیشہ کو زندہ رہیگا کہ یہ آیت قران سے ثابت ہی اور اگر توفیق حق رفیق ہو تو سب آسان ہی ورنہ سب مشکل ہی وما توفیقی الا باللہ

باب چھٹا بیچ آداب سفر کے

اس مین دو فصلین ہین

فصل پہلی بیچ نیت سفر کا اور فائدون اوسکے

اول جان کہ سفر دو ہین ایک تو سفر ظاہر کہ عبارت ہی چھوڑنے وطن کے سے اور پھرنے سے پہاڑ و جنگل مین اور دوسرا سفر باطن کہ عبارت ہی سیر دل کے سے پستی زمین طبع سے طرف ملکوت آسمانون قلب کے بسبب تہذیب اخلاق و تصفیہ فکر کے اور بیان اس سفر کا راہ چلنے والون عالم دل سے بوجھنا چاہیے اور سفر ظاہر اگر وسیلہ اس سفر کا ہو تو محمود ہی والا ہیچ ہی مَن حُرِمَ عَنِ السَّفَرِ الْبَاطِنِ ابْتُلِیَ بِالسَّفَرِ الظَّاهِرِ (جو کوئی محروم ہوا سفر باطن سے مبتلا ہوا ساتھ سفر ظاہر کے) اور مقصود یہان بیان کرنا آداب سفر ظاہر کا ہی ایسے طریقہ پر کہ وسیلہ سفر باطن کا ہو جان کہ سفر ایک نوع حرکت کی ہی کہ صادر ہوتا ہی باختیار و نہ عمل اختیاری بغیر کسی باعث اور غرض کے نہین ہوتا اور باعث سفر یا طلب کرنا ایک چیز کا ہی یا بھاگنا کسی چیز سے اور طلب کی گئی چیز یا دنیوی ہی مانند مال و جاہ کے اور یا دینی ہی اور دینی علم ہی یا عمل اور علم یا تو کوئی علم ہی علوم دینی مین سے یا علم ہی اخلاق و صفات اپنی کا بطریق تجربہ کے اور یا علم ہی نشانیون قدرت الٰہی کا اور عجائب اسکے کا زمین مین مانند سفر ذی القرنین کے اور عمل یا عبادت ہی اور یا زیارت عبادت مانند حج اور عمرہ اور جہاد کے اور زیارت یا تو مقصود اوسنے کوئی مکان ہی مانند مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور مانند انکے کے اور یا زیارت مقصود اولیا اور علما کی ہی خواہ زندہ ہون یا مردہ اور جس سے کہ بھاگتا ہی یا تو وہ ایسا امر ہی کہ ضرر اُسکا متعلق ساتھ بدن کے ہی خواہ عام ہو مانند وبا و قحط کے اور یا خاص ہو مانند خوف کے ایذا حاسدون اور دشمنون کے سے اور یا ایسا امر ہی کہ ضرر اُسکا دین مین ہی مانند قید جاہ و مال کے کہ سبب اعراض کی مولی سے ہی اور باز رکھنے والی تنہائی سے واسطے عبادت اوسکی کے اور مانند دعوت کے کہ وہان بدعت ہو پس حاصل اقسام سفر کے چار ہوئے اول تو سفر واسطے طلب علم کے اور یہ سفر یا تو واجب ہی یا نفل بحسب علم مطلوب کے کہ اگر علم واجب ہی تو سفر بھی واجب ہی اور اگر علم نفل ہی تو سفر بھی نفل ہی اور علم یا تو علم ہی امور دینیہ اور احکام شرعیہ کا اور یا علم ہی اخلاق اور صفات بُرے یا اچھے کا یا علم نشانیون قدرت الٰہی کا کہ زمین مین ہین حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سے باہر آوے طلب علم کے لیے تو وہ راہ

حذا مین ہی بیشک کہ پہرے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی چلے راہ واسطے طلب علم کے آسان کریگا حقتعالے
اوسکے لیے راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ اور اگلے علما
طلب کرو علم اگرچہ ہو چین میں
رحمہم اللہ مسافتین بعید واسطے سُننے ایک حدیث کے قطع کرتے ستہے جابر بن عبد اللہ ساتہہ دس
صحابیون اورکے مدینہ سے مصر کو گئی واسطے سُننے ایک حدیث کے عبد اللہ بن اُنیس کی زبان سے
ہر چند کہ انکو اپنے وہ حدیث بواسطہ کسیکے پہنچی تہی اور اسیطرح اکثر علما نے واسطے علم کے سفر
اختیار کیے ہین اور محنتین اوٹہائی ہین رحمت کرے اللہ اوپر سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس بہی ضروریات
دین سے ہی اسلیے کہ چلنا راہ آخرت کا بغیر اچہا کرنے صفتون کے اور درست کرنے اخلاق کے مشکل ہی
کہ آدمی بد اخلاق کو صفائی باطن کی ممکن نہین اور تجربہ اخلاق کا اور صفات نفس کا اکثر سفر مین میسر ہوتا ہی
اسلیے کہ نفس وطن مین انست پکڑے ہوتا ہی ساتہہ اون چیزون کے کہ موافق طبیعت اسکے ہین
قسم الفت وعادت کی چیزون سے پس ظاہر نہین ہوتی ہین خباثتین باطن اسکیکی اور سفر جو جگہہ محنت اور
شدت اور نہ ہونے الفت وعادت کی چیزون کی ہی ظاہر ہونا خباثتون اور عیبون اسکی کا اکثر ہوتا ہی پس
تدبیر وعلاج اسکا ممکن ہی اسلیے کہ جب علت ظاہر ہو تو علاج اسکا ممکن ہی لیکن جب علت ظاہر نہین ہوتی
تو دفع کرنا اسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکے بیچ فوائد مخالطت کے مذکور ہوئی اور سفر ہی مخالطت ہی ساتہہ
زیادتی مشقتون اور ضررون کے اور علم نشانیون قدرت الٰہی کا زمین مین ہی سبب حاصل ہونے بصیرت
ویقین کا ہی اسلیے کہ کوئی چیز موجودات سے نہین ہی کہ دلالت نکرے اوپر کمال صنعت اور
قدرت اور علم خالق کے اور اس بات کو صاحبان دل کہ کان انکی جان کے کہلے ہین اور اسے
سمجہنا زبان حال کا کرسکتے ہین خوب جانتے ہین اور بعد حاصل ہونے اس مرتبہ کے
رہنا وطن کا اور سفر برابر ہین اور کہولنا اور بند کرنا آنکہہ کا یکسان ہی اور وہ ہمیشہ سفر ہی مین ہین
اور کیفیت اس سفر کی راہ چلنے والے آخرت ہی کے جانتے ہین اور دوسرا
سفر واسطے عبادت کے ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیا اور اولیا اور علما کی
قبرون کی بہی اسی قبیلہ سے ہی اور جیسے کہ حالت حیات مین ساتہہ دیکہنے کے
برکت حاصل کرین بعد اسکے مرنیکے اسکی زیارت سے برکت ڈہونڈین بسبب
تفاوت درجات انکے کے اور زیارت زندون کی بہتر ہی زیارت مردونکی
سے کہ یہان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علما اور صلحا کے
منہہ پر عبادت ہی اور مسلمان بہائیون کی ملاقات کرنے کی فضیلت وہ

بیچ آداب یارانہ کے مذکور ہو چکی ہی اور بیچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضائل بہت ہین اور ثواب بیشمار آیا ہی کہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت رب العزت سے درخواست کی کہ جو کوئی اس مسجد مین یعنی بیت المقدس مین آوے تو منظور لطف الٰہی کا ہو اور گناہون سے پاک ہو جیسیکہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی اور حقتعالی اوسکی دعا کو قبول کرے اور تیسرا سفر ہی واسطے بھاگنے کے اوس چیز سے کہ تشویش ڈالے دین مین اور یہہ پیغمبرونکی سنت سے ہی اور جملہ اُن چیزونسے کہ واجب ہی بھاگنا اونسے قید حکومت اور مال اور جاہ اور کثرت علائق اور اسباب کی ہی کہ یہہ سب چیزین تشویش پیدا کرنیوالی خاطر کی اور سبب تفرقہ دل کی ہین اور تمام و کمال دین کا بغیر فارغ ہونے دل کے علائق سے مشکل ہی اگرچہ قطع ہونا علائق ضروریہ کا اور حاجات لابدی کا ممکن نہین ہی لیکن تخفیف اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا ساتھہ دین و طاعت کے بقدر سبکباری کے ہی جو کوئی کہ سبکبار زیادہ ہی راہ دین مین تیز رو زیادہ ہی اور جبکہ بعد ریاضتون کے اور تہذیب اخلاق کے فراغ دل حاصل اسطرحکا ہو کہ کوئی چیز مانع ملاحظۂ حق اور مشاہدۂ اسکے سے نہو تو ہونا اسباب و متاع کا موجب تشویش دل کا نہوگا لیکن حاصل ہونا اس مرتبہ کا مخصوص ساتھہ انبیا اور اولیا کے ہی اور انمین اور عوام مین بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوت دل کی بیچ اٹھانے شواغل کے مانند تفاوت قوت بدن کے ہی بیچ اٹھانے بوجھون بھاری کے یعنی جیسے ضعیف الجسم کم بوجھہ اوٹھاتا ہی اور قوی الجسم زیادہ اسیطرح دون ہمت تھوڑے سے شغلونکے متحمل نہین ہوتے گھبرا جاتے ہین اور عالی ہمت بہت سے شغلون کے متحمل ہوتے ہین اور گھبراتے نہین اور انکے حضور مع اللہ مین فرق نہین آتا اور جیسیکہ کثرت اور عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنے قوت ظاہری کے مفید ہی اسیطرح مجاہدہ اور ریاضت بیچ پیدا کرنے قوت باطنی کے دخل تمام رکھتی ہی اور اختیار کرنا سفر کا واسطے بھاگنے کے آفات و فتنون سے عادات سلف سے ہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہہ ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاوے اور جہانکہ مشہور ہو جاوے چاہیے کہ وہانسے انتقال کرے اور ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ ایک شہر مین زیادہ چالیس روز سے نرہتے تھے اور چوتھا سفر بچنے کے لیے ہی اوس چیز سے کہ مضر ہی بدن مین مانند وبا اور اسکے اور یا مضر ہی مال مین مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطے گرانی غلہ کے جائز ہی واسطے خاطرجمعی اور فارغ ہونیکے عبادت کے لیے سفیان ثوری رح کو کسینی دیکھا کہ مشک ہاتھہ مین لٹکی ہوئی اور تھیلی اناج کی پیٹھہ پر لیے ہوئے چلے جاتے ہین پوچھا کہ کہان جاتے ہو ای ابا عبد اللہ کہا کہ سنا ہی مینے کہ فلانے گانو مین غلہ ارزان ہی جاتا ہون کہ وہان رہون کہا کہ آیا

یہ کنیت ہی سفیان کی ۱۲

ہم بہی اسیطرح کرین کہاں جبکہ سنی تو کہ ایک جگہہ علاوہ ازان ہی سکونت اختیار کر وہان کہ سلامتی اور خاطر
جمعی اسمین اکثر ہی اور تعلق ساتہہ اسباب کے منافی توکل کے نہین آی پر سفر کرنا واسطے خوف وبا اور مانند
اسکیکے جائز نہین حدیث مین آیا ہی کہ یہہ وبا ایک بیماری ہی کہ بعضی اگلی امتین ساتہہ اسکے عذاب
کی گئین تہین بعد ازان باقی رہی کہ کبہی جاتی ہی اور کبہی آتی ہی پس جو کوئی سنے اسکو کسی شہر مین
چاہیے کہ وہان نہ جاوے اور اگر شہر مین ہووے اور وہان وبا آوے تو وہانسے نکلے نہین اور صبر
کرے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ طاعون یعنے وبا ایک بیماری ہی مانند غدّہ اونٹ کے
کہ مونہہ مین نکلتا ہی جو مسلمان کہ اوسنے مرے شہید ہی اور جو کوئی ٹہیرا رہے شہر مین حالت وبا مین
مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا مین جہاد کرے اور جو کوئی بہاگے وبا سے مانند اوس کسیکے ہی
کہ جہاد سے بہاگا اور حاصل یہہ کہ بہاگنا وبا سے اور جانا وبا کی جگہہ ممنوع ہی یہہ ہی بیان سفر کے
فائدونکا اور اسی جگہہ سے نیت سفر کی ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر مین تو ثواب پاویگا
والا ہیچ ہی اور یہہ بہی ظاہر ہوا کہ سفر یا اچہا ہی یا برا یا مباح سفر اچہا یہہ ہی کہ واسطے اعمال آخرت کے ہو
یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطے حاصل کرنے حاجات دنیویہ کے ہو کہ زندگانی مین ضروری ہین
اور موجب خاطر جمعی اور حضور دل کی ہین وہ بہی داخل ہی اعمال آخرت مین اور طلب کرنا ریا دتی کا از
قبیل دنیا سے ہی اور مدار نیت پر ہی پس حاصل کرنا مال کا واسطے قوت عبادت کے اور خبرگیری فقرا کے
اعمال اخروی سے ہی یعنی اگرچہ زیادہ حاجت سے ہو اور نکلنا حج کے لیے واسطے سنانے اور دکہانے
لوگون کے واسطے دنیا کے ہی اور اعتبار نیت کا واجبات اور مباحات مین ہی اور حرام مین نیت اعتبار
نہین رکہتی اور مرتکب ہونا حرام کا جائز نہین یعنے شلاج وغیرہ کے لیے نکلا ہی یا تجارت کے لیے
نکلا ہی اور نیت اسمین اچہی ہی معتبر ہوگی اور اگر قضاتی وغیرہ کے لیے نکلے اور کہے کہ نیت میری یہہ ہی
کہ یہہ مال فقرا کو کہلاونگا یہہ نیت کچہہ کام نہ آویگی ایسا کام ہرگز نہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ سیر و سیاحت
مین رہنا تشویش مین ڈالنے والا دل کا ہی مگر پیچ حق قویون کے اور اکثر سیاح بیکار اور گدا پیشہ
ہوتے ہین اور اسکے فائدونمین سے نہایت فائدہ یہہ ہی کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیے کہ سفر ارادہ
نیک رکہنے والیکا واسطے طلب علم اور دیکہنے بزرگون کے ہو تاکہ آنکہہ دل کی کہلے اور طریق عمل و فکر کا
ہاتہہ لگے اور بعد اسکے اقامت یعنے وطن مین یا ایک شہر مین سکونت اختیار کرنی بہتر ہی **فصل دوسری**

بیچ آداب مسافرون کے وقت نکلنے سے پہرنے تک جب ارادہ سفر کا ہو تو چاہیے کہ اول حقوق
لوگون کے اور قرض قرضخواہونکے ادا کرے اور اگر امانتین لوگونکی رکہتا ہو تو اونکے سپرد کرے

اور نفقہ اہل حقوق کا یعنے بیوی بچون وغیرہ کا بہر دا دے اور خرچ راہ حلال طیبہ بہم پہنچاوے اور خرچ
راہ استعداد ساتہہ لے کہ رفیقون پر بہی فراخ ہو اور چاہیے کہ سفر مین خوش خلق رہے اور اخلاق نیک
ظاہر کرے کہ نہایت تجربہ آدمی کے خلق کا سفر ہی مین ہوتا ہی اور جو کہ سفر مین ثابت قدم محبت مین اور
قابل صحبت کے ہی وطن مین بہی ہوسکے گا بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ وطن مین راضی و خوش ہوتی ہین
ولیکن سفر مین سخت ترش رو کہ سفر جگہہ مصیبتون اور حادثون کی ہی اور تحمل اسمین نہایت دشوار ہوتا ہی اور
اسی سبب سے کہا ہی علمانے کہ تین آدمیونسے سخت کلام کرنا نہ چاہیے روزہ دار سے اور
بیمار سے اور مسافر سے اور تمام حسن خلق مسافر کا اسمین ہی کہ ساتہہ کرایہ کرنے والے کے احسان کرے
اور رفیقونکا مددگار رہے جس چیز سے کہ ممکن ہو خواہ سواری سے ہو خواہ کہانے سے خواہ اور چیز سے
اور کبہی ساتہہ خوش طبعی کے بہی خاطر انکی خوش کرتا رہے لیکن بے مداخلت فحش و گناہ کے کہ خوش طبعی
بہی سبب رفع وحشت خاطر کی اور موجب رفع غم کی ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اول رفیق پیدا کرے
تنہا نہ نکلے سفر کے سبب کہ سفر تنہا مشکل ہی اور اسی سبب سے کہا ہی علمانے الرَّفِیقُ ثُمَّ الطَّرِیقُ
لکن چاہیے کہ رفیق اسکا ایسا شخص ہو کہ مدد کرے اسکے دین مین اگر دین کی بات کوئی بہول جاوے
تو یاد دلا دے اوسکو اور اگر یاد ہو مدد کرے اسکی کہ آدمی اوپر دین دوست اپنے کے ہی یعنی اگر
رفیق دین دار ہوگا تو یہہ بہی اوسکی صحبت مین دین دار ہوگا اور پہچان دوست کی یہی ہی کہ مدد کرے دین کی
اور حدیث مین منع آیا ہی تنہا سفر کرنے سے اور کمتر جماعت سفر کی تین آدمی ہین لیکن اگر چار ہون تو بہتر ہی
حدیث مین آیا ہی کہ خَیْرُ الْاَصْحَابِ اَرْبَعَۃٌ اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر تین آدمی ہونگے تو دو آدمی اگر
کسی کام کو جاوینگے یعنے کہانا و انا لینے کو تو ایک آدمی تنہا رہیگا اور دلگیر ہوگا کہ سفر جگہہ وحشت و
محنت کی ہی اور اگر ایک جاویگا کام کو تو وہ دلگیر ہوگا کہ قضاء حاجات اور معاملہ شہر بیگانہ مین غریب کو
مشکل ہی پس چار کا ہونا بہتر ہی کہ دو کام کو جاوینگے تو دو آپسمین باتین واتین کرتے رہینگے
اور زیادہ چار سے نہین چاہیے کہ یہہ زیادہ ہین حاجت سے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کہ زیادہ حاجت سے
ہوتا ہی رفاقت مین اہتمام اسکے حال کا بہت کم ہوتا ہی اور چاہیے کہ جماعت مین ایک شخص کو امیر کرین
کہ یہہ رفع کرتا ہی سینے اثنینیۃ یعنی دو ہونے کو کہ آیا ہی اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَالْاٰفَاتُ فِی
الْاِثْنَیْنِ یعنے جب ایک امیر ہوا تو گویا وہ اکیلا ہی کہ کوئی اسکے راے مین برابر شریک نہین اور
یہہ بہی ہی کہ عقلین لوگون کی بیچ اختیار کرنے منزلون کے اور معین کرنے راہون کے اور امور سفر کے
مختلف ہوتی ہین پس اگر حاکم ایک نہ ہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور انتظام امور مین فساد اور خلل پڑیگا

اور ہونا ایک حاکم کا رفع کرتا ہی نزاع و فساد کو اور چاہیے کہ امیر ایسے کو کرین کہ بہت خوش خلق اور بہت
مہربان ہو اور عاقل و پختہ کار ہو اور شیوۂ احسان و ایثار کا رکہتا ہو اور نظر اسکی منحصر اوپر مطلب رفقا کے ہو
عبد اللہ مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ ہوا ابو علی کے سفر مین ابو علی نے کہا کہ ای عبد اللہ
تو امیر ہوگا یا مین کہا مینے تم ہو کہا ابو علی نے کہ اطاعت حکم کی اور فرمان برداری امر میری لازم گنتا تو
مینے کہا کہ یون ہی کرونگا پس ہمیشہ اوٹھا ما اسباب کا اور تمام خدمتین ابو علی کرتے تھے اور مجکو کسے
خدمت مین مشغول نہ ہونے دیتے تھے ایک شب مینہ برسنے لگا تمام شب میرے سر پر چادر لیے کہڑے رہے
کہا مینے الحمد اللہ کچھ تو خدمت مجھی ہی کرکے دو کہا کہ مینے نہ کہا تہا کہ اطاعت میری لازم گنتا اور مجکو امیر اپنا
جانا پس پشیمان ہوا مین کہ کاشکے امیر نہ جانتا مین اور جملۂ آداب سفر سے یہہ ہی کہ رخصت کرے شہر کے رفیقونکو
اور گہر کے لوگون کو اور دوستونکو اور بوقت رخصت کے آپسمین ایک دوسرے کے لیے دعا
کرین اور مقیم مسافر کو کہے فِيْ حِفْظِ اللهِ وَكَنَفِهٖ وَ زَوَّدَكَ التَّقْوٰى وَغَفَرَ لَكَ وَوَجَّهَكَ
لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ اور مسافر مقیم کو کہے اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكُمْ
اور چاہیے کہ اہل و مال کو اور ہر چیز کو کہ متعلق اسکی ہی سپرد خدا تعالی کے کرے اور دعا کرے علی العموم
کرے خاص کر بعضونکے لیے نکہے آیا ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ لوگونکو مال بانٹ رہے تہے
کہ ناگہان ایک شخص آیا کہ اوسکے ساتھ ایک بیٹا تہا نہایت مشابہ ساتھ اوسکے امیر المؤمنین عمر نے پوچھا کہ یہہ
کون ہی اور تجہسے کیا قرابت رکہتا ہی کہ مینے کسیکو کسیکے ساتھ ایسا مشابہ نہین دیکہا ہی اسنے کہا کہ اے
امیر المومنین یہہ بیٹا میرا ہی مجکو ارادہ ایک سفر کا درپیش آیا تہا اور اس لڑکیکی مان حمل سے تہی اوسنے کہا
کہ تو جاتا ہی اور مجکو اس حالمین چہوڑتا ہی مینے کہا کہ جو کچھ کہ تیرے پیٹ مین ہی اسکو
خدای تعالی کے سپرد کرتا ہون مین پس یہہ کہکر چلا گیا مین جب سفر سے پہر کر آیا مین
تو اسکی مان مرگئی تہی ایک روز بیٹہا تہا مین اور لوگون سے باتین کر رہا تہا کہ ناگہان اوسکی
گور پر ایک آگ یعنے روشنی دیکہی سب مینے لوگون سے مینے کہا کہ یہہ کیا ہی لوگون نے
کہا کہ یہہ گور ہی تیری بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکہتے ہین ہم کہا مینے کہ دائم
وہ صائم الدہر اور قائم اللیل تہی یعنے یہہ روشنی اسیکے سبب سے ہی پہر اوسکی
گور پر گئی ہم دیکہا کہ وہ روشنی ایک چراغ کی ہی کہ اوسکی گور پر روشن تہا
اور یہہ بیٹا تہا یہہ پاؤن مار رہا ہے ایک ہاتف غیبی سے آواز دی
یہہ امانت تیرے ہی کہ سپرد خدا کے کی تہی تو نے اگر اسکے

مان کو سپرد کریا تو تو اوسکو بہی پایا کہ جو کوئی خدا کو امانت سپرد کرتا ہی سلامت پاتا ہی اور جملہ آداب سفر کے
یہہ ہی کہ پہلے سفر کے دو رکعت نماز استخارہ کی پڑہے کہ جو کوئی کسی کام مین استخارہ کرتا ہی انجام اوس
کام کا بخیر ہوتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ سعادت ابن آدم کیسے ہی استخارہ اسکا پہلے شروع کرنے
کسی کام مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اپنے اصحاب کو تعلیم کرتے ستے استخارہ جیسے کہ
تعلیم کرتے ستے سورۂ قرآن کی یعنی بہت اہتمام کرتے تہے اسکے سکہانے مین اور اگلے بزرگ ہر کام
مین استخارہ لازم گنتے ستے اور کیفیت استخارہ کی یہہ ہی کہ دو رکعت پڑہے اسطرح کہ اول رکعت مین
سورۂ فاتحہ یعنے الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسرے رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور جب فارغ ہو
یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ
یا اللہ تحقیق مین طلب خیر کے کرتا ہون تجہسے ساتہ ساتہ علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون بیچ اور بابت خیر کے ساتہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجہ
فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ
سے بابت فضل تیرے کے کہ بڑا ہی بس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی اور نہین قدرت رکہتا مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہی
الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ
پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین
وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ
اور انجام کام میرے مین یا اس جہان مین اور اُس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پہر برکت دے
لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ
میرے لیے بیچ اوسکے اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام
اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ
کام میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اسکو مجہسے اور پہیر مجہکو اوس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے بہلائی جہاں کہین ہووے پہر
اَرْضِنِيْ بِهٖ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی قصد کرے کسی کام کا وہ دو رکعت پڑہے سواے
راضی کر مجہکو ساتہ اوسکے
فرض کے اور پہر یہہ دعا پڑہے اور مراد کام سے وہ کام ہی کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکے کرنے
نکرنے مین مثل سفر کرنے اور بنانے عمارت اور کرنے نکاح اور مانند انکے نہ مانند کہانے اور پہنے متفرق کے
کہ اُن مین استخارہ نہین چاہیے اور اسیطرح استخارہ نہ کیا جاوے کرنے واجب اور مستحب مین اور چہوڑنے
حرام و مکروہ کے مین پس استخارہ پڑہنے سے جو بات اسکے حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی
یہہ حضرت شیخ نے مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی اور وقت سفر کے چار رکعت اور پڑہے حدیث مین آیا ہی

کہ ضیعہ نہیں چہوڑتا ہی بندہ اپنے اہل مین کوئی خلیفہ کہ دوست زیادہ ہو خدا تعالی کے نزدیک چار رکعت سے
کہ ادا کرے اپنے گہر مین اوسوقت کہ باندہے کپڑے سفر کے پڑہے اونہین یعنی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ
اور قل ہو اللہ احد پہر بعد نماز کے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ بِهِنَّ اِلَیْكَ فَاخْلُفْنِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ
پس جو کوئی یہہ پڑہتا ہی حقتعالی نگاہ رکہتا ہی اوسکے اہل و مال کو اور حفاظت کرتا ہی گرد اوسکے اوسوقت
تک کہ پہر کر آوے تمام ہوا مضمون حدیث کا اور جب گہر کے دروازے پر آوے یعنی باہر نکلنے کے لیے تو کہے
بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ
نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے بہروسا کیا مینے اللہ پر نہین بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کے ای رب پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیرے اسسے کہ گمراہ ہوؤن مین یا گمراہ کیا جاؤن
اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ اور جب قدم راہ پر رکہے کہے اَللّٰهُمَّ بِكَ
یا پہسلا یا جاؤن یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین یا جہالت کی جاوے مجہپر یا اللہ تیرے نام کے ساتہہ
اِنْتَشَرْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَیْكَ تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ
چلا مین اور تجہی پر بہروسا کیا مینے اور ساتہہ تیرے پکڑا مینے اور طرف تیرے متوجہ ہوا مین یا اللہ تجہی پر اعتماد ہی مجکو اور تجہی سے
رَجَائِیْ فَاكْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَوَجِّهْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّهْتُ
امید ہی مجکو پس کفایت کر مجکو اس چیز کی کہ فکر مین ڈالا ہی مجکو اور اوس چیز کی کہ نہین فکر کرتا مین اوسکی یا اللہ توشہ راہ دی مجکو تقوی اور متوجہ کر مجکو واسطے خیر کے جدہر کہ متوجہ ہوؤن
اور یہہ دعا ہر منزل مین پڑہے جسوقت کہ نکلے اوس منزل سے اور جب گہوڑے پر سوار ہو کہے بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ
اور ساتہہ مدد اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی بہروسا کیا مینے اللہ پر اور نہین ہی بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ بزرگ کے جو کچہ چاہا اللہ نے
كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی
ہوا اور جو کچہ نہ چاہا نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا اوسنے ہمارے لیے اسکو اور نہ تہی ہم واسطے اوسکی قدرت پانیوالے اور تحقیق ہم طرف
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلَی الظَّهْرِ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلَی الْاُمُوْرِ
رب اپنی کے البتہ پہر نیوالے ہین یا اللہ تو ہی سوار کرنیوالا ہی پشت سواری پر اور تجہی سے مدد چاہی جاتی ہی امور پر
اور مقصود ان دعاؤن سے یہہ ہی کہ بیچ وقت سفر کے التجا ساتہہ حقتعالی کے کرتا رہے اور توکل اوسپر
کرے اور نیکی چاہے اور مشغول ساتہہ اوسکے رہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ روز پنجشنبہ کے سفر کرے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسا ہی کرتے ستے اور چاہیے کہ وقت صبح کے سفر کرے حدیث مین آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت نے حق تعالی برکت دے میری امت کو بیچ صبح روز پنجشنبہ کے یعنے جو کام اسمین کرین برکت
پاوین اور ہر کام مین مستحب یہہ ہی کہ شروع صبح کو کرے کہ یہہ وقت برکت کا ہی اور چاہیے کہ بعد از طلوع ہونے

فجر روز جمعہ کے سفر کرے کہ جمعہ کی نماز چھوڑ کر جانا بہتر نہیں اور جملۂ آداب سفر سے یہ ہی کہ جھنگ میں
گرم نہو اور تر سے نہیں کہ سنت اسیطرح ہی اور اکثر رات کو راہ چلا کرے حدیث شریف میں آیا ہی کہ رات کو
چلا کرو کہ راہ رات میں لپیٹی جاتی ہی یعنے مسافت تھوڑی معلوم ہوتی ہی لیکن یہہ اس صورت میں ہے
کہ خوف و خطر نہو اور رفیق بہت ہوں اور جب بلندی پر چڑہے تو تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے اور جب نشیب میں
آوے تو تسبیح یعنے سبحان اللہ کہے اور جب قریب پہنچے منزل کے تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ
ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَیْرَ اَھْلِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَشَرِّ مَا فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ
اس منزل کی اور بھلائی اسکی رہنے والوں کی اور پناہ مانگتا ہوں تجھسے برائی اس منزل کی سے اور برائی اوس چیز کی کہ بیچ ہی یا اللہ پھیر
عَنِّیْ شَرَّ شِرَارِھِمْ اور جب اوترے منزل پر تو چاہیے کہ دو رکعت نماز کی ادا کرے اور کہے
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلموں اللہ کے پوری ہیں ایسے کلمے کہ نہیں تجاوز کرتا انسے بھلا اور نہ برا برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی
اور جب رات ہو تو کہے یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ
اے زمین رب میرا اور تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تیری برائی سے اور برائی اوس چیز کے جو پیدا کی گئی
فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ
تجھمیں ہی یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز کی کہ چلتی ہی تجھپر اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے برائی شیر کی سے اور اژدہا کی اور سانپ بچھو سے
وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اور برائی شہر کے رہنے والوں کی سے اور برائی جننے والے کی سے اور جننے کی سے اور واسطے اللہ ہی کے ہی وہ چیز کہ سکونت پکڑی ہی رات اور دن میں اور وہ ہے سننے والا
ف نما جبر نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چاہتا ہی تو اے جبیر کہ جب نکلے تو سفر میں
پھر کہ ہو وے تو بہتر یاروں اپنے سے ہیئت میں یعنے صورت و حال میں اور بہت زیادہ انکا از روی توشہ کے
یعنے بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوے تو عرض کیا میں نے کہ ہاں چاہتا ہوں
فدا ہوں تم پر ماں باپ میرے سے فرمایا آنحضرت نے کہ پس پڑہ یہہ پانچ سورتیں قل یا اور اذا جاء اور
قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورہ کو ساتھ بسم اللہ کے اور
ختم کر قراءۃ اپنی ساتھ بسم اللہ کے یعنی سب چھ ہونگی کہا جبیر نے اور تہا میں غنی بہت مال والا
لیکن تہا میں کہ نکلتا سفر میں پس ہو جاتا میں بہت تباہ حال یاروں سے ہیئت میں اور کمتر اون سے
از روی توشہ یعنے باوجود کثرت مال کے بد ہیئت اور مفلس ہو جاتا تہا میں بسبب ضائع ہونے مال کے
اور سلے برکتی کے پس ہمیشہ ہوتا میں یہ کہ سکہائیں مجھے یہ سورتیں رسول خدا صلے اللہ علیہ

ولمرسے اور مداومت کی انکے پڑہنے کی بہترین اسکے سبب بیات مین اور زیادہ ترین اسکے سے نوشہ میز
یہان تک کہ پہرتاہون مین سفراپنے سے نقل کی یہہ ابویعلے نے اور منزل پراوترکرپڑہے اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ
پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون
اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہ اسکی بڑی فضیلت آئی ہی معقل بن یسار صحابی سے روایت ہی
اللہ کے کہ پوری ہین برائی اوس چیز کے سے کہ پیدا کی
کہ جسنے یہہ دعا پڑہی متعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اسکے لیے
اور اگر مرتا ہی تو شہید مرتا ہی یہہ روایت ملا علی قاری سے نے حصن حصین کی شرح مین نقل کی ہی اور
صحیح مسلم مین روایت ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر
عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچھو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹھائی مینے فرمایا آگاہ ہو اگر
کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو ضرر نہ پہنچاتا تجکو اور
جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہے تو نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز جب تک کوچ کرے
یہہ روایت مشکوۃ مین ہی اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین روایت کی ہی حضرت
علی رض سے کہ وہ نقل کرتے ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
کہ جو کوئی ارادہ کرے سفر کا پس پکڑے دونو بازو اپنے گہر کے دروازے کے اور
پڑہے گیارہ بار قل ہو اللہ احد ہوتا ہی اللہ تعالے نگہبان اسکا یہان تک کہ
پہرے یہہ روایت تفسیر در المنثور مین ہی اور اور بہت دعائین تفصیل سے کتاب حصن حصین
وغیرہ مین منقول ہین جو چاہے سو پڑہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ روز و شب مین
محافظت اور احتیاط سے رہے دنمین تنہا نہ چلے اور قافلہ سے الگ نہو شاید
کہ کوئی گہات مین ہو یا ہمراہی سے رہ جاوے اور رات مین جاگتا رہے اور
بیخبر نہ سووے آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر مین
سوتے تو بازو اپنا نیچے سر مبارک کے بچہاتے اور آخر شب مین سوتے
تو بازو کہڑا کرکر سر ہتیلی پر رکہہ کر سوتے تہے کہ اسمین بہت غفلت نہین ہوتی
سوبنے مین اور جلدی جاگ اوٹہتا ہی اور مستحب یہہ ہی کہ رات کو نوبت
بہ نوبت جاگتے رہین اور جب کوئی دشمن یا درندہ رات مین یا دنمین قصد
ایذا کا کرے تو آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس پڑہے اور پناہ ساتہہ خدا کے ڈہونڈہے اور توکل اوسپر کرے اور
مدد اوسے چاہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اگر سوار ہو تو سواری پر رحم کرے اوسکی طاقت سے زیادہ

بوجہ نہ سکنے اور مُنہ پر نہ مارے کہ ہر جاندار کے مُنہ پر مارنا منع ہی اور سواری پر سووی نہین تا گران
ہنو یعنے نیندکی حالت مین بوجہ بہت ہو جاتا ہی بدنکا پس سووی نہین اور اگر تہوڑ یسی دیر اوتر لیا کرے
سواری پر سے تو اسمین بہت مہربانی اور رحم ہی اسپر اور بعضی اگلے بزرگ وقت کرایہ کے شرط کر لیتے تہے
کہ سواری پر سے اوترینگے نہین اور اسکے مقابلہ مین کرایہ زیادہ دیتے تہے اور بعد ازان اوترتے تہے
کہ اسمین احسان ہی جانور پر بہی اور کرایہ کو دینے والے پر بہی اپنی شرط کی تہی کہ اوترینگے نہین اور
اسکے عوض مین کرایہ بہی زیادہ دیا اور باوجود اسکے جو اوترے رحم کرکر جانور پر تو احسان جانور پر بہی ہوا
اور اوسکی مالک پر بہی اور جو کوئی جانور پر زیادتی کریگا روز قیامت کے اوسسے پوچہا جاویگا اور چاہیے
کہ مُکاری سے کرایہ مین قصہ جہگڑا نکرے کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی معاملات مین فضائل اعمال
سے ہی اور چاہیے کہ زیادہ اوس چیز سے کہ شرط کی ہی نہ لادے جانور پر اگرچہ فقہا نے شئی قلیل مین
توسعہ کیا ہی یعنے اجازت دی ہی ولیکن طریقہ اہل ورع کا یہہ نہین ہی اسلیے کہ احتیاط اسمین ہی اسلیے
کہ جرات کرنی تہوڑی سی زیادتی پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور جو کوئی محل
شبہہ سے نہ پرہیز کرے حرام مین پڑجاتا ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ جن چیزونکی حاجت بہت پڑتی ہی
مانند مسواک اور کنگہی اور مانند انکے ہمراہ رکہے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسافرت
مین سرمہ دانی اور آئینہ اور مسواک اور کنگہی اور مقراض اور قارورہ ہمراہ لیتے تہے اور سرمہ لگانا نزدیک
سونیکے سنت ہی فرمایا ہی آنحضرت نے کہ لازم پکڑو تم سرمہ لگانیکو نزدیک سونیکے اسلیے کہ وہ زیادہ کرتا ہی
بینائی کو اور اُگاتا ہی بالونکو یعنے پلکون کو اور ہر آنکہہ مین تین تین سلائیان لگاوے اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ داہنی آنکہہ مین تین سلائیان اور بائین مین دو لگاوے اور صوفیہ نے چہاگل اور رسّی کو زیادہ کیا ہی
یعنی یہہ بہی رکہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جس فقیر کے ساتہہ چہاگل اور رسّی نہین ہی دلیل ہی اوسکے
نقصان دین اور رکہنا اسکا واسطے احتیاط طہارت پانی کی اور دہوئے کپڑونکے ہی یعنی چہاگل اسلیے ہی کہ پانی
محفوظ و پاک رہے اسمین اور رسّی واسطے خشک کرنے دہوئے ہوئے کپڑونکے اور واسطے پانی
کہینچنے کے ہی اور متقدمین یعنی صحابہ اور تابعین نے اکتفا تیمم پر سب کیا ہی اور کپڑے زمین پر خشک
کر لیتے تہے اور یہہ نہایت تجرید ہی پس چہاگل اور رسّی رکہنی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی اور
بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کرے سنت قدیمہ کو اور جو چیز کہ مدد کرے سنتون کی وہ مستحسن ہے اور احتیاط
طہارت ظاہری مین خوب ہی جبتک کہ نہ ہو سبب فوت ہونے اُس عمل کی کہ افضل ہی اُوسّی اور اگر نہ

فوت ہونے ایک ایسے امر کی ہو کہ افضل ہی اوسی تو خوب نہین ہی وہ احتیاط اسیلیے کہاہی علمانے کہ عالم کو
نچاہیے کہ آپ کپڑے دہووے اگر قدرت دہلانے کی رکہتا ہو اسلیے کہ اس مدت مین مشغول علم ہین نہین ہوئیگا
کہ افضل اعمال ہی اور بعضی کہ واسطے وضو کے راہ دور دراز جاتے ہین تا جاری پانی پر پہنچین حقیقت مین
عبث کرتے ہین کیون اس زمانہ مین مشغول ذکر و فکر مین نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہہ مخالف عمل صحابہ اور
متقدمین کے ہی کہ انکو صاف کرنا دلکا منظور تہا شستہ کرنے بدن کیسے یہان تک کہ صحابہ بعض اوقات
بعد از کہانیکے ہاتہہ نہ دہوتے تہے اور پانو کے تلو سے ہاتہہ کو صاف کر لیتے تہے سبب اسکے کہ کمال
مستغرق ہوتی تہے اوقات انکی عمل قلبی مین اور فرصت نہوتی تہے اسکی کہ مقید ہون ہاتہہ دہونیکے اور جملہ آداب
سفر سے کہ متعلق ساتہہ حالت پہر نیکے طرف وطن کے ہی یہہ ہی کہ جب قریب اپنی منزل کے پہنچے تو پہلے
آنیکے کسیکو گہر مین بہیجے اور یکایک نہ چلا آوے کہ حدیث مین اوسسے منع کیا ہی آن سرور صلی اللہ علیہ
وسلم جب تشریف لاتے سفر سے تو اول مسجد مین آتے اور دو رکعت ادا کرتے بعد از ان گہر مین آتے
اور چاہیے کہ واسطے گہر والون کے اور اقربا اور دوستون کے تحفہ لاوے بحسب مقدور کے
کہ یہہ سبب فرحت دل اور باعث زیاد محبت کا ہی اور جملہ آداب سفر سے کہ متعلق ساتہہ باطن کے ہی
یہہ ہی کہ نیت سفر مین کار آخرت کی ہو یا اوس چیز کی کہ مددگار ہو کار آخرت مین اور اگر سفر سبب زیادتی
دین کا ہو تو کرے اور جب رغبت اپنے دلکی متغیر پاوے تو توقف کرے یا پہر آوے اور چاہیے
کہ ہر شہر کے داخل ہونیسے قصد دیکہنے بزرگون اوسکے کا ہو اور کوشش اسین کرے کہ ہر ایک سے
طلب فائدہ کی چیز کرے اگرچہ ایک ہی بات ہو اور قصد فائدہ کی چیز طلب کرنے سے نفع اوٹہانا ہو
اوسسے نہ بیان کرنا اوسکا اور قصہ خوانی اور جو کچہہ کہ سفر مین دیکہے عجائب و غرائب اوسکو بہی بیان نکرے
اور یہہ نہایت ریاضت ہی اور اگر بیان ہی کرے تو بقدر حاجت کے کرے اور کسی تقریب سے
کے اور کسی شہر مین زیادہ سات یا دس دنسے قیام نکرے مگر یہہ کہ جس شیخ کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم
کرے زیادہ رہنے کا اور اگر کسی ملاپ دار سے ملے تو زیادہ تین روز سے اوسکے ہان نہ ٹہہرے
کہ یہہ حد ہی ضیافت کی مگر کہ اوسکو جدائی تیری ناگوار ہو اور مصر ہو زیادہ رہنے کے لیے اور اگر قصد
کسی شیخ کی زیارت کا کرے تو زیادہ ایک روز و شب سے نرہے یعنے اسلیے کہ بزرگونکو تکلیف
دینی اچہی نہین اور سفر مین عیش و عشرت مین مشغول نہو کہ اوسسے برکت سفر کی جاتی رہتی ہی اور جس
شہر مین جاوے اول وہانکے بزرگون کو دیکہے ساتہہ ترتیب فضیلت کے یعنے اول بہت بڑے
بزرگ سے ملے پہر اوسے کم درجہ والے سے پہر اوسے کم سے اور اگر بزرگ گہر مین ہو تو اوسکے دروازیکو

نہ کہٹکا وے اور تکلیف نکلنے کی اوسکو نہ دے بلکہ منتظر بیٹہا رہے تا وہ آپ نکلے اور جب وہ نکلے تو ادب سے اوسکے آگے بیٹھے اور بغیر پوچہے بات نکرے اور اگر پوچہے تو بقدر سوال کے جواب دے اور اوس سے مسئلہ بغیر اوسکی رضا کے نہ پوچہے اور جس شہر و گانو مین آوے وہانکے صلحا کی قبرونکی زیارت کرے اور اگر یہہ نہ جانے تو وہانکے رہنے والونسے پوچہہ لے اور بدون ضرورت کے اپنی حاجت کسی سے ظاہر نکرے اگرچہ جانتا ہو کہ وہ قبول کریگا اور راہ مین ہمیشہ ذکر و فکر مین مشغول رہے اور بہتر یہہ ہی کہ ذکر دلمین کرے لوگونکو سناوے نہین اور اگر کوئی اوس سے کچہہ بات پوچہے تو ذکر کو ترک کرے اور جواب دے بعد ازان پہر ذکر کرنے لگے کہ اسکو بہت دخل ہی اپنے حال کے پوشیدہ کرنے مین برخلاف نفس کے اور اگر اسکو خدمت صلحا اور رفقا کی ہاتہہ لگے تو سفر نکرے کہ مقصود سفر سے یہی ہی پس اسصورت مین سفر کرنا کفران نعمت ہی کہ اس نعمت کی قدر نکی اور سفر بیفائدہ اختیار کیا اور جب سفر مین کچہہ تقصیر یا نقصان معائنہ کرے اس چیز مین کہ شہر مین رکہتا تہا جانے کہ یہہ سفر علتی ہی پس پہر آوے اور چاہیے کہ ارادہ کرنے والا سفر کا اول خواہش نفسانی کو اپنے مین سے دور کرے تا سفر مین خوار نہو ورنہ جو تابع خواہش نفس کا ہی ہمیشہ خوار ہی اور جملہ آداب سفر سے بلکہ واجبات اسکے سے یہہ ہی کہ پہلے سفر کے رخصتین شرع کی کہ احتیاج ہوتی ہی اونکی سفر مین اور پہچاننا قبلہ کا اور اوقات نماز کا اور مانند انکے اس قسم کے علم سے کہ متعلق ہی ساتہہ سفر کے سیکہے تا سفر اسکا باعث گمراہی کا نہو واللہ الموفق **باب ساتوان** بیچ امر معروف اور نہی منکر کے اور اس باب مین سات فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ فضیلت امر معروف اور نہی منکر کے جان کہ امر معروف اور نہی منکر فرائض مین سے ہین بموجب آیتون اور حدیثون اور اقوال صحابہ کے ولیکن فرض کفایہ ہین نہ فرض عین اگر ایک شخص مسلمانون مین سے بجالاوے تو ساقط ہوجاتا ہی اورونسے جیسیکہ حکم فرض کفایہ کا ہی قرآن مجید مین فرماتا ہی اللہ تعالے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اچہا ہونا اس امت کا بیان کیا ساتہہ امر معروف اور نہی منکر کے اور یہہ بہی فرمایا ہی تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور قرآن مین مانند انکے آیتین دلالت کرنے والی امر معروف اور نہی منکر کے بہت سی آئی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ کلام بنی آدم کے سب باعث ضرر کے ہین مگر امر معروف اور نہی منکر اور ذکر حق تعالے کا اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نے ساتہہ ایک جماعت صحابہ کے خطاب کیا اور فرمایا کہ کیسا حال ہوگا تمہارا اوسوقت بیچ کہ سرکشی کرینگی عورتین تمہاری اور فسق کرینگے

جوان تمہارے اور ترک کروگے تم اپنے جہاد کو عرض کیا صحابہ نے کہ آیا یہہ ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا
ہان سوگند اوس خدا کی کہ ذات محمد کی بیچ قبضۂ قدرت اوسکے ہی قریب ہی کہ ایسی چیزین واقع ہونگی کہ سخت تر
اور بدتر اوس سے ہین کہا صحابہ نے سخت تر اوس سے کیا ہوگا یا رسول اللہ فرمایا کیسا ہوگا حال تمہارا اوسوقت
کہ معروف کو منکر دیکہوگے اور منکر کو معروف کہا صحابہ نے کہ یہہ بہی ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان اوس سے
زیادہ سخت ایک چیز واقع ہوگی کہا صحابہ نے کہ وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا جسوقت کہ امر کروگے تم
ساتہہ منکر کے اور منع کروگے معروف سے اخیر حدیث تک فرمایا یعنی یہہ حدیث بڑی ہی ساری
حدیث بیان فرمائی اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ اوترتی ہی لعنت اس شخص پر کہ حاضر ہو ایسی جگہہ کہ ظلم کرین
لوگ اور وہ دفع نکرے اس ظلم کو اور موافق اس حدیث کے گوشہ نشینی واجب ہوتی ہی اور عاجز ہونا
منع کرنے سے عذر نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اگر عاجز ہی تو چاہیے کہ اسیر حاضر نہو اور اسی جگہہ سے اختیار
کیا ہی اگلے بزرگون نے عزلت کو جیسیکہ بیچ فائدون عزلت کے گذرا اور ممنوع حاضر ہونا
قصدًا ہی اور اگر حاجت ضروری ہو یا اتفاقًا اوسکے سامنے گذرے تو معذور ہی اور معنے
عجز اور قدرت کی ظاہر ہونگے یعنے ضرورۃً یا اتفاقًا گیا اور یہہ منع نہین کرسکتا تو عاجز ہی اور اگر
قصدًا گیا تو یہہ عاجز نہین ہی بلکہ گویا قدرت رکہتا ہی اور اس صورت مین ماخوذ ہوگا پہلی صورت نہین
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچہا کہ یا رسول اللہ
آیا ہلاک ہوتا ہی وہ گانو کہ جسمین صلحا ہوتے ہین فرمایا ہان کہا صحابہ نے کہ کس سبب سے
فرمایا بسبب سہل جاننے اور سکوت کرنے انکے گناہون سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی
کہ حق تعالے نے وحی بہیجی ایک فرشتہ کو اپنی فرشتون مین سے کہ فلانے شہر کو اوسکے
رہنے والون پر مار یعنے اونٹ دی کہا اوس فرشتہ نے کہ ای رب میرے اوسمین ایک بندہ ہی
تیرے بندون مین سے کہ ہرگز تیرا گناہ نہین کیا ہی حکم آیا کہ اسیپر بہی مار کہ ہرگز منہہ اوسکا متغیر
نہین ہوا ہی بسبب گناہ خلق کے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی عذاب کریگا ایک
گانو والون کو کہ اسمین اٹھارہ ہزار آدمی ہونگے کہ عمل اونکا مانند عمل انبیا کے ہوگا بسبب ترک
کرنے اونکے امر معروف اور نہی منکر کو اور حدیث مین آیا ہی کہ وہ لوگ کہ حکم کرتے ہین اچہی
باتونکا اور منع کرتے ہین بُری باتون سے اور محبت رکہتے ہین للہ اور بغض رکہتے ہین للہ
وہ بہشت کے بالاخانون مین ہونگے کہ وہ اوپر ہین شہدا کے بالاخانون سے اور ہر بالاخانہ کے
تین تین لاکہہ دروازے ہونگے یاقوت و زمرد کے اور ہر ایک کا انمین سے تین تین سو حورون سے

نکاح کیا جاویگا جبکہ انکی طرف نظر کریگا وہ کینیگی کہ یاد رکہتا ہی تو کہ فلانے وقت مین حکم اچہی بات کا اور منع
بُری بات سے کیا تہا تو نے اور ہم جزا اوسکی ہین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ افضل شہدا وہ شخص ہی کہ حاکم ظالم کو
حکم کرے اچہی بات کا پس مارا جاوے اوسمین منزل اوسکی بہشت مین درمیان حضرت حمزہ اور حضرت جعفر
رضی اللہ تعالی عنہما کے ہوگی **ف** حضرت حمزہ چچا ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت جعفر بہائی
حضرت علی رضی اللہ عنہما کے یہہ دونو صاحب شہید ہوئی ہین اور بڑی بزرگی رکہتے ہین پس انکے ساتہہ
ہوگا یہہ شخص بہی آور اقوال صحابہ کے بہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فضیلت مین بیشمار ہین
حذیفۃ الیمان رضہ سے پوچہا لوگون نے کہ درمیان زندون کے مردہ کون ہی فرمایا وہ شخص ہی
کہ انکار نکرے گناہ کا ساتہہ ہاتہہ اور زبان اور دل کے یعنی چاہیے یون کہ گناہ کی چیز کو ہاتہہ سے
ہٹا دے ورنہ ہو سکے تو زبان سے منع کرے اور یہہ بہی نہو تو دل سے تو بُرا جانے اور جسنے کچہہ بہی نکیا
ہین سے وہ بمنزلہ مردہ کے ہی آور یہہ بہی حذیفہ نے فرمایا کہ نزدیک ہی کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا
کہ مردار گدہی کا انکے آگے محبوب تر ہوگا اوس مسلمان سے کہ امر و نہی کرے اونکو آور حضرت امیر المؤمنین
عمر رضہ سے منقول ہی کہ نہ انکار کرنا گناہ کا ساتہہ دل کے سبب ڈہندہا ہونا دل کا ہی آور آیا ہی کہ کعب احبار
نے ابو مسلم خولانی سے پوچہا کہ قدر اور مرتبہ تیرا تیری قوم مین کیسا ہی کہا اچہا ہی کہا توریت غیر اسکے
کہتی ہی کہا ابو مسلم نے کہ کیا کہتی ہی کہا کعب نے کہ توریت یہہ کہتی ہی کہ جو کوئی امر کرے ساتہہ معروف کے
اور منع کرے منکر سے مرتبہ اسکا اوسکی قوم مین خوار و بیقدر رہتا ہی اونکے آگے کہا ابو مسلم نے کہ سچ
کہتی ہی توریت اور جہوٹ کہتا ہی ابو مسلم **ف** حاصل کعب کے قول کا یہہ ہی کہ توریت سے یہہ بات
معلوم ہوتی ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرنے سے لوگ بغض رکہتے ہین اور خوار و ذلیل جانتے ہین پس تم
کہتے ہو کہ لوگ مجکو اچہا جانتے ہین تو معلوم ہوا کہ تم امر معروف اور نہی منکر نہ کرتے ہوگے پس ابو مسلم نے
اقرار کیا اپنے قصور کا کہ توریت سچ کہتی ہی مین قاصر ہون اسمین اور واقع مین مین اچہا نہین اگرچہ لوگ
مجہی اچہا جانین اور حاصل یہہ کہ امر معروف اور نہی منکر واجب ہی باوجود قدرت رکہنے کے اسپر اور
ادنی درجہ اسکا یہہ ہی کہ انکار کرے دل سے اور اگر ایک شخص قوم مین سے اسکو اختیار کرے تو سب سے
ساقط ہو جاتا ہی **فصل دوسری** بیچ شرائط محتسب کے یعنے امر معروف اور نہی منکر کرنیوالے کے
جملہ شرائط محتسب کے سے یہہ ہی کہ وہ مکلف ہو یعنے عاقل اور بالغ ہو پس احتساب دیوانہ پر اور لڑکے پر
واجب نہین دیوانہ تو ظاہر ہی کہ وہ صلاحیت اسکی نہین رکہتا اور لڑکا وہ بہی چونکہ مکلف احکام شرعیہ کا

نہین ہی اسپر ہی واجب نہین لیکن جائز ہی اسلیے کہ فعل کے ممکن ہونیکے لیے نری عقل و تمیز
کافی ہی پس لڑکے مراہق کو کہ نزدیک بالغ ہونیکے پہنچا ہو پہنچتا ہی کہ انکار منکر کا کرے اور شراب کو
اوندہا دے اور باجون کو اور کہیل کی چیزونکو توڑ ڈالے اور کسیکو نہین پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے
اسلیے کہ وہ اہل ثواب و عبادت کا ہی اگرچہ اہل ولایت نہین ہی اور احتساب ایک قسم ہی عبادتون سے
اور اسلیے غلامون کے لیے اور عوام رعیت کے لیے ثابت ہی اگرچہ امین معنے ولایت کے نہین ہین
لیکن نرا ایمان کافی ہی بیچ ثبوت مثل اس ولایت کے مانند قتل کرنے مشرک اور باطل کرنے اسباب
اور چہین لینے ہتیارون اوسکے اسلیے کہ لڑکا اور بالغ برابر ہین امین اور منع کرنا فسق سے بیچ حکم منع
کرنیکے کفر سے ہی اور جملہ شرائط محتسب کے سی ایمان ہی اسلیے کہ احتساب نصرت اور مدد کرنی دین کی ہی اور
جو کہ دشمن دین کا ہو اہل نصرت اور مدد کرنی دین کا کیونکر ہوسکا پس کافر اہل احتساب سے نہین ہوگا لیکن
فاسق کو پہنچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرے اسلیے کہ یہ فی نفسہ ایک عبادت ہی خواہ آپ بموجب
اسکے عمل کرے یا نکرے اور عمل کرنا اسپر ایک عبادت دوسری ہی حدیث مین آیا ہی کہ صحابہ نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم امر نکرین ساتہ معروف کے یہان تک کہ عمل نکرین ہم
اوسپر اور منع نکرین ہم منکر سے جب تک کہ پرہیز نکرین ہم اوس سے فرمایا کہ امر کرو ساتہ معروف کے اگرچہ
سب اچہی باتین نکرو اور منع کرو یعنے بری باتون سے اگرچہ سب سے پرہیز نکرو ولیکن احتساب کتنی طرح پر ہی
کبہی ساتہ وعظ و نصیحت کے ہی اور کبہی ساتہ قہر و مارنے کے جیسیکہ آگے معلوم ہوگا اور فاسق کو نہین
پہنچتا ہی کہ وعظ و نصیحت کرے اوس جگہہ مین کہ فسق اوسکا معلوم ہو نہ اس سبب سے کہ حرام ہی بلکہ اس سبب سے
کہ یہ نفع نہین رکہتا اور فائدہ اسپر مترتب نہوگا ولیکن قہر و زجر مانند اوندہا دینے شراب کے اور توڑ ڈالنے
کہیل کی چیزون کے اور مانند اسکے واجب ہی اور بعضون نے شرط کی ہی عدالت یعنی نیکوکاری احتساب
مین اور دلیل پکڑتے ہین ساتہ دلیلون نقلی اور عقلی کے نقل تو یہ آیت اللہ تعالی کی ہی أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ اور دلیل انکی یہ آیت ہی لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ اور حدیث مین ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات گذرا مین ایک قوم پر کہ دہانے اونکے آگ کی مقراضون سے
کاٹتے ہین فرشتے کہا میں نے کہ کون ہو تم ای جماعت مردونکی کہا کہ ہم وہ جماعت ہین کہ لوگونکو امر معروف
اور نہی منکر کرتے تہے اور آپ نہ کرتے تہے اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ حق تعالی نے وحی بہیجی حضرت عیسے
علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ ای بیٹے مریم کے اول اپنے تئین نصیحت کر جب آپ نصیحت قبول کر چکا
ہو دے تو بعد اسکے لوگونکو کر ورنہ شرم رکہہ مجہسے اور جواب ان دلیلونکا یہہ ہی کہ انکار ہی بسبب ترک کرنے

عمل کے نہ بسبب حکم کرنے اسکے پس حاصل یہہ ہی کہ جیسیکہ لوگونکو حکم کرو آپ ہی کرو نہ یہہ کہ اگر آپ
نکرو تو اورونکو بہی نکہو اسلیے کہ شک نہین ہی کہ امر کرنا غیر کو دلالت کرتا ہی اوپر قوت علم سکے
اور مواخذہ عالم پر سخت تر ہی اسلیے کہ ملامت انگہون والے پر کہ کوئین مین گرپڑے زیادہ
ہوتی ہی بہ نسبت اندہے کے اگر اوسکے اختیار مین ہو پہر حدیث عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کی نہیں
اسمین منع ہی نصیحت کرنے غیر کے سے بغیر نصیحت قبول کرنے اپنے کے پس معلوم ہوا کہ یہہ خوب
نہین ہی اور یہہ بہی ہی کہ اوسمین کہا کہ شرم رکہہ اور اسسے لازم نہین آتا کہ حرام ہو بلکہ مناسب و خوب
نہین ہی اور اسمین شک نہین کہ ترک کرنا عمل کا اور حکم کرنا ساتہہ اوسکے ہرچند کہ عبادت ہی لیکن
چونکہ متضمن ترک کرنے ایک عبادت دوسری کا ہی خالی قباحت سے نہین بموجب عرف کے
اور عقلی دلیلون مین سے ایک تو یہہ دلیل ہی کہ ہدایت غیر کی شاخ ہی آپ ہدایت قبول کرنیکی اور
اسیطرح سیدہا اور درست کرنا غیر کا شاخ ہی استقامت اور صلاحیت نفس اپنی کی اور جو کہ آپ صالح نہین ہی
وہ دوسریکو کیونکر صالح کریگا اور سیدہا ہونا سایہ کا باوجود کجی لکڑی کے محال ہی یعنی ٹیڑہی لکڑی کا
سایہ سیدہا کیونکر ہوگا اور یہہ دلیل وہمون قوت خیالیہ سے ہی نہ دلیلون عقلیہ سے اور قیاس معقول کا
ساتہہ محسوس کے ہی اور جملہ دلیلون عقلیہ سے یہہ ہی کہ اگر امر کرنا غیر کا ساتہہ ترک کرنے عمل کے جائز
رکہین ہم بلاحظہ اسکے کہ وہ فی نفسہ ایک عبادت ہی اور عمل عبادت دوسری پس جائز ہو جیسیکہ اگر کوئی
کہے کہ مین وضو کرتا ہون اور سحر کہاتا ہون ہرچند کہ نماز نپڑہون اور روزہ نرکہون اسلیے کہ وضو
کرنا اور سحر کہانا فی نفسہ ایک عبادت ہی اور نماز و روزہ عبادت دوسری حال آنکہ یہہ بات نامشروع
ونامقبول ہی اور یہہ دلیل بہی فاسد ہی اسلیے کہ وضو اور سحری کہانی بغیر قصد نماز روزہ کے عبادت
نہین ہی اور غرض وضو سے نماز ہی اور سحر کہانے سے روزہ پس بغیر اسکے مقبول نہین اور پر امر کرنا
غیر کو مقصود واسطے عمل نفس اپنی کا نہین ہی تا بغیر اسکے درست نہو اور جملہ دلیلون سے یہہ ہی کہ اگر
ایکمرد ایک عورت سے زنا از راہ جبر کے کرے اور عورت اپنے اعضا کو کہلا رکہے اور مرد اوس
حال مین اوسپر احتساب کرے اور کہے کہ اپنے اعضا کو ڈہانک لے کہ کہولنا ستر کا نامحرم کے
اگے حرام ہی شک نہین ہی کہ یہہ احتساب مضحکہ ہوگا اور جواب اِس دلیل کا یہہ ہی کہ برائی اس احتساب کی
اس جہت سے نہین ہی کہ وہ منع کرتا ہی فعل حرام سے بلکہ یہہ امر بذاتہ مستحسن ہے اسلیے کہ ڈہانکنا
ستر کا واجب ہی اور واجب بسبب ارتکاب حرام دوسرے کے حرام نہین ہوتا لیکن برائی اور قباحت اسکی اس
جہت سے ہی کہ مرد نے اس حالت مین ترک ضروری چیز کا کیا اور مشغول ہوا اوس چیز مین کہ ضروری نہیں ہی

اور یہہ موجب نفرت طبیعت اور انکار عقل کا ہی مانند نفرت طبیعت کے وس کسی نے کہ بیت زنا کے
لیکن کہانے غصب کے سے پرہیز کرے اور گواہی جہوٹی دے اور غیبت سے باز رہے پس نہین کستی ہم
ہم کہ پرہیز کرنا اسکا طعام غصب کے سے اور باز رہنا اسکا غیبت سے نا مشروع ہی بلکہ کستی ہین ہم کہ
عذاب و مواخذہ اوس کسی پر کہ طعام حرام ہی کہاوے اور زنا بہی کرے زیادہ ہوتا ہی اوس کسی سے
کہ ایک چیز کرے اور ان دو چیزون سے ایسی ہی ثواب اوس کسیکا کہ دوسرے کو حکم کرتا ہی اور آپ ہی
عمل کرتا ہی زیادہ ہی اوس کسیکے ثواب سے کہ ایک ہی چیز کرے فقط اور جملۂ دلیلون عقل سے
یہہ ہی کہ اس تقدیر پر احتساب کافر کا ہی مسلمان پر جائز ہوا اسلیئے کہ منع کافر کا مسلمان کو کہ زنا مت کر
فی نفسہ حق ہی اور کرنا اسکا کفر کو منافی اسکے نہین ہی حالانکہ کہا ہی علمانے کہ احتساب کافر کا مسلمان پر
جائز نہین اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ منع کرنا احتساب کافر کا مسلمان پر اس جہت سے نہین ہی کہ کلام
اسکا فی حد ذاتہ حق نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ احتساب متضمن ایک طرح کی حکومت و تحکم کو ہی اور
کافر کو مسلمان پر حکومت ہی نہین وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا دیگر واسطے
اور نہین مقرر کی الله نے واسطے کافرون کے اوپر مومنون کے راہ
چونکہ مسلمان ہی مستحق حکومت کا ہی فی الجملہ پس نہین سکتے ہم کہ کافر مانع ہو اور عذاب دیا جاویگا
آخرت مین بسبب سکنے اپنے کے مسلمانکو کہ زنا مت کر اس حیثیت سے کہ وہ نہی ہی زنا سے
اور جملۂ شرائط احتساب سے یہہ ہی کہ قادر ہو محتسب احتساب پر اور احتساب عاجز کا دل سے ہی کہ دل سے برا جانے اسلیئے کہ
جو خدا کو دوست رکہیگا اوسکی نافرمانی کو بالضرور برا جانیگا اور اوسکے نیچے اور مرتبہ نہین یعنی ادنی
درجہ اسمین یہہ ہی کہ دل سے تو برا جانے اور یہہ بہی نہو تو برا ہی نقصان ہی چنانچہ ایک روایت مین
آیا ہی کہ جو کوئی جہاد کرے بد دینون سے ساتہہ ہاتہہ اپنے کے پس وہ مومن ہی اور جو کوئی
جہاد کرے اونسے ساتہہ زبان اپنی کے پس وہ مؤمن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اونسے
ساتہہ دل اپنے کے پس وہ مؤمن ہی اور نہین ہی سوا اسکے ایمان سے دانہ رائی کا یعنے
رائی کے دانہ برابر بہی وہ ایمان نہین رکہتا اسکے یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا کہ مشکوۃ مین ہی
اور اسکے جملۂ اخیر پر سید جمال الدین نے لکہا ہی کہ یہہ اسلیئے ہی کہ جسنے دلسی بہی برا
نہ جانا تو وہ راضی ہوا خلاف شرع پر پس ہوگا یہہ کفر اور منع کرنا گناہ کا بسبب غیرت
محتسب کے ہی یعنے جسکو غیرت اور حمیت دین کی ہوگی وہی منع کریگا اور فاسق دبے جاتا کو
کیا پروا ہی اسکی اور جو بیچارہ کہ قدرت نرکہے منع کی اوسکو سوا صبر کے کچہہ چارہ نہین کیا کرے
سے روز و شب باخلق خدا عربدہ نتوانکرد جاننا چاہیئے کہ مراد عجز سے ہی عجز ظاہری نہین ہی

بلکہ خوف دینچے فتنہ کا بلکہ نہ نفع دنیا امر دینی کا ہی یہ معنی عجز کے ہین پس یہان کتنی ہی احتمال ہونگے اول یہہ کہ جانے کہ بات میری نفع کریگی اور خوف کسی آفت کا ہی نہین ہی پس اس صورت مین تو احتساب واجب ہی اسلیے کہ یہان پوری قدرت حاصل ہی اور دوسرے یہہ کہ جانے کہ نفع نہین کریگی بات میری اور خوف ضرر کا ہی ہو اس صورت مین واجب نہین ہی احتساب ہرگز بلکہ حرام ہوتا ہی بعضی جگہہ ولیکن چاہیے کہ اوس جگہہ حاضر نہو مگر کہ حاجت ضروری رکہتا ہو یا زور لیجاوین اور جلاوطن ہونا لازم نہین ہی مگر یہہ کہ جبر کرین گناہ پر اور مجال بہاگنی کی ممکن ہو اور تیسرے یہہ کہ نفع احتساب نکرے لیکن خوف ضرر کا ہی نہو پس اس صورت مین بہی واجب نہین ہے اسلیے کہ غرض احتساب سے دفع کرنا گناہ کا ہی سو وہ ہو نسکا نہین لیکن اگر واسطے اظہار شعار اسلام کے کرے تو مستحب ہی چوتہے یہہ کہ نفع کرے لیکن ضرر لاحق ہو جیسیکہ شیشہ شراب کا یا مزامیر کو توڑ ڈالے ولیکن جانتا ہی کہ سر میرا توڑ ڈالینگے پس محتسب اس صورت مین بہی واجب نہین ہی لیکن حرام بہی نہین ہی بلکہ کمال دین اور تقوی کا یہہ ہی کہ اسقدر ضرر خدا تعالی کی راہ مین اوٹہاوے اور حدیث مین کلمۃ الحق کہنے کی آگے بادشاہ ظالم کے فضیلت بہت واقع ہوئی ہی ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بعضے حاکمون سے ایک بات سنی مینے چاہا مینے کہ انکار کرون مین اور جانتا تہا مین کہ مجکو مار ڈالیگا پس مارے جانا مانع نہ تہا اوسکی نصیحت کو ولیکن دیکہا مینے کہ نفس میرا اوس کہنے مین عجب پیدا کریگا پس ڈرا مین کہ مبادا بغیر اخلاص کے مارا جاؤن لیکن اگر کوئی ظالم تلوار ہاتہ مین لیے ہوئی بیٹہا ہو اوسکے ہاتہ مین پیالہ شراب کا ہو اور محتسب جانے کہ مجرد کہنے کے قتل کر ڈالیگا تو احتساب یہان کوئی وجہ نہین رکہتا بلکہ حرام ہی پایہ کہ منع کرنا ایک کا گناہ سے سبب گناہ کرنے دوسرے شخص کا ہوگا تو یہان بہی احتساب نکرے اسلیے کہ غرض احتساب سے منع کرنا گناہ خاص زید و عمرو کا نہین ہی بلکہ غرض باطل کرنا اصل گناہ کا ہی اور جب یہہ حاصل نہو تو احتساب کرنا بیفائدہ ہوگا اور رعایت کرنی مراتب منکرات کی لازم ہی کہ دیکہے کہ جس منکر کو تغیر کرتا ہی مرتبہ اسکا اس منکر سے کہ بسبب احتساب کے پیدا ہوتی ہی کیسا ہی یعنے جسکو کہ تغیر کرتا ہی اگر مرتبہ اسکا کم ہی اوس سے یا برابر ہی تو احتساب نکرے اور اگر زیادہ ہی وہ بہ نسبت اسکے تو کرے اور گمان اس باب مین حکم یقین مین ہی پس اگر گمان غالب سبب ضرر کا ہو تو حکم یقین مین ہی اور بیچ صورت شک اور توہم اختلاف ہی اور معتبر خوف مین سلامتی طبع اور اعتدال خلقت ہی یعنی بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کے خوف اسکا معتبر ہی کہ معتدل المزاج اور معتدل الخلقت ہو اسلیے کہ بزدل آدمی تہوڑی سی چیز سے ڈر جاتا ہی اور تہورا اور شاقہ بہ جرأت کر بیٹہتا ہی پس معتبر شجاعت ہوگی کہ مرتبہ توسط کا ہی

پس مرد شجاع کو خوف ہو تو اوسکا اعتبار ہی اور نہین تو نہین اور یہی معتبر ہی کشتی کے سوار ہونے مین یعنے
بعضے تو نہایت ڈرتے ہین کشتی کے سوار ہونے سے اور بعضی کچھ ڈر نہین رکھتے اگرچہ ہوا مخالف ہی ہو تو کشتی
مین جا بیٹھتے ہین پس اسمین بھی اعتبار متوسطونکا ہی کہ جو ہوا موافق مین نہین ڈرتے پس اگرچہ اسلام کے جانی جز
ایسے لوگ ڈرین ڈوب جانے سے اور گمان غالب ہو انکو ڈوب جانیکا تو انکا اعتبار ہی اور یہہ عذر ہونگی
نہ وہ لیکن بعضون نے کہا ہی کہ جسپر غالب ہو بزدلی تو بہتر نہین ہی اسکو سوار ہونا کشتی پر واسطے حج اسلام کے
اور مختار اول ہی ہی اسلیے کہ دفع ہونا بزدلی کا ساتھہ عادت ڈالنی اور تجربہ کے ممکن ہی واللہ اعلم جاننا چاہیے
کہ بیچ ضرر اور مکروہ کے کہ متوقع ہی پہنچنا اوسکا احتساب مین احوال مختلف ہی بعضونکو بات سخت مکروہ معلوم ہوتی
اور بعضونکو مارنا اور گالی دینا علی ہذا القیاس اور چیزین بنا بر اختلاف وضعون اور عادتون کے اور تفاوت
حال ہر ایک کے بیچ عزت و حرمت کی اور تفصیل بیان کرنی اسکی مشکل ہی ولیکن نہایت اسکی یعنی قاعدہ کلیہ اسکا
یہہ ہی کہ کہا ہی علما نے کہ مکروہ نقیض مطلوب کی ہی یعنے ایک تو ایسی چیزین ہین کہ جنکی خواہش رکھتا ہی آدمی
اور انکے مقابلہ مین مکروہ ہین کہ اوسکو برا جانتا ہی اور مطالب خلق کے دنیا مین چار چیزین ہین ایک علم اور
وہ متعلق ہی ساتھہ روح کے اور دوسرے صحت اور وہ متعلق ہی ساتھہ بدن کے اور تیسرے ثروت
اور وہ متعلق ساتھہ مال کے ہی اور چوتھے جاہ اور وہ متعلق ہی ساتھہ لوگون کے دلون کے اور معنی جاہ
کے ہین مالک ہونا لوگونکے دلون کا جیسیکہ معنی ثروت کے مالک ہونا درہمونکا ہی اور جیسیکہ مالک ہونا
درہمون کا وسیلہ حاصل ہونے مطالب کا ہی ایسی ہی مالک ہونا دلون کا واسطے ہی حاصل ہونے مقاصد کا
اور تحقیق جاہ کے معنون کی اور سبب میل طبیعت کا طرف اسکے ایک تفصیل رکھتا ہی اور حاصل یہہ کہ مطلوب
دنیاوی خالی ان چار چیزونسے نہین ہی اور طلب کرنا انکا یا تو اپنے لیے ہی یا واسطے اقربا اور دوستون کے
اور جب مطلوب یہہ ہوے تو مکروہ نہونا انکا ہوگا اور نہ ہونا انکا یا تو ساتھہ جاتے رہنے انکے ہو بعد حاصل ہونیکے
یا ساتھہ ممکن ہونے حصول اور انتظار اسکے زمانہ آیندہ مین اور جائز نہین ہی ترک کرنا احتساب کا اس قسم اخیر
مین مگر وقت حاجت اور ضرورت کے ترک کرنا جائز ہی **ف** حاصل حضرت شیخ کے کلام کا یہہ کہ پہلی قسم
تو یہہ ہوئی کہ مکروہ یہہ ہی کہ وہ چیزین حاصل ہین اور جانتا ہی کہ اگر احتساب کرونگا تو وہ چیزین جاتی رہینگی
پس اس صورت مین ترک کرنا احتساب کا جائز ہی اور قسم اخیر یہہ ہوئی کہ وہ چیزین ہین نہین لیکن ممکن
اور متوقع ہی حاصل ہونا انکا اس صورت مین ترک کرنا احتساب کا وقت ضرورت کے جائز ہی بیان مفصل
اسکا یہہ کہ اگر نہ جانتا ہو ضروریات دین کو اور سوا ایک تعلیم کرنیوالے کے شہر مین کوئی اور ہو نہین پاتا ہو لیکن
سب مطیع اور تابع اوسکے ہون اور ظن غالب سے معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب کرونگا تو راہ حاصل کرنے

علم کے بند ہو جائیگی اگر اس صورت مین احتساب ترک کرے تو جائز ہی اور بغیر ضرورت کے جائز نہین اور
اگر بیمار ہو اور معالجہ مین انتظار صحت کا ہو اور جانتا ہی کہ اسکی تاخیر مین ضرر شدید ہوگا اور کوئی طبیب بہتر
اوسکے سوا نہین اگر اس صورت مین بری بات سے منع نکرے تو جائز ہی اور اگر ایک شخص ہو عاجز
کسب اور سوال سے اور توکل مین یقین قوی ہووے نہین اور سوائے ایک شخص کے کوئی ہی نہیں
کہ اسکو کچھ دیوے اور جانتا ہی کہ اگر احتساب اسکو کرونگا تو راہ رزق کی بند ہو جاویگی اور مارے
بہوک کے ہلاک ہو جاؤنگا اور یا رزق حرام مین پڑونگا تو اسمین بہی اگر بری بات سے منع نکرے
تو جائز ہی اور اگر لوگ شریر در پے اسکے ایذا کے ہون اور اسکے دفع کرنیکی کوئی راہ ہو نہین سوا اسکے کہ آگے
سلطان یا حاکم کے جاہ رکھتا ہو اور حاکم ایسا ہو کہ شراب پیتا ہی اور حریر پہنتا ہی پس ان سب صورتون مین
اگر ظن غالب کہ قریب یقین کے ہو حاصل ہو تو البتہ ترک کرنے احتساب کی اجازت ہو
لیکن چاہیے کہ اپنی دلکو مفتی ٹہراوے اور دونو ضررونمین سے ایک ضرر کو دوسرے کے ساتھ وزن کر
اور ایک ضرر تو یہی ان چیزونکے ہونے کا اور ایک ضرر یہی ترک کرنے احتساب کا ان دونونکو
وسے جونسا غالب ہوا اوسکی رعایت کرے اور مد نظر اسکو رکھے اور دین کو بہانہ حاصل
کرنے دنیا کا نکرے کہ حقیقت اسکی نظر نیت پر ہی اگرچہ نظر لوگون کی ظاہر پر ہی اور اگر سکوت کرنا اسکا
بسبب دین کے ہوا اسکو مدارات کہین گے اور اگر بسبب نفس کے ہوا اسکو مداہنت کہین گے واللہ
الموفق ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اور قسم دوسری کہ اسمین فوت ہونا مطلوب کا
حاصل ہی اور سکوت احتساب سے اسمین جائز ہی بے ہیچ غیر علم کے ہوگا اسلیے کہ کسیکو قدرت نہین ہی
علم کے کہو دینے کی کسی سے بخلاف کہو دینے صحت اور ثروت اور جاہ کے کہ انکو کہو دے سکتے ہین
اور یہ بہی ایک سبب ہی سیون بزرگی علم کا اسلیے کہ باقی اور دائم ہی دین و دنیا مین جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا شعر فَاِنَّ المَالَ یَفنیٰ عَن قَرِیبٍ + وَاِنَّ العِلمَ مُلکٌ لَا یَزَال اور فوت ہونا صحت کا بسبب
پس تحقیق مال فنا ہو جاتا ہی عنقریب اور تحقیق علم ملک لازوال ہی
ضرب دکہدینے والے کے ہی اور فوت ہونا ثروت کا بسبب لوٹ لینے گہربار کے اور چہین لینے کپڑونکی ہی اور
اس صورتمین واجب نہین ہی احتساب لیکن استحباب سے خالی نہین اور احتساب ان جگہونمین نشانی کمال دین
اور نہایت یقین کی ہی اور فوت ہونا جاہ کا بسبب ضرب کے ہی اگرچہ دکہ دینے والی نہو بلکہ بسبب
گالی دینے کے اور پہینکدینے پگڑی اور مانند اسکیکے ہی ہو سکتا ہی اور یہان بہی سکوت کرنا جائز ہی
اسلیے کہ محافظت کرنی مروت و آبرو کی بہی حکم کی گئی ہی شرع مین لیکن مزے جاہ اور بلندی
مرتبہ کی حفاظت کرنی محض زائد اور رذیلت ہی مثلا ایک شخص ہو کہ ہرگز بغیر سوار ہونیکے گہوڑے پر

اور بغیر پہنے لباس تکلف کے بازار مین نہین نکلا ہی اور احتساب مین خوف بیاده پا کرنے اور پہنانے لباس غیر معمول کا ہو تو یہہ عذر نہین ہی بیچ ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کے کہ یہہ فضولیان ہین اور اسیطرح خوف غیبت اور اہانت کرنیکا زبان سے ساتھ جاہل اور احمق کہنے کے اور نسبت کرنیکے ساتھ ریا اور نفاق کے عذر نہین ہی اسلیے کہ اگر ایسے امور کا اعتبار ہو تو اصل واجب سے احتساب ہی کی جاتی رہے اور خالی ہونا احتساب کا ایسے امور سے ممکن نہین ہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہی وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ اور اگر منع غیبت سے کرے اور جانتا ہی کہ وہ اورون کی غیبت چھوڑینگے نہین اور اسکے بہی غیبت کرینگے تو منع نکرے اسلیے کہ اسمین زیادہ گناہ ہوگا لیکن اگر جانے کہ اسکی بہی غیبت کرین گے اور لوگونکی غیبت سے باز آدینگے تو منع کرے کہ اسمین شیوہ ایثار کا ہی یہہ تمام بیان تہا بیچ خوف کرنیکے اپنی نفس کے مکروہات سے اور جہان کہ خوف ہو پہنچنے مکروہ کا اپنے اقربا اور دوستونکو اسمین بہی اجازت ہی ترک کرنے احتساب کی بلکہ اولی ہی اسلیے کہ حفاظت لوگون کی پہنچنے مکروہ کے سے مقدم ہی اپنے نفس کی حفاظت سے جاننا چاہیے کہ بعضون نے احتساب مین اذن امام کو بہی شرط گردانا ہی اور ہر کسیکے لیے عوام الناس مین سے ثابت نہین رکہا ہی ولیکن صحیح یہہ ہی کہ اذن امام کا شرط نہین ہی اسمین اسلیے کہ آیتین اور حدیثین دلالت رکہتی ہین علی العموم پر اور خاص کرنا ساتہہ شرط اذن امام کے مکابرہ ہی اور یہہ بات اصل کچہہ نہین رکہتی اور اگر کہین کہ احتساب ایک قسم ہی حکومت کی اور اسلیے کافر کو نہین پہنچتا کہ احتساب کرے مسلمانون پر اسکا جواب یہہ کہین گے ہم کہ اسقدر حکومت ثابت ہی ہر ایک کے لیے بسبب دین و معرفت کے اور احتساب معلوم کروانا دین کا اور سکہانا احکام شرعی کا ہی اور معلوم کروانا اور سکہانا دین و احکام شرعی کا کیونکر موقوف ہو اذن امام پر اور تحقیق یہہ ہی کہ احتساب کے لیے کئی مرتبے ہین اول تعریف یعنی معلوم کروا دینا اور دوسرے وعظ یعنی نصیحت کرنی اور تیسرے سبّ و تعنیف یعنی برا اور سخت کہنا جیسیکہ کہے ای جاہل ای احمق اور مانند انکے اور چوتہے منع کرنا زبردستی مانند توڑ ڈالنے کہیل کی چیزونکے اور اوندہا دینے شراب کے اور چہین لینے کپڑے غصب کے اور پانچوین ڈرانا اور تہدید کرنا ساتہہ ضرب عذاب کے اور جو احتساب کہ موقوف ہی اوپر اذن امام کے یہہ مرتبہ پانچوان ہی اسلیے کہ اسمین احتیاج ہی مددگارونکی اور لڑنے مارنیکی اور تعریف و وعظ تو خود ظاہر ہین کہ موقوف ہونا انکا اذن امام کے کچہہ معنی نہین رکہتا اور جاہل کہنا اور احمق کہنا کلام سچا ہی اور سب جگہہ مقبول ہی آئی بار خدایا مگر یہہ کہ یہہ مراتب پہنچین مرتبہ پانچوین کو یعنی شغل اول نصیحت کرنا تہا اور انجام کو نوبت تہدید کی پہنچی تو پہر اسمین بہی حاجت اذن امام کی ہوگی واللہ اعلم اور حکایتین اگلے بزرگون کی بیچ احتساب امرا اور بادشاہونکے بہت ہین

پس موقوف ہونا اسکا اونکے اذن پر ہوگا **فصل تیسری** بیچ شرائط اوس چیز کے کہ اومین احتساب جاری ہو
جملہ شرائط اوسکے سے یہ ہی کہ وہ چیز منکر ہو اور مراد منکر سے ہی منع کی گئی شرع مین حاصل یہ کہ منکر
عام تر ہی معصیت سے اور احتساب مخصوص نہین ہی ساتھ معصیت کے پس جو کوئی دیکھے لڑکے یا دیوانہ کو
شراب پیتے تو اوسپر واجب ہی کہ شراب کو پھینکدے اور اوسکو منع کرے اور اسیطرح اگر دیکھے
کہ دیوانہ چارپایہ سے یا دیوانہ سے جماع کرتا ہی تو واجب ہی منع کرنا اوسکا حالانکہ یہ چیزین معصیت
نہین ہین دیوانہ اور لڑکیکے حق مین اور یہ بھی ہی کہ احتساب منحصر نہین ہی کبیرہ گناہونمین بلکہ صغیرہ مین بھی
جاری ہوتا ہی اور جملہ شرائط اوس چیز کے سے یہ ہی کہ وہ چیز موجود ہو فی الحال پس اس گناہ مین
کہ گذر گیا احتساب نہین ہی ہر ایک کے لیے عوام الناس مین سے بلکہ وہ موقوف ہی حاکم پر اور
احتساب نہین ہی اوس چیز مین کہ احتمال رکھتی ہو واقع ہونیکا شاید کہ وہ واقع نہو اور اسیطرح اگر مجلس دیکھے
آراستہ اور قیاس و قرینہ سے معلوم کرے کہ یہان شراب ہی آویگی اگر وعظ و نصیحت کرے تو جائز ہی
یعنی واجب نہین اور اگر مجلس کے لوگ منکر ہون تو نصیحت بھی نکرے نہ اسمین بدگمانی ہی اور اگر قرینہ
نہایت ظاہر و قوی ہو بحسب عادت قدیمی کے مانند بیٹھنے کے اوپر دروازہ حمام عورتونکے تو جائز ہی
کہ منع کرے ہرچند کہ احتمال ہی کہ کسی اور غرض کے لیے بیٹھے ہون لیکن احتمال قوی یہ ہی کہ اونکے گھورنے
اور لگاوٹ کرنیکے لیے بیٹھے ہین اور شاید کہ یہ ساتھ تفاوت احوال اشخاص کے معلوم ہو یعنی مثلا ایک
شخص زناکار وہان بیٹھا ہی تو قرینہ قوی برائی کا ہوگا اور اگر کوئی متقی بیٹھا ہوگا تو احتمال قوی اسکا ہوگا
کہ کسی اور کام کے لیے بیٹھا ہو اور ایسا ہی حکم ہی بوڑہے اور جوان کا اور ظن غالب اسمین بمنزلہ یقین کے ہی
اور جملہ شرائط اوس چیز کے سے یہ ہی کہ منکر ظاہر ہو محتسب پر اور تجسس حرام ہی اور حکایتین اسگلے
بزرگون کے اس مقدمہ مین بیچ حقوق مسلمانون کے لکھی گئین اب کلام اسمین ہی کہ ظاہر ہونیکی اور
پوشیدہ ہونیکی کیا حد ہی لکھا ہی علمانے کہ جو کوئی اپنے گھر کے اندر گناہ کرے اور دروازہ گھر کا بند کر
تو روا نہین ہی کہ اوسکے گھر کے اندر جاوین مگر کہ گھر کے باہر نشانیان گناہ کی ظاہر ہون مانند آواز مزامیر کے
اور آواز مستونکے کہ وہ آواز ایسی ہو کہ لوگ کوچہ کے سب سنین تو اس صورت مین احتساب واجب ہی اور اگر
ایک پولدر کے پیچھے سے بو شراب کی آتی ہو اگر قرینہ سے معلوم کرے کہ ان شرابونکی بو ہی کہ خرید کر اچھی طرح
رکھی گئی ہین قصد انکے اوندہانیکا نکرے اور اگر جانے کہ یہ بو شراب کے پینے کے سبب سے ہی اسمین
اختلاف ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جائز ہو احتساب اسمین اور کسی شخص کو دیکھے کہ شیشہ بغل کے نیچے یا دامن کے نیچے
چھپائے لیے جاتا ہی ہرچند کہ وہ فاسق ہو جائز نہین کھولنا اوسکا یہان تک کہ ظاہر ہو ساتھ علامت کے

اور بسبب نرسے فسق اوسکے دلیل نہین پکڑنی چاہیے اسپر کہ شراب ہی ہی اسلیے کہ فاسق بہی احتیاج رکہتا ہی
سرکہ وغیرہ کی شاید وہی لیے جاتا ہوا اور چہپاکر لیجانے سے یہہ قیاس نکرنا چاہیے کہ شراب ہی ہی اسلیے
کہ چہپانیکے سبب بہت سے باعث ہوتے ہین اور اگر اوسکی بو پہیلی ہوئی ہو تو جائز ہی کہولنا اوسکا اور اسیطرح
مزامیر اگر کپڑے کے نیچے ہو اور شکل اوسکی معلوم ہوتی ہو تو اوسکو بہی کہولنا جائز ہی اسلیے کہ مقصود جاننا ہی
ساتہ جس حاسہ کے کہ ہو اور یہہ جائز نہین ہی کہ طلب کہولنے کی کرے اور کہے کہ کہول کہ تیرے کپڑے کے
نیچے کیا ہی کہ یہہ تجسس ہی اور معنی تجسس کے طلب کرنا نشانی معرفت کا ہی اور اگر نشانی خود حاصل ہو
بغیر طلب اسکے تو وہ تجسس نہین ہی اور تجسس حرام و ممنوع ہی ساتہ آیت قرآن کے وَلَا تَجَسَّسُوا
اور جملہ شرائط اس چیز کے سے یہہ ہی کہ منکر معلوم ہو بغیر اجتہاد کے یعنے اتفاق ہوا اماموں کا اوسکی برائی پر
اور جسمین اختلاف ہوا اوسمین احتساب نہین ہی پس حنفی کو نہین پہنچتا ہی کہ شافعی پر احتساب کرے بیچ کہانے
بچہ گوہ اور ضبع کے اور مانند انکے ان چیزونمین سے کہ انکے مذہب مین حلال ہین اور نہ شافعی کو
پہنچتا ہی کہ حنفی پر اعتراض کرے اون چیزون مین کہ ہمارے مذہب مین جائز ہین مانند پینے نبیذ کے کہ جو نشا
نکرے اور مانند شفعہ ہمسایہ کے اور مانند انکے لیکن حنفی یا شافعی اگر خلاف اپنے مذہب کے کرے تو آیا
ہر ایک کو پہنچتا ہی کہ دوسرے پر احتساب کرے یا نہین مختار یہہ ہی کہ پہنچتا ہی اسلیے کہ یہہ اپنے اعتقاد مین
خطا پر ہی پس محتسب کو پہنچتا ہی کہ اسکو مذہب اوسکا لازم کروادے کہ باوجود اعتقاد حرمت کے جرات
کیونکی تو نے اسپر اس تقدیر پر اگر ایک مرد بہرا ہوا اور اوسکی بیوی ہو کہ اوسکے باپ نے عقد کیا ہو یعنی لڑکے پنے
اور اوسکو بسبب بہرے پن کے معلوم نہوا ہوا اور وہ اوس عورت سے بقصد زنا کے جماع کرے یعنے
لڑکپنے مین باعتقاد اسکے کہ وہ اجنبیہ ہی تو محتسب کو پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے اسلیے کہ وہ اپنے
اعتقاد مین گنہگار ہی جماع کرنے مین اور اگر بلحاظ اس بات کے کہ محتسب کے اعتقاد مین حق ہی احتساب
نکرے تو بہی جائز ہی اور ایک جماعت علما کی اسپر ہی کہ احتساب مختلف فیہ مین ہرگز نہین اور یہہ
مسائل فقہیہ مین ہی اور اعتقاد کے مسائل مین مانند خطای معتزلہ اور رافضیون اور مانند انکے بیچ مسائل
اعتقادیہ اپنے کے پس احتساب اسمین واجب ہی ہر چند کہ اپنے گمان مین حق پر ہین لیکن چاہیے کہ بغیر
مدد حاکمون اور بادشاہون کے احتساب اعتراض نکرے کہ وہ بہی شبہات اور دلیلین فاسدہ رکہتے ہین
ساتہ انکے مقابلہ کرینگے اور نوبت نزاع و فتنہ تک پہنچیگی اور مقصود حاصل نہین ہوگا لیکن اگر حکم بادشاہ کا
ہوگا تو احتساب و نیز بغیر مناظرہ کے متصور ہی کہ حکم بادشاہ کا مقابلہ نہین کرسکین گے **فصل چوتہی** بیچ درجون احتساب کے
جاننا چاہیے کہ احتساب کئی درجے ہین اسلیے کہ مقصود اوس سے منع کرنا ہی ظاہر ہونے گناہ سے کہ باعث غضب خدا کا ہی پس اگر منع اسکا ساتہ

وعظ و نصیحت کے ہو تو احتیاج نہین ہی جنگ و جدل کی بیت جو کاری بر آید بلطف و خوشی + چہ حاجت بہ تندی و گردن کشی + درجۂ اول احتساب کا معرفت ہی یعنی جاننا معصیت کا اسلیے کہ اگر معلوم نہو گا تو منع کرنا اسکا کیونکر ہو گا لیکن چاہیے کہ معلوم کرنا اسکا ساتھ تجسس کے نہو کہ تجسس حرام ہی پس نہین چاہیے کہ لوگون کی گھر کی دیوار پر کان رکھے تا آواز باجے کی سُنے اور نہین چاہیے کہ اوسکے کپڑے پر ہاتھ پہنچاوے تا شکل مزامیر کی معلوم کرے اور نہ اوسکے ہمسایون سے پوچھے اور اگر پہلے ہی بغیر تجسس کے دو گواہ عادل یعنی نیک گواہی دین کہ فلانا اپنے گھر مین شراب پی رہا ہی تو جائز ہی کہ اوسکے گھر مین جاوین اور شیشے شراب کے توڑ ڈالین اور اگر ایک گواہ عادل یا دو غلام گواہی دین تو اوسمین اختلاف ہی اور مختار یہہ ہی کہ قبول نکرین کہ معتبر نصاب قبول شہادت کی ہی نہ قبول روایت کی اسلیے کہ ڈھانکنا مسلمانونکے عیبونکا بہ حال اولی ہی سکتے ہین کہ نقش حضرت لقمان کی چھاپ کا یہہ تہا سَتْرُ مَا عَايَنْتَ اَحْسَنُ مِنْ اِذَاعَةِ مَا ظَنَنْتَ یعنے چھپانا اوس عیب کا کہ دیکھے تو بہتر ہی اوسکے افشا کرنے سے جسکا کہ گمان کرے تو اور درجہ دوسرا احتساب کا تعریف ہی یعنی معلوم کروانا منکر کا اوسکو کہ جسپر احتساب کرتا ہی اسلیے کہ ہو سکتا ہی کہ گناہ کی جرأت کی ہو بسبب جہل کے اور چاہیے کہ معلوم کروانے مین شیوہ حلم و خلق کا ملحوظ رکھے کہ مقصود اوس سے بہت حاصل ہوتا ہی اور سختی اور زجر مین ایذا ہی اور ایذا دینی مسلمان کو بے جہت حرام ہی علی الخصوص جبکہ نسبت دے کسیکو طرف جہل و حمق کے خصوصًا امور دین مین تو ایسی ایذا پاتا ہی کہ زیادہ اوس سے متصور نہین چنانچہ اسلیے جن لوگون پر کہ غصہ غالب ہی مناظرہ نہین یعنی بحث علمی مین خصوصًا وقت ملزم ہونیکے نہایت غصہ مین آجاتے ہین اور یہہ اسی سبب سے ہی کہ منسوب ہونے سے طرف جہل کے ایذا پاتے ہین اور شرمندہ ہوتے ہین اور یہہ تمام ایذا پانی اس سبب سے ہی کہ جہل ایسا عیب ہی کہ دفع کرنا اسکی برائی کا ممکن ہی بسبب اچھی طرح حاصل کرنے علم کے اور سرایت کرتا ہی بہت سے امور دینی اور دنیوی مین بخلاف عیوب ظاہر کے مانند بدصورتی اور مانند اسکے کے اسلیے کہ اختیار مین نہین ہین اور ضرر انہین کم تر ہی اور ایک وجہ وجہون شرافت علم کے سے یہ بھی ہی کہ جس کسیکو طرف نقصان علم کے نسبت کرین اگرچہ وہ چیز حقیر ہو مانند علم شطرنج کے مثلا ایذا پاتا ہی اور نسبت کرنے سے طرف علم کے خوش ہوتا ہی حاصل یہہ کہ آگاہ کرنا مسلمانونکو خلاف کہ دین مین ہو لازم کر اور اپنے کو اونکی ایذا سے نگاہ رکھ اور یہہ حکم امور دین مین ہی اور غیر امور دین مین کسی سے کچھ مت کہہ اور رد نکر کسیکی بات کو کہ اکثر لوگ اس قبیلہ کے ہین کہ کبھی نہی علم سیکھیں اور تیری ہی دشمن و مدعی ہون اور جو کوئی کہ علم کو غنیمت نہ سمجھے اوس سے علم کی بات نہ کہہ کہ اسمین بی عزتی علم کی ہی آیا ہی حدیث شریف مین کہ طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورت پر

اور رکہنے والا علم کا نزدیک عبث اہل اسکیکے مانند اس شخص کے ہی کہ جواہر اور موتی اور سونا سور کے گلیمین ڈالے اسنہتے اور اگر نظر غور ملاحظہ کرے تو تو کم پاویگا ایسے شخص کو کہ قابل نصیحت اور صحبت کہو اور آدمی قابل کمی ہین مانند پتلی آنکہہ کے ہین بہ نسبت تمام اعضا کے خداوندا ہمکو ہمارے نفس کے شر سے اور لوگونکے شر سے محفوظ رکہہ اور لوگونکو بہی ہمارے شر سے دور رکہہ اِنَّكَ اَنْتَ (تحقیق تو ہی) الْغَفُوْرُ (بخشنے والا) الرَّحِیْمُ (مہربان ہی) اور درجہ تیسرا احتساب کا نہی یعنی منع کرنا ہی ساتہہ وعظ و نصیحت کے اور ڈرانیکے عذاب خدا سے اور یہہ طریق جاری ہی بیچ حق جاہل کے اور متجاہل کے یعنے جو کہ گناہ کو جانے اور پہر اوسپر جرأت کرے مانند ظالم اور شرابی اور غیبت گو اور زانی کے کہ سب قباحت ان امور کی جانتے ہین اور پہر اوسپر اصرار کرتے ہین اور طریق انکے نصیحت کرنے اور ڈرانیکا یہہ ہی کہ احادیث اور اقوال صحابہ کے کہ ان چیزون کے حق مین وارد ہوئے ہین ذکر کرین اور حکایتین اگلے بزرگون کی اور عادتین متقیونکی بیان کرین تاکہ تأثیر کرین انمین لیکن اس طریق مین بہی چاہیے کہ شیوہ مہربانی و نرمی کا ملحوظ رہے اور گناہ لوگونکی مانند گناہ اپنے کے جانے کہ مسلمان سب ایک ہی ہین لیکن جاننا چاہیے کہ یہان وعظ و ڈرانا ایک آفت عظیم ہی کہ عالم وقت تعریف یعنے معلوم کروانے گناہ کے اور وعظ کرنیکے اپنے نفس کو عزیز جانتا ہی بسبب علم کے اور اپنے غیر کو ذلیل بسبب جہل کے بلکہ قصد ایسکا اسمین اظہار کرنا اپنے علم کا اور ذلیل کرنا غیر کا ہوتا ہی اور یہہ جگہہ لغزش کی ہی اسلیے کہ لغزش نیکیون اور عبادتون کی اتنی ہی کہ ویسی گناہون کی نہین داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اولیاء اللہ مین سے ہین لوگون نے کہا کہ کیا کہتے ہو اوس شخص کو کہ امرا اور بادشاہون کے پاس جاوے اور اونکو امر معروف اور نہی منکر کرے فرمایا کہ ڈرتا ہون مین کہ اوسپر کوڑے بازی ہو کہا لوگون نے کہ یہہ قوی کرتی ہی اسکو امر و نہی پر یعنے جسکا ارادہ امر معروف اور نہی منکر کا ہوتا ہی وہ اوسسے ڈرتا نہین بلکہ اور مضبوط ہوتا ہی اوسمین بنظر حصول ثوابکے کہا داؤد نے کہ ڈرتا ہون تلوار سے یعنے اگر کوڑے بازیکو بہی خیال مین نہ لایا تو مارا جاویگا تلوار سے کہا لوگون نے کہ یہہ بہی قوی کرتی ہی اوسکو کہا کہ بس وہ کہ پوشیدہ ہے کہ عجب ہی امن میں نہین ہوگا اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک امیر کو کچہہ برا کام کرتے دیکہا مینے چاہا مینے کہ اسکو منع کرون اور گمان قتل کر ڈالنے کا تہا لیکن مانع میرے حق مین خوف قتل کا نہ تہا بلکہ ڈرا مین کہ مبادا نفس میرا محفوظ ہو اور یہہ فعل اخلاص سے خالی ہو ف کوئی ان تقریرون اور حکایتون سے یہہ سمجہے

کہ وعظ و نصیحت کرنی نہ چاہیے بلکہ مراد حضرت شیخ رحمہ اللہ کی یہہ ہی کہ اسمین نہت خالص پیدا کرے اسلیے
کہ اسکی بزرگی نہایت آئی ہی چنانچہ حضرت شیخ نے بہی اوپر کیا کچھہ اسکی تاکید و فضیلت بیان کی ہی اور آیات
و احادیث صریح دلالت کرتی ہین اسکی خوبی اور کثرت ثواب پر اور درجہ چوتہا برا کہنا اور سخت و سست کہنا
اور ترش روئی کرنی ہی اور یہہ اُس صورتمین ہی کہ منع کرنی سے ساتھہ مہربانی و نرمی کے عاجز آوے
اور وعظ و نصیحت فائدہ مند نہوا اور دیکھے کہ اصرار گناہون پر اور استہزا ساتھہ نصیحت کے کرتا ہی
اور یہہ طریق حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علی نبینا و علیہ الصلوۃ کے قصہ سے سمجہا جاتا ہی کہ اونہون نے
اول وعظ و نصیحت کی جب اوسنی تاثیر نکی تو فرمایا أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ اور مراد برا کہنے سے فحش بکنا نہین ہی یعنے زنا اور مقدمات زنا کے طرف نسبت نکرے
بلکہ چاہیے کہ کچھہ اسطرح برا کہے کہ خالی سچ سے نو مثلا کہے ای فاسق اور ای جاہل اور ای احمق خدا سے
ڈر اور اپنے تئین اپنے ہاتہہ سے ہلاک مت کر اور مثل اسکے کچہہ سچ کہے اور اسمین سچ یون ہوا کہ جو کوئی
فاسق ہی احمق ہے اسلیے ہی اگر احمق نہوتا تو گناہ نکرتا اسلیے کہ اسمین ترک کرنا شکر نعمت آفریدگار کا ہی
کہ سب نعمتین ظاہر و باطن کی اسکی طرف سے ہین اور گناہ سبب ہی عذاب آخرت کا کہ نہایت
سخت عذاب ہی کہ اسسے زیادہ کوئی عذاب نہین عیاذا باللہ منہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عاقل وہ شخص ہی کہ مخالفت کرے اپنی نفس کی اور عمل کرے کہ بعد
موت کے کام آوے اور احمق وہ شخص ہی کہ تابع ہو خواہش نفس کا اور نہ چاہیے کہ قدر ضرورت سے
زیادہ برا نہ کہے بلکہ اگر جانے کہ برا کہنے سے باز نہین آنیکا تو غصہ اور کراہیت سے زیادہ کچھہ
اور نہ کرے اور درجہ پانچوان بگاڑنا منکر کا ہاتہہ سے ہی مانند توڑ ڈالنے مزامیر وغیرہ کے اور
بونڈا دینے شراب کے اور اوتار لینے ریشمی کپڑے کے بدن سے اور نکالدینے کے گہر غصب
کیے ہوئے سے اور نکالدینے جنبی کے مسجد سے اور یہہ طریق بیچ غیر گناہ زبان و دل کے
منصور ہوگا اور جو گناہ کہ متعلق زبان و دل کے ہون اونکا بگاڑنا ہاتہہ سے ممکن نہین اور اگر نکالنا
اونکا بغیر فعل ہاتہہ کے فقط زبان ہی کہنے سے ممکن ہو تو احتیاج ہاتہہ کے فعل کی نہین اور چاہیے
کہ اس طریق مین بہی بغیر ضرورت کے کچہہ نکرے اور حد اعتدال سے تجاوز نکرے پس داڑہی پکڑکر
ورولہ سے برنہ لے آوے اور پانو پکڑ کر باہر نہ کہینچ لاوے اگر ہاتہہ پکڑنا ممکن ہوا اور ریشمی کپڑے
پہاڑ نہ لیوے بلکہ بند اوسکے کہول کر اوتارے اور کہیل کی چیزین یعنی مزامیر وغیرہ جلا نہ دے
کہ توڑنا انکا کافی ہی اور اگر پہینکدینا شراب کا بغیر توڑنے اوسکے باسن کے ممکن ہو تو احتیاج باسن کے

توڑنیکی نہین ہی اور اگر بغیر توڑنے باسن کے پہینکنا شراب کا ممکن نہو اور سکے توڑ ڈالنے مین قیمت اوسکی نہین بہرنی آویگی اور اگر مُنہ شیشہ کا تنگ ہو اس سبب سے شراب دیر مین گریگی اور وہم ہی غلبہ فاسقونکا تو مقید اوسکے اُلینڈیلنیکا نہو بلکہ شیشہ کو توڑ ڈالے اور اگر خوف غلبہ کا نہو ولیکن اسمین ضائع کرنا وقت کا ہو تو توڑ ڈالے کہ ضائع کرنا وقت کا اسمین سبب ملاحظہ باسنون شراب کے جائز نہین واللہ اعلم اور چہٹا درجہ تہدید اور ڈرانا ہی اسطرح کہ کہے چہوڑ دے چہوڑ دے ورنہ تیرا سر توڑ ڈالونگا اور گردن تیری مارونگا اور مانند انکی کے اور مقدم کرنا تہدید کا کرنے فعل پر لازم ہی اسلیے کہ اگر غرض اسمین حاصل ہوجاوے تو احتیاج نہین ہی اس سے زیادہ کی ولیکن چاہیے کہ تہدید ساتھ ایسی چیز کے نکرے کہ کرنا اوسکا جائز نہو جیسیکہ کہے کہ باز آ ورنہ تیرا گہر لوٹ لونگا یا تیرے بیٹے کو مار ڈالونگا اور مانند انکی بلکہ اگر ایسی باتین ساتھ قصد کرنیکے کہے تو گنہگار ہوتا ہی اور اگر بے قصد کے کہے تو دروغ گو ہوگا اور جائز ہی جو کچہ نیت مین ہو اوس سے زیادہ کہے بسبب مبالغہ کے منع کرنے مین اگر جانے کہ مبالغہ سے باز آویگا اور یہ اگرچہ جہوٹ ہی لیکن اسقدر اس مصلحت کے لیے جائز ہی جیسیکہ دو مسلمانونکی صلح کروانی مین جہوٹ بولنا جائز ہی پس یہہ بہی اسیکے حکم مین ہی اور درجہ ساتوان مباشرت ضرب کی ہی ساتہ ہاتہ اور پانون اور غیر انکی کے اوس چیز مین کہ اسمین احتیاج ہتہیار جنگ اور مددگارونکی نہو اور یہ جائز ہی ہر شخص کو بشرط ضرورت کے اور منحصر ہونیکے قدر حاجت پر بیچ دفع منکر کے اور اسمین بہی شیوہ سہولت کا لازم ہی اور چاہیے کہ ایسی جگہہ نہ مارے کہ خوف قتل کا ہو اور درجہ آٹہوان احتساب کا یہہ ہی کہ تنہا قادر نہو اور محتاج مدد کرنے مددگارونکا ہو اور ہتہیار جنگ کے جمع کرے اور قتل قتال اور مقابلہ اسمین واقع ہو اور اس مرتبہ مین اختلاف ہی اسمین کہ بغیر اذن امام کے ثابت ہی یا نہین ایک جماعت اسپر ہی کہ بغیر اذن امام کے ثابت نہین اسلیے کہ اسمین تحریک فتنہ و فساد کی ہی اور دوسری جماعت کہتی ہی کہ ثابت ہی بغیر اذن امام کے

فصل پانچوین بیچ آداب محتسب کے

جو کچہ کہ ذکر کیے گئے درجے احتساب کے انمین بہی تفصیل آداب محتسب کی تہی اور یہان مقصود ذکر کرنا کل آداب اور اصول انکے کا ہی اور مجمل آداب محتسب کے منحصر ہین بیچ علم اور ورع اور نیک خلقی کے یعنی محتسب مین ہونا ان چیزونکا ضرور چاہیے ای پر علم تو خود ضروری ہی تا جگہین احتساب کی اور حدین اور جگہین جاری ہونے احتساب کی جانے اور قید ورع کی اسلیے ہی کہ تا مخالفت علم سے اسکو باز رکہے اسلیے کہ ہر عالم عامل نہین ہوتا پس ضروری ہونا ورع کا تا احتساب مین کمی زیادتی نکرے اور اگر پرہیزگار نہین ہوتا تو ہرچند کہ جانتا ہی کہ یہہ نکرنا چاہیے لیکن پہر کرتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ورع نہو تو کلام و وعظ اوسکا

مقبول و موثر نہین ہوتا بلکہ ساتھ استہزا اور تمسخر کے پیش آتے ہین اور وہ سبب زیادہ جرأت کرنے گنہگارونکا ہوتا ہی گناہ پر اور نیک خلقی اصل اور بنیاد ہی احتساب کی اور تنہا علم اور ورع بغیر خلق نیک کے کافی نہین ہی مقصود مین اسلیے کہ وعظ کرنا بطریق نرمی اور مہربانی کے بہت دخل رکھتا ہی تاثیر مین اور حقیقت مین تمام ورع خلق نیک مین ہی اسلیے کہ جسپر صفت غضب کے غالب ہی اوپر ضبط کرنے خواہش نفس کے قادر نہین ہی اور اوسے انصاف اور دین کی باتون کا ہونا محال ہی **بیت** چو مرکب برون تاخت خشم از کمین + نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین +

پس مدار کار احتساب کا ان تین صفتون ذکر کی گئی پر ہی حدیث مین آیا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر نکرے مگر وہ شخص کہ نرم اور حلیم اور فقیہ ہو اور جملہ آداب محتسب سے یہہ ہی کہ صابر ہو ہر طرح کی ایذا پر کہ لوگونکی طرف سے پہنچے اسلیے کہ قائم ہونا احتساب پر بغیر صبر کے ممکن نہین ہی اور ہمیشہ نظر آخرت کے ثواب پر رکھے اور خلق سے عزت طلب نکرے اور درپے انکی رضا اور تعریف کے نہو کہ طلب کرنا رضای خلق کا گناہ ہو نہین ساتھ طلب کرنے رضائی حق کے جمع نہین ہوتا اور محتسب کو چاہیے کہ علاقے دنیا کے کم کرے تا طمع اسکی خلق سے کم ہو کہ باوجود طمع کے امر معروف ممکن نہین بعضے مشائخ سے منقول ہی کہ اونہون نے بلی پالی تھی اور محلہ کے قصاب سے اوسکے لیے چھیچڑے لے آیا کرتے تھے ایکروز قصاب سے کوئی گناہ کی بات دیکھی پس اول گھر مین آئے اور بلی کو نکال دیا بعد ازان قصاب کو اوس گناہ کی بات سے منع کیا قصاب نے کہا کہ بعد اسکے تیری بلی کے لیے چھیچڑے کون دیگا اون بزرگ نے کہا کہ مینے اول بلی کو دور کیا بعد ازان تجکو احتساب کیا حاصل یہہ کہ جب اول انقطاع طمع کرے تو تب احتساب بن آتا ہی اور بیچ واجب ہونے نرمی اور مہربانی کے حکایتین اگلے بزرگون کی بہت آئی ہین آیا ہی کہ مامون خلیفہ کو ایک شخص نے وعظ کیا ساتھ نہایت سختی کے مامون نے کہا کہ ای مرد حق تعالی نے تجھسے بہتر کو یعنی موسی علیہ السلام کو بھیجا طرف بدتر کے مجھسے یعنے فرعون کے واسطے دعوت اسلام کے اور حکم فرمایا نرم گوئی کا اس آیت میں فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى (پس کہو اوسکو بات نرم تا کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈرے) اور ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ مجکو اذن دیجیے زنا کرنیکا حاضران مجلس نے فریاد کی یعنے ڈانٹا اور چلائے کہ ای بیخبر یہہ کیا بات ہی کہ کہتا ہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ فریاد نکرو پھر اوسکو اپنے سامنے بلایا اور بٹھایا اور فرمایا کہ آیا دوست رکھتا ہی تو کہ تیری ماں سے لوگ زنا کرین عرض کیا اوسنے کہ میری جان فدا ہووے تمپر سے یا رسول اللہ دوست نہین رکھتا مین یہہ بات بعد ازان فرمایا کہ اگر تیری بیٹی سے

زنا کرین لوگ تو دوست رکھتا ہی تو اور اسیطرح اور تمام محرمونکا نام لیکر پوچھا اور وہ شخص کہتا تہا کہ نہین دوست
رکھتا مین یا رسول اللہ میری جان قربان ہو تمپر سے پس حضرت نے دست مبارک اوسکے سینہ پر رکہا اور کہا
خداوندا اسکے دلکو پاک کر اور اسکے سترکو نگاہ رکہہ یعنے زنا سے پس وہ شخص اوٹہا اور ہرگز خیال زنا کا
اوسکے دلمین نگذرا اور تمام عمر مین کوئی چیز اوسکے آگے بدتر زنا سے نہ تہی **ف** یہہ جو حضرت نے کئی بار
پوچھا کہ آیا دوست رکھتا ہی تو تو ظاہرا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جیسے اپنی محرمون کے زناکو ناگوار رکھتا ہی ایسیہی
اجنبی عورت کے زناکو ناگوار جانئے کہ وہ بہی تو کسیکی محرم ہوگی اسکا محرم کیونکر گوارا رکھیگا اوسکو بس ہرچہ
برخود نہ پسندی بر دیگران مپسند اور آیا ہی کہ ایک بزرگ راہ مین اپنے یارونکے ساتھ چلے جاتے تہے
ایک شخص کو دیکہا کہ ازار اوسکی ٹخنون سے نیچے ہی اونکے یار دوڑے کہ اوسپر سختی کرین اون بزرگ نے
اونکو منع کیا اور فرمایا کہ چھوڑ دو کہ مین اسکو کفایت کرتا ہون بعد ازان اوسکی طرف گئے اور کہا کہ اے بہائی
میرے تجہسے مین ایک حاجت رکہتا ہون وہ اونکی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے چچا کیا فرماتے ہو فرمایا اگر ازار
اپنی اونچی کرو تو بہتر اور پاکیزہ تر ہو کہا اوسنے بسر و چشم فرمانا آپکا اور مین احسان مند ہوا آپکا بعد ازان
اون بزرگ نے یارونکو فرمایا کہ اگر تم سختی کرتے تو جہل اوسکو زیادہ تر ہوتا اور غرض حاصل نہین ہوتی محمد بن
زکریا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عائشہ بعد غروب آفتاب کے مسجد سے باہر نکلے ناگاہ راہ مین ایک
غلام کو دیکہا قریش مین سے کہ مست پڑا ہی اور ایک عورت کو گلے سے کہینچے ہوئے ہی اور وہ عورت فریاد کرتی ہی اور
لوگ اوسکے سرپر جمع ہین اور مار رہی ہین اوسکو عبد اللہ نے اوسکی طرف دیکہا اور پہچانا اوسکو اور لوگونکو اوسکے سر پر سے
ہٹایا اور کہا کہ چھوڑ دو اسکو اور کہا اے میرے بہتیجے کیا حال رکہتا ہی تو غلام شرمندہ ہوا عبد اللہ نے غلام کو اپنی طرف
کہینچا اور اپنے گہر مین لے آئے اور اپنے غلامونسے کہا کہ اسکو اپنے پاس ہٹاؤ جب مستی سے وہ ہوشمین آیا تو رات کے
ماجرے سے اوسکو آگاہ کیا اور نصیحت اوسکو کی غلام نے سر جہکایا اور رو پڑا اور کہا کہ عہد کرتا ہون مین کہ ہرگز اس کام کے
نہین پہرونگا عبد اللہ نے اوسکے سرکو بوسہ دیا اور کہا اَحْسَنْتَ یَا بُنَیَّ (خوب کیا تو نے ای بیٹی میری) کہتے ہین کہ بعد اسکے وہ عبد اللہ کی خدمتمین رہا اور
حدیثین اوسنے سنکر لکہتا تہا اور یہہ سب کچھ بسبب برکت نرمی و مہربانی عبد اللہ کے ہوا عبد اللہ نے کہا لوگ امر معروف
کرتے ہین لیکن معروف انکا منکر ہو جاتا ہی سب کامونمین نرمی کیا کرو کہ مطلب اپنا پاؤ اور آیا ہی کہ ایک مرد ایک عورت سے
چمٹ گیا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک چہری تہی جو کوئی اوسکے پاس جاتا وہ اوسکو زخمی کر دیتا سب عاجز آگئے کسیکو
مجال اسکی نہ تہی کہ عورت کو اوسکے ہاتہہ سے چہٹاوے ناگاہ بشیر بن حارث کہ اولیا مین سے تہے وہانسے گذرے
اور اپنا مونڈہا اوس شخص کے مونڈہے پر مارا وہ زمین پر گر پڑا اور بشیر چلے گئے لوگ اوس شخص پر جمع ہوئے دیکہا بیخود پڑا ہی
اور پسینہ مین ڈوب رہا ہی پوچہا لوگون نے کہ کیا ہوا اور کیونکر گر پڑا تو کہا اوس شخص نے کہ مین کچہہ نہین جانتا سوا اسکے کہ ایک

شیخ نے مونڈھا اپنا میرے مونڈھے پر مارا اور کہا کہ خدا دیکھتا ہی کیا کرتا ہی تو پس اوسکی ہیبت سے پانو میرے سُست
ہوئے اور گر پڑا مین نہین جانتا مین کہ وہ شیخ کون تہا کہا کہ بشیر بن حارث تہا کہا وای بعد اسکی مجکو دیکہیے
کیسا دیکھے کہتے ہین کہ تپ اوسکو چڑہی اور بعد سات دن کے جان بحق تسلیم کی آور جیسیکہ اگلے بزرگون کی عادت
نرمی اور مہربانی کرنے کی تہی ویسیہی عادت سختی کرنے کی بہی تہی خصوصا ظالم بادشاہون اور امرا اور دنیادارون پہ
چنانچہ کتنی ایک حکایتین اگلے بزرگون کی اس مقدمہ مین نقل کیجاتی ہین آیا ہی کہ مہدی خلیفہ طواف مین تہے
اور لوگون کو بیت اللہ سے ایکطرف ہٹاتے تہے نوکر اونکے یعنے اونکے طواف کرنیکے لیے اہتمام کرتے تہے
جیسے امرا کے آگے کیا کرتے ہین عبد اللہ بن مرزوق حاضر تہے اُچھلے اور چادر مہدی کی اپنی طرف کہینچی اور
کہا کہ ہوش مین آ کہ کیا کرتا ہی تو کہ کیا تجکو تیرے نوکرون نے بڑا حق وار اس بیت کا بہ نسبت تمام لوگون کے
کہ قریب و بعید سے آتے ہین باوجودیکہ خدا تعالی فرماتا ہی سَوَآءً نِ العَاکِفُ فِیہِ وَالبَادِ (برابر ہین مقیم بیت اللہ مین اور مسافر) مہدی نے
جب عبد اللہ کا مُنہ دیکہا تو پہچانا انکو کہ عبد اللہ اونکے آزاد غلامون مین سے تہی کہا آیا عبد اللہ بن مرزوق
ہی تو کہا عبد اللہ نے کہ ہان اونکو پکڑ لیا اور بغداد مین لاے چاہا کہ اونکو عذاب کرین لیکن مکروہ جانا
ایسا عذاب کرنیکو کہ تمام خلق مین رسوا ہووین پس گہوڑون کے طبیلہ مین اونکو بند کیا اور ایک گہوڑا
بد ذات کٹ کہنا اونپر متعین کیا لیکن حق تعالی نے اوس گہوڑیکو تابعدار انکا کیا بعد ازان ایک حجرہ مین
اونکو بند کیا اور کُنجی اپنے پاس رکہی بعد تین روز کے دیکہا لوگون نے کہ عبد اللہ ایک باغ مین پہر
رہے ہین پکڑ کر لے آئے انکو مہدی اسنے پوچہا کہ کسنے نکالا تجکو کہا اوسنی قید کیا تہا جسنے مجکو یعنے
اللہ تعالی نے کہا مہدی نے کہ مار ڈالتا ہون مین تجکو عبد اللہ ہنسی اور کہا کہ کیون نہین مارتا تو اگر تو مالک
موت و حیات کا ہی یعنے میرا مارنے جلانیکا اللہ ہی مالک ہی تیرا کیا مقدور ہی پہر اونکو قید مین کیا
جبتک کہ مہدی زندہ تہا وہ قید مین رہے اور بعد اوسکے مرنیکے عبد اللہ نے خلاصی پائی اور مکہ مین آئے
اور سو اونٹ قربانی کرنے نذر مانے تہے وہ نذر پوری کی آور آیا ہی کہ ہارون رشید ایک مجلس مین تہے
ایک عورت کو فرمایا کہ عُود بجا وے جب اوسنی بجایا تو ہارون رشید کو پسند نہ آیا عورت نے کہا
ای امیر المؤمنین یہہ عود میرا نہین ہی فرمایا کسیکو کہ عود اسکا لے آوے شخص گیا اور عود لیکر آتا تہا کہ ناگہان
راہ مین ایک شیخ کو دیکہا کہ کٹہلیان کچہہ رکہ چن رہے ہین اوسنی کہا ای شیخ راستہ چہوڑ دو شیخ نے سر اوپر اُٹہایا
دیکہا کہ اوسکے ہاتہہ مین عود ہی انہون نے عود لیا اور زمین پر مارا شیخ کو کوتوال کے پاس پکڑ کر لے گئے
اور کہا کہ اسکو بہری مین رکہتا امیر المؤمنین یعنے ہارون کو خبر کرو نہین کوتوال نے کہا کہ آج بغداد مین کوئی
شخص زاہد و زیادہ انسی نہین ہی امیر المؤمنین نے انکو کس لیے پکڑ بلایا ہی اوس عود والے نے کہا تجکو اسنے

عود

کیا کام ہی تو انکو رہنے دے پہر وہ شخص ہارون پاس گیا اور کہا ای امیر المؤمنین مین عود لیے آتا تہا اور
ایک شیخ راہ مین بیٹہا تہا اوسنی عود کو زمین پر دے مارا اور توڑ ڈالا خلیفہ نے جب یہہ بات سنی
تو آنکہین مارے غصہ کے سرخ ہوگئین مجلس کے ہمنشینون نے کہا کہ فرمائیے تو اوسکو گردن ماریں ہم
کہا خلیفہ نے کہ حاضر کرو اوسکو تا اوس سے مناظرہ یعنے بحث و گفتگو کرین ہم خادم شیخ کے پاس آیا اور کہا
کہ تجکو امیر المؤمنین بلاتا ہی سوار ہو شیخ نے کہا کہ مین سواروں مین سے نہین ہون مین مجکو پیادہ چلنا
بہتر ہی پس وہ خلیفہ کے دروازہ پر آئے خلیفہ کو خبر کی نوکرون نے کہ شیخ آیا ہی خلیفہ نے کہا کہ اسکو
یہان نہین بلانے کے ہم کہ بعضی چیزین یہان خلاف شرع ہین خلیفہ اوٹہکر اور جگہہ جا کر بیٹہا اور شیخ کو
بلوایا شیخ کی بغل مین کٹہلیان کہجورونکی بہری ہوئی ہتین لوگون نے کہا کہ انکو پہینکدو کہ خلیفہ کے سامنے چلتے ہو تم
شیخ نے کہا کہ یہہ میرا قوت ہی رات کا انشاء اللہ تعالی لوگون نے کہا کہ آجکی رات کا تیرا قوت ہم دینگے
شیخ نے کہا کہ تمہارا کہانا میرے کام کا نہین ہی جب شیخ خلیفہ کے پاس حاضر ہوئے تو سلام کیا
اور بیٹہے خلیفہ نے پوچہا ای شیخ کیا باعث تہا کہ یہہ کام کیا تو نے خلیفہ نے شرم کی اس بات سے کہ پہر
نام عود کا لی صاحب شرع کے آگے شیخ نے کہا کہ مینے تیرے باپ دادا کو دیکہا ہی کہ یہہ آیت بر سر منبر
پڑہا کرتے تہے إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
یعنے اللہ تعالی حکم فرماتا ہی کرنے عدل و احسان کا اور دینے قرابتیونکا اور منع کرتا ہے بیحیائیون اور خلاف
شرع سے بس مینے ایک چیز خلاف شرع دیکہی اوسکو توڑ ڈالا مینے تجکو ہمین کیا پہنچتا ہی خلیفہ نے کہا
واللہ خوب کیا تمنے شیخ باہر نکلے خلیفہ نے اونکے پیچہے ایک تہیلی زر کی بہیجی اور خادم کو کہدیا کہ دیکہنا کہ اگر شیخ
لوگون سے کہے کہ مینے خلیفہ سے یون کہا اور اونہونے مجہسے یون کہا تو یہہ تہیلی اونکو ندینا اور اگر کچہہ نکہے
تو دیدینا خادم جب باہر آیا تو دیکہا کہ شیخ اپنی اسی پہلی وضع پر کٹہلیان کہجورونکی چن رہے ہین اور کسی سے
کچہہ نہین کہتے ہین تہیلی آگے شیخ کے لیگئے اور کہا ای شیخ یہہ تجکو خلیفہ نے دی ہی لے شیخ نے کہا کہ لیجا
کہ یہہ میرے کام کی نہین اور یہہ بیتین پڑہین شعر أَرَى الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ فِي يَدَيْهِ + هُمُومًا كُلَّمَا كَثُرَتْ
لَدَيْهِ + إِذَا اسْتَغْنَيْتَ عَنْ شَيْءٍ فَدَعْهُ + وَخُذْ مَا أَنْتَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ + اور یہہ بہی آیا ہی کہ بیچ زمانہ
مامون خلیفہ کے ایک شخص تہا کہ لوگون پر احتساب کیا کرتا تہا الا وہ مامون کی طرف سے مقرر نتہا جب خلیفہ نے سنا
تو فرمایا کہ حاضر کرو اوسکو جب حاضر کیا اوسکو خلیفہ نے کہا کہ کیون بغیر ہمارے حکم کے امر معروف کرتا ہی
تو خلیفہ اوسوقت کرسی پر بیٹہا تہا اور ایک کتاب پڑہ رہا تہا کتاب اوسکے ہاتہہ سے زمین پر گر پڑی تہی اور
اوسکو خبر نتہی محتسب نے اوسکی بات کا جواب ندیا اور کہا اوٹہا دے نہ مجکو کہہ تا مین اوٹہا لون دو تین بار یہہ کہا خلیفہ

نہ سمجھا کہ کیا کہتا ہی پوچھا کہ کیا کہتا ہی تو محتسب نے کہا کہ تیرے پانو کے نیچے نام خدا کا پڑا ہی اٹھا خلیفہ نے
جب دیکھا تو شرمندہ ہوا اور کہا کہ جواب دے اسکا کہ بغیر ہمارے حکم کے احتساب کیون کرتا ہی تو حال انکہ
اسکو حق تعالی نے سپرد کیا ہی ہمارے کہ ہم اہلبیت ہین اور ہمارے حق مین فرمایا ہی اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰا
هُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ
الْمُنْکَرِ یعنے وہ صحابہ اور اہل بیت یا مطلق مسلمان ایسے ہین کہ اگر قوت دیوین ہم انکو زمین مین تو قائم
کرین وہ نماز کو اور دیوین وہ زکوۃ کو اور حکم کرین ساتھ معروف کے اور منع کرین منکر سے محتسب نے
کہا کہ سچ کہتا ہی تو اسیطرح ہی جیسے کہا تو نے لیکن حق تعالی اور جگہہ فرماتا ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاۗءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنے مومن مرد اور مومن
عورتین بعض انکے دوست ہین بعض کے حکم کرتے ہین اچھی باتونکا اور منع کرتے ہین بری باتون سے
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا
یعنے مومن واسطے مومن کے مانند بنیاد کے ہی کہ مضبوط کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو یہہ کتاب خدا کی
اور سنت رسول کی ہی اگر اطاعت انکی کرتا ہی تو تو شکر کر میرا کہ مدد کرتا ہون تیری اس امر مین
اور اگر تکبر کرتا ہی تو تو تو جان اور وہ ذات پاک کہ کام تیرا اوسکے ہاتھہ ہی اب کیا کہتا ہی تو مامون کو
بہلی بات اوسکو خوش آئی اور کہا کہ تجھہ جیسے کو جائز ہی کہ احتساب کرے کر جو کچھہ کرتا ہی تو کہ ہمنے ہی حکم دیا حکایت
شیخ ابو الحسن نوری قدس اللہ سرہ کی مشہور ہی کہ ایک کشتی مین بیٹھے تھے اور مٹکی شراب کی
واسطے معتضد باللہ کے لوگ لاتے تھے سبکو توڑ ڈالا مگر ایک مٹکا نہ توڑا اونکو حاضر کیا آگے معتضد کے
کہ ایک بادشاہ ظالم تھا اور تلوار اوسکی اوسکے کلام پر سبقت کرتی تھی اور وہ لوہے کی کرسی پر بیٹھا تھا اور ایک
لٹھہ لوہے کا ہاتھہ مین رکھتا تھا کہا تجھکو کسنی محتسب کیا ہی انہون نے کہا کہ جسنے تجھکو بادشاہ کیا معتضد نے
سر نیچے جھکایا بعد ایکساعت کے سر اوٹھایا اور کہا کہ تجھکو کیا باعث تھا اس عمل پر کہ کیا تو نے شیخ نے فرمایا
کہ باعث اسپر تھی شفقت تجھپر اور خلق پر کہ تجھکو گناہ سے بچایا مینے اور خلق کو تیری متابعت سے کہا کہ اگر
مٹکے کو کیون چھوڑا تو نے فرمایا کہ وقت توڑنے مٹکون کے آنکھہ میرے دل کی بیچ مشاہدہ جلال حق کے
اور خوف مطالبہ اسکیکے تھی اور ہیبت خلق کی اور دبدبہ تیرا مجھسے اٹھہ گیا تھا اگر اوس حالت مین
تمام روی زمین مٹکا ہوتا تو توڑ ڈالتا مین ناگہان میرے دلمین ایک طرح کا تکبر پیدا ہوا کہ تجھہ جیسے
شخص پر ایسی جرأت کی مینے پس اپنے تئین باز رکہا مینے کہ کار خدا مین نفس کو دخل نہو
معتضد نے کہا کہ تجھکو حاکم مطلق کیا مینے جو کچھہ چاہے تو کر شیخ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین

اسوقت تک مین غیرت دین سے اور غیرت حق سے امر کرتا تھا اب امر میرا ابنا بر سرط کے ہو لیعنے تیری حکم پر
بس مین نہین دوست رکہتا اسکو حکم فرما اپنے ملازمین کو کہ مجکو ساتہہ سلامتی کے نکال دین اور تیرے شہر سے
باہر نکالین پس وہ نکل گئے جبتک کہ دور معتضد کا تہا وہ بغداد مین نہین آئے رحمت کرے اسپر اللہ تعالیٰ
اور یہہ بہی آیا ہی کہ ہارون رشید حج کے لیے آئے تہے جب کوفہ مین پہنچے تو چند روز اوسمین قیام کیا
بعد از ان وہانسے کوچ کیا اور لوگ شہر کے اونکے دیکہنے کے لیے باہر نکلے اور بہلول دانا بہی نکلے
اور ایک کوڑی پر بیٹہہ گئے اور لڑکے اونکے گرد جمع تہے ناگہان ہودج خلیفہ کا نمودار ہوا بہلول نے
آواز بلند سے پکارا کہ ای امیر المؤمنین اے امیر المؤمنین ہارون نے نقاب سامنے سے اوٹہا لئے
اور کہا لبیک اے بہلول یعنے فرمائیے کیا فرماتے ہو فرمایا بہلول نے کہ اے امیر المؤمنین ہمنے
سنا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے پہرے تہے اور اونٹنی پر سوار تہے نہ مار پیٹ تہی
اونکے آگے اور نہ ہٹو ہٹو اور نہ بڑہے جاؤ یہہ طمطراق تیرے ساتہہ کیسی ہی ای امیر المؤمنین
تواضع کر تواضع اور تکبر کو چہوڑ ہارون رشید رویا بیانتک کہ آنسو اوسکے زمین پر گرے اور کہا
ای بہلول کچہہ اور نصیحت کیجیے رحمت کرے خدائے تعالے تمپر کہا بہلول نے ای امیر المؤمنین
جس شخص کو کہ خدا تعالی نے مال دیا اور جمال دیا پس خرچ کیا مال اپنا اور پارسائی کی ساتہہ
جمال اپنے کے حق تعالی اوسکو بیچ خالص دیوان اپنے کے جملۂ ابرار سے لکہتا ہی کہا ہارون نے
کہ خوب کہا تمنے ای بہلول کچہہ مانگو تا دون مین تمکو کہا جو کچہہ مجکو دیتے ہو وہ اہلکو دو کہا اوسنے
از راہ ظلم کے لیا ہو مجکو اسکی حاجت نہین کہا ہارون نے ای بہلول اگر تجہپر کچہہ قرض ہووے تو ادا
کرونین کہا اے امیر المؤمنین یہہ تمام علما کوفہ مین جمع ہین اتفاق رکہتے مین اسپر کہ ادای قرض ساتہہ
قرض کے جائز نہین یعنی تو نے جو از راہ ظلم کے مال لوگونکا لیا ہی تو وہ قرض اونکا تجہپر ہوا اوسے
تو چاہتا ہی کہ مین قرض اپنا ادا کرون پس قرض سے قرض کیونکر ادا کرون کہا ای بہلول کچہہ تو قبول کر کہ تیرے
ایکدن کا قوت ہو بہلول نے سر آسمانکی طرف اوٹہایا اور کہا ای امیر المؤمنین ہم اور تو سب بندے خدا کے ہین
محال ہی کہ تجکو یاد کرے اور ہمکو فراموش ہارون نے نقاب منہہ پر ڈالی اور چل کہڑے رہے آور بہت سخت کلمے
بیچ رو سلاطین کے خط سفیان ثوری رحمۃ اللہ کے مین ہین کہ ہارون رشید کو لکہا تہا اسکو نقل کرتے ہین ہم
اور فصل کو ساتہہ اسکے ختم کرتے ہین ہم آیا ہی کہ جب ہارون خلیفہ ہوا اور امر خلافت کا سپرد اوسکے ہوا تو علما اور صلحا سب
مبارکبادی دینے کے لیے اوسکے پاس آئے اور اوسنے دروازے خزانونکے کہول دیے اور ہر ایک کو انعام و اکرام
خوب سا دیا اور ہارون پہلے خلیفہ ہونیکے ہمنشین زاہدون اور عابدونکا رہتا تہا اور سفیان ثوری سے بہائی چارہ

ع
بہلول کو دانا اسلیے
کہتے ہیں کہ [illegible]
[illegible]
۱۲ ح

ع
عرفات نام ایک
[illegible]
[illegible]

رکہتا تہا اور سفیان نے جب خبر اوسکی خلافت کی سُنی تو اُسنے ملاقات ترک کی اور صورت اوسکی
نہ دیکہی ہارون مشتاق انکی ملاقات کا تہا چاہا کہ انکو اپنے پاس طلب کرے اور اوسنے حدیث سُنے
ایک خط سفیان کو لکہا مضمون اوسکا یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی بندۂ خدا ہارون رشید
کیطرف سے طرف سفیان دینی بہائی اپنے سکے ای برادر بعد اسکے اے بہائی میرے تو جانتا ہی کہ حقتعالی
نے بیچ بہائی چارہ کرنے سکے آپسمین کیا فضیلت رکہی ہی اور ہمکو جیسا کہ رابطہ برادریکا تہا ویسا ہی
محکم ہی اور نسبت ارادت کی کہ تمہاری خدمت مین رکہتا تہا اب بہی باقی ہی اگر یہ بہاری بوجہ
سلطنت کا کہ حقتعالی نے میری گردن پر رکہا ہی نہوتا تو تمہاری ملازمت مین حاضر ہوتا جان کہ کوئی میرے
دوستون مین سے ایسا نہین ہی کہ جسنے مجکو نہین دیکہا اور مبارکبادی نہین دی اور مینے بہی خزانے اموالکے
اونپر کہول رکہی ہین اور ہر ایک کو انعام و اکرام دیا اور تم نہ آئے اشتیاق ملاقات کا بہت ہی اور یہ خط
بسبب شوق کے لکہا ہی اور تم جانتے ہو کہ مومن کی ملاقات و محبت کی کیا کچہ فضیلت آئی ہی امید ہی کہ بمجرد
دیکہنے خط کے جلدی آؤ اور بعد اسکے توقف نہ کرو والسلام جب خط تمام ہوا تو ہارون نے آدمی کو بلایا
کہ لیجاوے کوئی بسبب تیز مزاجی سفیان کے جرأت نہین کرتا تہا کہ اوسکے سامنے جاوی ایک شخص تہا
عباد نام اوسکو وہ خط دیا اور کہا کہ کوفہ کو جا اور قبیلہ بنی ثور کا پوچہ لینا وہان سفیان ثوری کو تلاش کرکر
یہ خط نبر دینا اور جو کچہ اوسنے تو سُنے تو ذرہ ذرہ یاد رکہنا اور مجسے آنکر کہنا عباد کہتا ہی کہ قبیلہ ثور مین
پہنچا مین اور مسجد مین گیا دیکہا مینے کہ سفیان اوسمین بیٹہے ہین اور ایک جماعت نے گرد اونکے حلقہ
باندہا ہی اسطرح کہ گویا چور ہین کہ انکو بادشاہ ظالم کے آگے لائے ہین اور اوسنے اونکی قتل کا حکم دیا ہی
جب نظر سفیان کی مجہپر پڑی تو گہبرا کر اٹہ کہڑے رہے اور کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اللّٰهُمَّ مِنْ طَارِقٍ يَطْرُقُنَا اِلَّا طَارِقٌ بِخَيْرٍ اور اونکے کلمہ نے
میرے دلمین بڑی تاثیر کی پہر مین مسجد کے باہر آیا جبکہ مین باہر آیا تو سفیان نماز مین مشغول ہوئے مینے
گہوڑیکو مسجد کے دروازے پر باندہا اور اندر آیا کسینے اوسکے ہمنشینون مین سے میری طرف نگاہ نکی
اور مارے ہیبت کے سر اوپر نہ اوٹہا سکا اور مجکو بیٹہنے کا اشارہ کیا پس بیٹہا مین مجکو بہی اوسکی
ہیبت نے گہیرا چوریکی نظر سے اونکو دیکہا مینے اور کہا مینے کہ سفیان ثوری یہی ہین کہ نماز پڑہ رہے ہیں
لوگون نے کہا ہان یہی ہین خط اونکی طرف ڈال دیا مینے وہ اچہلا اور بہاگے گویا کہ سانپ مسجد کی
محراب مین سے نکلا ہی پہر ہاتہ پر کپڑا لپیٹا اور خط کو پکڑا اور ان لوگون کی طرف کہ اونکی پیچہے
بیٹہے تہے خط کو ڈال دیا اور کہا کہ پڑہے تم مین سے کوئی اس خط کو کہ کیا ہی کہ مین پناہ ڈہونڈتا ہون

ساتہہ خدا کے اسنے کھہوؤن مین اوس چیز کو کہ چواہی اوسکو ایک ظالم نے جب خط سن چکے تو کہا کہ اس خط کی
پشت پر لکہو لوگون نے کہا کہ ای اباعبد اللہ وہ خلیفہ ہی اگر ایک اور کاغذ پر لکہین ہم تو بہتر ہو کہا لکہہ اسکی پشت پر
اگر یہہ کاغذ وجہ حلال سے کمایا ہی تو جزای خیر پاوہی اور اگر وجہ حرام سے ہی تو عذاب دیا جاویگا اور نیز
اسی پر اسلیے لکھواتا ہون کہ تا جس چیز کو کہ ظالم نے چواہی ہمارے پاس نرہے کہ ہمارے دین کو خراب
نکرے کہا لوگون نے کہ کیا لکہین ہم کہا لکہو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہی بندہ مردہ سفیان بن سعید ثوری کا
طرف بندہ کے کہ مغرور ہی ساتہہ آرزوؤن کے کہ نام اوسکا ہارون رشید ہی کہ سلب کی گئی ہی اوسنے حلاوت
ایمان کی اما بعد اسکے جان کہ لکہتا ہون مین تجکو اور معلوم کرواتا ہون تجکو کہ مینے قطع کیا تجہسے ملاپ تیرا
اور بیزار ہوا مین تیری دوستی سے اسلیے کہ تونے آپ اپنے اوپر گواہ کیا مجکو اور حاضرین مجلس کو اس مضمون پر
کہ لکہا تونے کہ کہولے مینے دروازے بیت المال کے مسلمانون کے لیے اور خرچ کیا مینے مال و نہر بغیر حق کے
اور صرف لیا مینے غیر مصرف مین اور اکتفا نکیا تونے اس خطا پر کہ کی تونے بلکہ مجکو بہی گواہ کیا تونے
جان کہ مین اور یار میرے گواہی دینگے فردای قیامت کو آگے خدا تعالی کے اوس چیز پر کہ کی تونے اے
ہارون صرف کیا تونے مال مسلمانون کا بغیر رضا انکیکے آیا راضی تہے تیرے اس فعل پر فقرا اور مسکین اور
مولفۃ القلوب اور مجاہدین فی سبیل اللہ اور مسافر آیا راضی تہے حافظ قرآن اور اہل علم اور یتیم اے ہارون
لپیٹ دامان اپنا اور تیار ہو جواب اس سوال کے لیے اور تدبیر کر اس بلا کے لیے کہ اوترے تجہ پر اوسوقت
کہ کہڑا کرین تجکو آگے حاکم عادل جل جلالہ کے اے ہارون سلب کی گئی تجہسے حلاوت علم و زہد کی اور لذت
قرآن کی اور ہمنشینی نیکون کی اور راضی ہوا تو اسپر کہ ظالم ہو دیوا اور ظالمون کا پیشوا ہو دیتو اے
ہارون تخت پر بیٹہا تو اور جبار تکبر کی اوڑہی تونے اور اپنے دروازہ پر پردہ عزت کا کہینچا تونے
مشابہت رب العالمین کے ساتہہ پیدا کی تونے ظالمون کو اپنے دروازہ پر بٹہایا تونے تا لوگون پر
ظلم کوین اور داد بے انصافی کی دین اور آپ شراب پیوین اور لوگون پر حد شراب کی مارین آپ زنا کرین
اور خلق پر حد قائم کرین آپ چوری کرین اور چورون کے ہاتہہ کاٹین نہین جانتا ہی تو کہ گناہ ان سبکا
تجہپر ہوگا ای ہارون یاد کر اوس ساعت کو کہ پکار نیوالا یعنے اللہ پکاریگا اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوا تیرے
ہاتہہ اور گردن پر طوق ہوگا اور ظالم گرد تیرے ہونگے اور تو آگے اون کے پیشوا اونکا ہوگا اور نیکیان غیر
اور کی ترازو مین ہونگی اور تیری ترازو مین بلا پر بلا اور ظلم پر ظلم ہوگا کان رکہہ میری نصیحت پر اور یاد کر میری
وصیت کو کہ مینے تیری نصیحت مین کچہہ چہوڑا نہین ہی ای ہارون خدا سے ڈر اور رعیت کی رعایت
کرنے مین کوشش کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی محافظت کر اور سرداری کو سنوار کر ملک

دست بدست چلا جاتا ہی اگر اوروں پر باقی رہتا تو تجھہ تک نہ پہنچتا بعضے لوگون نے ایسا کام کیا کہ اون کی آخرت مین مفید ہوا اور بعضونکو دنیا مین اور بعضون نے ایسا کام کیا کہ اُنکے دین دنیا کو نقصان کیا اے ہارون تو اوس قبیلہ کا ہوا کہ دین دنیا کو نقصان پہنچایا تو نے چاہیے کہ بعد اسکے مجکو خط نہ لکھنا تو کہ میں جواب نہین لکھنے کا مین والسلام عباد حد کا لیجانے والا کہتا ہی کہ جب وہ خط تمام ہوا تو بغیر لپیٹے ہوئے میری طرف پھینکدیا اور میں نے پس خط کو لیا میںنے اور اسپے مین تاثیر بڑی پائی مینے اور دل میرا دنیا سے سرد ہوگیا اور لوفہ کے بازار مین جاکر پکارا مین کہ ہی کوئی کہ خریدے ایسے بندیکو کہ بہاگا ہی خدا کے طرف خدا کے لوگ درہم اور دینار لاسے لئے کہا مینے کہ یہ میرے کام کے نہین ایک جبہ چاہتا ہون صوف پرانہ کا اور کمل پشمینہ کی لوگ خرقہ لائے لباس خلیفہ کا مینے بدنسے اوتار ڈالا اور ہتیار لوگونکو ڈال دیے اور ہارون کے دروازے پر پیادہ پا اور ننگے پاؤن آیا مین جو کوئی کہ مجکو دیکہتا تہا ٹہٹہا کرتا تہا اور کہتا تہا کیا حال ہی تیرا پس ہارون کے مکان مین آیا مین جب مجکو دیکہا اوسنے تو لوٹہا اور پہر اٹہا اور اپنے سر اور مُنہ پر طمانچے مارنے شروع کیے اور رو اویلا کرنی شروع کی اور کہا اِنْتَفَعَ الرَّسُوْلُ وَخَابَ الْمُرْسِلُ کہا مینے کہ مجکو دنیا سے کیا کام ہی وہ خط اوسیطرح بغیر لپیٹا خلیفہ پر پہینکدیا مینے خلیفہ نے نامہ کو پڑہنا شروع کیا اور آنسو حسرت کے انکہونسے برسنے لگے اتنا رویا کہ تمام لباس اوسکا تر ہوگیا مجلس کے ہمنشینون نے کہا ای امیر المومنین سفیان نے تجہپر بہت جرأت کی اور کلام زیادہ حد سے کیا اوسکو سزا دے اور قید کر کہ اورونکو عبرت ہووے ہارون نے کہا چہوڑو اے بندون دنیا کے مغرور وہ شخص ہی کہ تمہاری خوش آمد پر مغرور ہووے اور بدبخت وہ شخص ہی کہ تمہاری بات سنے چہوڑ سفیان کو ساتہہ کار اوسکے کہ راوی کہتا ہی کہ بعد اسکے ہمیشہ خط سفیان کا ہارون کے سامنے رہتا تہا اور بعد ہر نماز کے پڑہتا اور روتا تا دم مرگ یہی معمول رہا رحمت کرے اللہ اوپر یہہ تہی سیرت علما کی اور عادت اگلے بزرگونکی بیچ امر معروف اور نہی منکر کے بادشاہون پر اور یہہ تہا توکل انکا اوپر فضل رب العالمین کے اور نہ پروا کرنی انکی ظلم ظالمونسے اور راضی ہونا انکا قضا و قدر رب العزت پر اور چونکہ نیت انکی خالص اور ارادہ صادق تہا بالضرور انکے کلام مین ایک تاثیر تہی اور چونکہ اوسوقت مین عالمونکی زبانونکو طمع نے بند کردیا ہی سوا ایسے کلام کے کہ موافق ہو اقوال اور احوال سلاطین کے نہین کرسکتے ہین اور ہرگز حق گوئی ساتہہ طمع کے جمع نہین ہوتے بیت طمع بند دفتر حکمت بشوئے ✚ طمع بگسل و ہرچہ دانی بگوئے ✚ کہتے ہین علما کہ خرابی رعیت کی بسبب خرابی بادشاہونکے ہی اور خرابی بادشاہونکی بسبب خرابی علما کے ہی اور خرابی علما کی بسبب غالب ہونے حب مال

وجاہ کے ہی اور جسپر کہ حب دنیا غالب ہوگی احتساب اوسکا اوپر ارزال اور چہوٹونکے ممکن نہین چہ جائے
بادشاہون اور بڑونکے پر واللہ المستعان علی کل حال خدایا خداوندا ہر ایک کو خصلت نیک نصیب فرما خدایا
نیکی دے اور بدی سے دور رکہہ خدایا ہمکو ہم پر نہ چہوڑ یعنے فکر اور سوچ بچار اپنے امور کی آپ نر سے
بلکہ تو مددگار و کارساز ہمارا ہو کہ ہمسے کچہہ نہین ہوسکتا اِنَّكَ اَنْتَ عَفُوٌّ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ
مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فصل چہٹی بیچ منکرات کے کہ ہر ایک حالی مین عادات پر
جان کہ حصر کرنا تفصیلون جزئیات منکرات کا مشکل ہی لیکن اس فصل مین مجملات انکے بیان ہوتے ہین کہ انسے
تفصیلین انکی بطریق قیاس کے نکال سکتے ہین دوسرے یہ کہ جاننا چاہیے کہ جو کچہہ کہ مکروہ ہی منع کرنا اوسسے
مستحب ہی اور سکوت کرنا اوسپر مکروہ اور جو کچہہ کہ حرام ہی منع کرنا اوسسے واجب ہی وقت قدرت کے اور سکوت
اوسپر حرام اور جہان کہ مطلق منکر کہا ہی علمانے یا منکر محظور یعنے ممنوع مراد اوسسے حرام ہی اور تمام منکرات
کہ یہان مذکور ہین منکرات مسجدون اور بازارون اور راہون اور حماموں اور ضیافتون کے ہین اسی پر منکرات
مساجد کے ازانجملہ وہ ہین کہ لوگ نماز مین بے احتیاطی کرتے ہین اور تعدیل ارکان اور طمانیت رکوع اور سجود مین
بجا نہین لاتے ہین اور یہ مکروہات سے ہین بموجب مذہب امام اعظم کے اور مفسدات نماز سے ہین بموجب
مذہب امام شافعی کے پس منع کرنا انسے بموجب مذہب انکے واجب ہوا اور بموجب مذہب ہمارے مستحب
ف تعدیل ارکان اور طمانیت سے مراد ہی ٹہیرنا رکوع اور سجود مین بقدر تسبیح کے تا اعضا اپنے
اپنے ٹہکانے پر آجاوین پس یہہ واجب ہی رکوع و سجود مین اور اسیطرح بقدر رکوع کے اور دونون
سجدونکے بیچ مین ٹہیرنا اوپر طرح مذکور کے واجب ہی بحسب تحقیق علمای محققین کے پس اسکا ترک کرنا
مکروہ تحریمی ہی اور نماز بہت ناقص ہوتی ہی اسکے ترک کرنے سے واجب ہی کہ اوس نماز کو پہر کے
پڑہے اور جو کوئی کسے سے نماز مین کچہہ دیکہے مانند نجاست کپڑے کے اور ٹیڑہے ہونے کے
قبلہ سے اور مانند اسکے اور اسپر سکوت کرے تو اس چیز مین شریک ہوتا ہی کہ حدیث مین
اسیطرح وارد ہوا ہی بلکہ ہر گناہ وقت قادر ہونیکے اسکے منع کرنے پر یہی حکم رکہتا ہی حدیث مین
آیا ہی کہ سننے والا غیبت کا کہ سنکر سکوت کرے بیچ حکم کرنے والے غیبت کے ہی اور جملہ منکرات
مسجد کے سے غلط پڑہنا پکار کر قرآن کا ہی اور منع کرنا اوسسے اور سکہانا صحیح کا واجب ہی اور اگر
کوئی مسجد مین معتکف ہو اور اکثر اوقات اوسکی بیچ سکہانے صحت قران اور منع کرنے منکرات مسجد کے صرف ہو
اور مشغول ہونے سے ساتہ نفل اور ذکر اور فکر کے باز رہے تو بہتر ہی اور ثواب اسمین زیادہ ہی کہ فائدہ اسکا
اورونکو پہنچتا ہی اور فائدہ نوافل کا اپنی ہی نفس کے لیے ہی اور فضیلت عبادت متعدی کی عبادت لازمی پر بہت ہی

اور جو کوئی قرآن پڑہنے مین خطابت کرے اگر قابلیت سیکہنے کی اور قدرت اوسپر رکہے تو چاہیے کہ اوسکو پڑہنے سے پہلے سیکہنے کے منع کرے کہ پڑہنا قرآن کا ساتہہ خطا کے گناہ ہی اور اگر زبان اوسکی صلاحیت سیکہنے کی نہین رکہتی ہی اور اگر خطا ہی کرتا ہی تو چاہیے کہ بہت نہ پڑہے اور قدر ضرورت پر اور اسقدر پر کہ جائز ہوا وسنے نماز اقتصار کرے اور اگر خطا اسکی کم اور صحت بہت ہی تو پس اگر زیادہ قدر ضرورت سے پڑہے تو مضایقہ نہین ولیکن چاہیے کہ آواز پست سے پڑہے بلند سے نہ پڑہے تا دوسرا نہ سنے اور اگر اوسکو منع کرے تو بہی ایک وجہ رکہتا ہی لیکن اگر شوق اسکا ساتہہ قرارت کے اور انس اسکو ساتہہ قرآن کے بہت ہی اگر وہ پڑہے اور اوسکو منع نکرے تو مضایقہ نہین واللہ اعلم اور جملۂ منکرات مسجد سے جلد جلد کہنا مؤذنونکا ہی اذان کو اور دراز کرنی اونکی بیچ مد کلمات اذان کے اور پہر جانا اونکا قبلہ سے ساتہہ تمام بدن کے وقت کہنے حی علی الصلوة اور حی علی الفلاح کے حالانکہ مستحب فقط پہیرنا مونہہ ہی کا ہی اور اسیطرح منکرات سے ہی کہنا اذان فجر کا پہلے صبح سے کہ اس سے نماز اور روزے خراب ہوتے ہین عوام کے کہ جو وقت پہچانتے نہین اور یہہ چیزین سب مکروہات سے ہین اور جملہ مکروہات مسجد سے پہننا خطیب کا ہی لباس سیاہ کو کہ ریشم اوسمین غالب ہو اور باندہنا خطیب کا تلوار سنہری کو یعنے جسکی کوتہی یا قبضہ وغیرہ سونیکا ہو کہ پہننا انکا حرام ہی اور منع کرنا واجب اور پہننا سیاہ بغیر ریشم کا ہو تو حرام و مکروہ نہین ہی ولیکن ترک کرنا اسکا اولی ہی حدیث مین آیا ہی کہ دوست ترین کپڑونکا خداتعالی کے نزدیک کپڑا سفید ہی اور جسنے کہ سیاہ کپڑیکو مکروہ اور بدعت کہا ہی مراد اوسکی یہہ ہی کہ صحابہ کے وقت مین معمول نہ تہا اسکا پہننا اور ہر بدعت حرام نہین ہی بلکہ حرام وہ بدعت ہے کہ سنت کو تغیر کرے اور جملۂ منکرات مسجد سے کلام واعظونکا ہی یعنی جو کہ قصہ اور حدیثین جہوٹی بنا کر بیان کرین اور جو قصہ خوان کہ جہوٹ کہے فاسق ہی اور منع کرنا اوسکو واجب اور اسیطرح جو واعظ کہ بدعتی اور سستی کرنیوالا ہو اسور دینی مین اور اگر کلام اوسکا اشعار اور بدعت ہو تو حاضر ہونا اوسکی مجلس مین جائز نہین مگر بقصد منع کرنیکے جائز ہی کہا ہی علما نے کہ بہت نقصان کی چیز صحبت عالم فاسق اور صوفی جاہل اور واعظ سستی کرنیوالے کی ہی اور چاہیے کہ کلام واعظ کا منحصر بیچ بیان کرنے امید و عفو کے نہو کہ سبب دلیر کرنے لوگون کا ہی بلکہ امید اور خوف دونون بیان کرے جیسا کہ طریق کلام مجید کا ہی بلکہ خوف اور تشدید بہت نافع ہی اور نہایت مراتب خوف اور امید کا یہہ ہی کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر روز قیامت کے ندا کرین کہ تمام لوگ دوزخ مین داخل ہون مگر ایک شخص تو امید رکہتا ہون کہ وہ ایک مین ہوؤن اور اگر کہین کہ سب لوگ بہشت مین داخل ہون مگر ایک تو ڈرتا ہون مین

کہ وہ ایک مین ہوؤن اور جملہ منکرات مسجد سے ہی خلقہ باندہنا روز جمعہ کے واسطے بیچنے دواؤن
اور کہانون اور تعویذون کے اور اسے قبیل سے ہی وہ چیز کہ اوسمین فریب دینا اور جھوٹ بولنا ہی
جیسیکہ عادت طبیبون غیر حاذق اور فریب اہل تعویذات کے ہین حرام ہین مسجد مین اور غیر مسجد مین
اور منع کرنا انکا واجب ہی اور جو کچھ کہ اس جنس کا نہین ہی مانند بیچنے دواؤن کے بغیر فریب کے
اور بیچنے کتابون اور کھانون کے حرام نہین ہی اگر لوگون پر جگہہ تنگ نکرین اور نماز مین تشویش نہین
ولیکن اولی یہہ ہی کہ نکرین یہہ بہی اور شرط اسکے مباح ہونیکی یہہ ہی کہ کبہی ہو اور اگر مسجد کو دوکان ٹہراوین
تو حرام ہی بہت سی چیزین ہین کہ تہوڑا اسا انکا مباح ہی اور اگر بہت ہو تو حرام ہوجاتا ہی جیسیکہ گناہ
صغیرہ کہ اگر ہمیشہ کرین تو کبیرہ ہوجاتے ہین یہہ کلام حجۃ الاسلام امام غزالی رح کا ہی اور فقہ حنفیہ مین
یون لکہا ہی کہ بیچنا اور مول لینا اور کہانا کہانا اور سونا مسجد مین غیر معتکف کو جائز نہین ہی اور جملہ
منکرات مسجد سے داخل ہونا دیوانون اور لڑکون کا ہی مسجد مین ف پوچہنا بانو کا یچ متی کے کبہی ہو
مسجد مین اور پوچہنا بانون کا جو ریون سے نہین درست اور مسجد مین بیٹہہ کر کچہہ لکہنا باجرت یا او کسب
کرنا اور لڑکونکو پڑہانا کچہہ اجرت لیکر مکروہ ہی اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ نفل پڑہے عیدگاہ مین
اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ نماز جنازہ پڑہے مسجد مین اسلیے کہ یہہ مکروہ ہی اور سوال کرنا
مسجد مین نہین درست ہی اور بہت گناہ ہی اور مکروہ ہی دینا مسجد کے سوال کرنیوالونکو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اگر سائل لوگونکی گردنون پر سے پہلانگ کر نہ جاوے اور نمازیونکے آگے سے نہ گذرے
تو مکروہ نہین ہی دینا اوسکا اور مسجد مین نکالنا ریح کا اور تہوکنا اور وضو کرنا اور پکار کر بولنا بہت برا ہی
اور مکروہ ہی راہ مقرر کرنی مسجد مین مگر ساتہہ عذر کے اور مکروہ ہی کلام دنیا کا کرنا بلا ضرورت مسجد مین
کتاب اشباہ والنظائر مین لکہا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا عملونکو کہوتا ہی جیسی آگ لکڑیونکو
جلاتی ہی بلکہ چاہیے کہ جیکا متوجہ اللہ کیطرف رہے اور مکروہ ہی چڑہنا مسجد کی چہت پر مگر مرمت کے لیے
جائز ہی اور اسیلیے جبکہ گرمی بہت ہو تو مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہین جماعت چہت کے اوپر مگر جبکہ تنگ ہو
مسجد تو نہین مکروہ ہی چڑہنا اوسکی چہت پر اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ لوگونکی گردنون پر سے
پہلانگ کر جاوے اور مکروہ ہی بیٹہنا مسجد مین مصیبت کے لیے تین دن تک یا کم اسے اور غیر
مسجد مین اجازت ہی مردونکے لیے تین دن تک اور ترک کرنا اسکا اولی ہی یہہ مسائل نصاب الاحتساب
مین ہین اور اسیطرح کتاب اشباہ والنظائر مین بہی لکہا ہی کہ مسجد مین تعزیت کے لیے بیٹہنا مکروہ ہی
پس یہہ جو یہان رسم ہی کہ جس کا کوئی مرگیا تو مسجد مین دوڑ آگیا ہوا کرنیکے لیے یہہ بات خلاف شرع ہی

اسلیے کہ مسجد مین علی تعزیت مسکے لیے جبکہ بیٹھنا مکروہ ہوا تو کیا حال ہوگا اوسکا کہ وہان بیٹھکر سیپارے ہاتھو نمین ہوتے ہین اور فاسق فاجرون بلکہ ہندؤونکی بھی تعظیم کے لیے اٹھہ کھڑے ہوتے ہین اور درمیان پڑہنے کے کلام دنیا کے کرتے جاتے ہین بغیر حالت پڑہنے کلام اللہ کے کلام دنیا کرنا مسجد مین مکروہ ہی چہ جائیکہ کلام اللہ کے پڑہنے مین اور سوا اسکے انکے بہت سی خرابی کی باتین ہوتی ہین چنانچہ نصاب الاحتساب مین کوئی تیئیسوین جہین ایسی مجلس تعزیت کی کراہت کی لکھی ہین جسکا علم رکھنا ہی لوگون سے کہ یہہ مجلس ثواب کی ہی سبحان اللہ مجلس کرین اپنے نام و نمود کے لیے اور وہان بیٹھکر مرتکب طرح طرح کے گناہون کے ہون اور پہر متوقع ہون ثواب عظیم کے ذرہ غور تو کرین کہ کرتے کیا ہین اور کہتے کیا ہین بہرحال اتباع سنت ہر چیز مین عجب چیز ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے میری سنت کو دوست رکہا اوسنے مجکو دوست رکہا اور جسنے مجکو دوست رکہا وہ میرے ساتہہ ہوگا جنت مین پس اے بہائیو ایسی سعادت حاصل کرنیکی تلاش کرو اور اپنے دلکی باتین نکالی ہوئی چہوڑو اللهم ارزقنا وایاکم اتباع حبیبك صلے الله علیه وسلم اور منکرات بازارونکے ازانجملہ جہوٹ بولنا ہی معاملات مین اور چہپانا عیب اوس چیز کا ہی کہ بیچی جاتی ہی اور جسکو معلوم ہو کہ خریدنے والا دروغ گو ہی تو لازم ہی کہ بیچنے والے کو آگاہ کر دے والا یہہ بہی خیانت مین شریک ہوگا اور جو کوئی کہ مسلمان کے مال ضائع ہونے کو روا رکہے تو وہ گنہگار ہی اور ایسے ہی تفاوت گز کا اور پیمانہ کا اور ترازو کا منکرات سے ہی اگر آپ احتساب نکر سکے تو حاکم کو خبر کر دے اگر قدرت رکہتا ہو اور جملہ منکرات سے بیچنا باجون کا ہی قسم ڈہولک اور طنبورہ اور مانند انکے سے اور بیچنا شکلون حیوانات کا یعنے کہلونونکا مانند بلی اور کتے وغیرہ کے روز عید کے اور اسیطرح بیچنا سونے چاندی کے باسنونکا اور بیچنا ریشمی کپڑونکا اگر معلوم ہو کہ مردونکے لیے بیچتے ہین اور اسیطرح بیچنا پرانے کپڑیکا کہ اوسکو دہو دہلا کر آراستہ کیا ہو فریب دینے کے لیے اور مانند انکے سے اور باقی چیزونکو اسپر قیاس کرلین اور منکرات راہونکے ازانجملہ یہہ ہی کہ شارع عام مین دکان نہ بناوین اور نہ درخت لگاوین کسیکے مکان کے متصل اور اور جو چیز کہ راہ کو تنگ کرے اور راہ چلنے والونکو ضرر پہنچاوے وہ منکر ہی اور اسیطرح باندہنا جانورکا راہ پر کہ سبب تنگی راہ اور ایذا دینے لوگونکا ہو ممنوع ہی اور اگر بقدر ضرورت کے ہو تو جائز ہی کہ ہر شخص اسکا محتاج ہی حاصل یہہ قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جس چیز مین ضرر اور ایذا لوگونکی ہی کرنا اسکا شارع عام مین منکر ہی اور منع کرنا اسسے واجب اور شارع عام وہ راہ ہی کہ مخصوص ساتہہ کسیکے نہو اور اگر کوئی شخص گستار رکہے کہ راہ پر رہتا ہی اور ایذا دیتا ہی لوگونکو تو منع کرنا اوسکا واجب ہی اور منکرات حماموں کے ازانجملہ یہہ ہی کہ حمام کے دروازہ پر

صورتین حیوانوں کی کہڑی ہون اور اگر پاؤن رہو تو بگاڑ دے اور بگاڑنے مین بگاڑنا صورتون کے سرونکا کافی ہی
اور تصویرین درختون وغیرہ کی ممنوع نہین آور جملہ منکرات سے کہولنا سترونکا ہی اور دیکھنا اونکا اور جملہ منکرات
سے ہی اوندہے پڑجانا اور حمامی کو اپنے پر لٹا لینا واسطے دبوانے اعضا اور رانون کے کہ یہہ مکروہ ہی
اگرچہ کوئی چیز حایل ہو اور اگر خوف شہوت کا ہو تو حرام ہی اور یہہ جو بعضی جا پر رسم ہی کہ حمامی تہمت کے اندر
ہاتہہ ڈال کے چڑے اور کولے وغیرہ ملتا ہی یہہ بہت ہی برا ہی اسلیے کہ جن اعضا کو دیکھنا حرام ہی اونکو ہاتہہ
لگانا بہی حرام ہی آور جملہ منکرات سے دہونا ہاتہہ اور ازار اور پاسون نجس کا ہی اوس حوض مین کہ پانی اوسکا
تہوڑا ہو اگر مالکی نہو کہ اونکے مذہب مین جائز ہی اور اگر حنفی اور مالکی مثلا جمع ہون تو احتساب بہ نرمی کرے
اور جملہ منکرات سے جمع ہونا پانی اور صابون اور مانند انکے کا ہی کہ سبب پانوکے پہسلنے کا ہو آور منکرات
ضیافت از انجملہ فرش ریشم کے اور استعمال سونے چاندی کے باسنونکا ہی آور از انجملہ بجانا باجونکا اور حاضر
ہونا عورتون گانے والیونکا ہی خصوصًا وقت خوف شہوت کے آور از انجملہ جمع ہونا ہی عورتونکا کوٹہون پر
واسطے دیکھنے مردونکے کہ یہہ سب حرام ہین اور جو کہ ان چیزونکو تغیر نکر سکے تو چاہیے کہ وہان جاوے ہی نہین
اور اگر فرش بچہا ہو تو منکر نہین کہ پائمال ہوتا ہی اور از انجملہ منکرات طعام حرام اور زمین اور فرش غصب کے ہین
اور حاضر ہونا ظالم کی مجلس مین آور از انجملہ حاضر ہونا بدعتی کا ہی کہ کلام کرے ساتہہ بدعت کے اور حاضر ہونا
مسخرے کا ہی کہ فحش بکے آور از انجملہ اسراف کرنا طعام مین اور مکان مین اور فرش مین اور مانند انکے مین
جان کہ مال مین دو چیزین منع ہین ضائع کرنا اور اسراف کرنا ضائع کرنا تو تلف کرنا مال کا ہی بغیر فائدہ جیسے
مانند جلانے کپڑون ریشمی کے بغیر ضرورت کے اور پہاڑ ڈالنے انکے اور پہینکدینے مال کے اور
اسیکے حکم مین ہی صرف کرنا مال کا عورتون نوحہ کرنے والیون پر اور گوتیون پر اسلیے کہ ان چیزونمین
فائدہ ہی لیکن چونکہ وہ فائدہ حرام ہی شرعًا گویا فائدہ ہی نہین اور اسراف کبہی ضائع کرنیکو بہی کہتے ہین
اور کبہی مال کے صرف کرنیکو مباحات مین ساتہہ مبالغہ اور زیادتی کے مثلا ایک شخص عیال کہتا ہی اور
اور اوسکے پاس سو دینار ہین اور وہ اون سبکو مہمانی مین خرچ کر ڈالے تو وہ مسرف ہی فرمایا
اللہ تعالے نے وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا اور نہ فراخ کر تو ہاتہہ کو کل فراخ
کرنا یعنے خرچ کرنے مین پس بیٹہیگا تو ملامت کیا گیا تہکا ماندہ یہہ آیت ایک شخص کے حق مین نازل ہوئی ہی کہ مدینہ
مین تہا اور تمام مال بانٹ دیا تہا کہ کچہہ عیال کے لیے بہی نرکہا تہا اور قرآن مین ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا
اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ اور یہہ بہی فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا اور اگر کوئی شخص
تنہا ہو اور توکل درست ہو تو جائز ہی کہ تمام مال تصدق کرے لیکن عیالدار کو یہہ جائز نہین اور

اگر توکل اہل وعیال کا صادق ہوا اور وہ راضی ہون اوسپر تو شاید کہ جائز ہوا ور قصہ حضرت صدیق اکبر کا
دلیل ہی اسپر یعنی وہ تمام مال جہاد کے لیے حضرت کے آگے لے آئے تہے پس اونکے اہل وعیال راضی
ہونگے اسپر اونکے لیے جائز ہوا واللہ اعلم یہہ ہی بیان تہوڑسے منکرات کا اور تمام منکرات کا بیان کرنا
ساتہہ اصول و فروع اونکے مشکل ہی اور موقوف ہی اوپر بیان کرنی تفصیل اون شرع کے واللہ الموفق
والمعین **فصل ساتوین** بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہین مطلب پہلے کے فرزند کو پہنچتا ہی
کہ باپ پر احتساب کرے اور اسیطرح غلام کو آقا پر اور بیوی کو خاوند پر اور شاگرد کو استاد پر اور
رعیت کو حاکم پر ولیکن جو احتساب کہ پہنچتا ہی وہ دو درجہ اول ہی کا ہی اقسام احتساب مین سے یعنی
معلوم کروا دینا اور نصیحت کرنا ساتہہ نرمی و مہربانی کی ورا ورمراتب قسم برا کہنے اور سخت کہنے اور تہدید
کرنے اور مارنے سے جائز نہین لیکن اختلاف ہی بیچ درجہ پانچوین کے کہ بگاڑ ڈالنا ہاتہہ سے ہی
مانند توڑ ڈالنے باجون کے اور پہینکدینے شراب کے اگر باعث باپ کی ایذا کا ہو اور مختار یہہ ہی کہ اگر
ایذا پانا اسکا بسبب محبت گناہ کے ہو تو جائز ہی اور اگر بسبب ضرر یا کبر کے ہو تو نہین جائز اور بیچ
حق فرزند اور باپ کے ہی اور غلام اور آقا اور بیوی اور خاوند انہین کے حکم مین ہین اور رعیت جو
بادشاہ کے تنبیہ کرے تو سواے معلوم کروانے اور نصیحت کرنیکے جائز نہین اسلیے کہ برا کہنا اور
سختی کرنی باعث فوت ہونے حشمت سلطنت کے ہی اور یہہ مضر ہی تمام خلائق کو اور استاد اگر
عمل نکرتا ہو مقتضاے علم اپنی پر تو جائز ہی اسپر احتساب شاگرد کو ساتہہ مقتضای علم کے کہ اوس سے
سیکہا ہی **مسئلہ** سعی کرنی بیچ حفاظت کرنے مال مسلمانون کے بقدر طاقت کے واجب ہی
اسلیے کہ یہہ جملہ حقوق اسلام سے ہی کیونکہ اسمین دفع کرنا ایذا کا ہی اور اولی ہی یہہ جواب سلام اور
مانند اوسکیے اور چہپانا گواہی کا وقت ضائع ہونے مال کسی مسلمان کے جملہ ممنوعات سے ہی
اور اگر اوسمین کچہہ ضرر ہو اوسکے مال مین یا جاہ مین کہ ضروری ہی تو سکوت اس صورت مین جائز ہو
کہ اوٹہانا ضرر کا واجب نہین ہی لیکن ہان ترجیح دینا اور مقدم کرنا حاجات خلق کا اپنی حاجت پر مستحب ہی اور ثمرہ کمال
دین اور نہایت اسلام کا ہی لیکن واجب کرنا اسکا تمام خلق پر موجب ضرر اور حرج کا ہی مثلا اگر جانور
کسیکی زراعت مین چہوٹا ہوا دیکہے اور اوسکے نکالنے مین شدت اور رنج ہو تو واجب نہین ہی اوٹہانا
رنج ومشقت کا لیکن اگر کچہہ رنج ہو اور خبر کرنا اوسکے مالک کو اور مانند اوسکیے کفایت کرے
تو ترک کرنا اسکا جائز نہین اور اگرچہ ارشاد نے اسنے زرع کے اپنے نفس پر منفعت کثیر کسی مسلمان کو
حاصل ہو تو بہی ترک نکرے مثلا اگرچہ اٹہانے ضرر ایک درہم کا ضرر سو درہم کا کسی مسلمان سے دفع ہوتا !!

تو چاہیے کہ اوٹھاوے اس ضرر کو اور ترک نہ کرے **مسئلہ** بیچ واجب ہونے اوٹھانے مال کسی مسلمان کے
راہ مین سے اختلاف ہی لکہا ہی علمارنے کہ حق یہہ ہی کہ تفصیل ہی اسمین کہ اگر پڑی ہوئی چیز ایسی
جگہ مین ہو کہ اگر نہ اوٹھاوے تو ضائع نہین ہوگی جیسیکہ ایسی مسجد مین ہو کہ مقرر ہین آنی والے اوسکے
اور سب امین اور دیندار ہین تو واجب نہین ہی اوٹھانا اوسکا اور اگر ضائع ہونیکی جگہہ مین ہو پس اگر
اوسکے اوٹھانے مین رنج و مشقت بہت ہو یا چارپایہ ہو کہ محتاج گہانس دانہ اور طویلہ کا ہو تو بہی لازم
نہین ہی لینا اوسکا اور اگر مانند سونے اور کپڑے کے ہو کہ اوسمین سواے تعریف کے مشقت نہو تو چاہیے
کہ اوٹھا لیوے کہ اوٹھانا اسقدر مشقت کا بیچ حقوق مسلمان کے آسان ہی اور اگر نہ اوٹھاوے
تو بہی جائز ہی بلاحظہ اسکے کہ لازم کرنا مشقت کا اور اوٹھانا محنت کا واسطے حق دوسرے کی واجب نہین ہی مانند
سفر کرنیکے طرف شہر دور کے واسطے ادای گواہی کے آور حاصل یہہ کہ ایک مرتبہ وہ ہی کہ اوسمین
کمال شدت اور محنت ہی پس اسصورت مین اوٹھانا اسکا لازم نہین ہی اور ایک مرتبہ اور ہی کہ محنت
اس مین نہایت کم ہی پس اس صورت مین اوٹھانا اوسکا لازم ہی اور اور مراتب متوسط ہین اور امر
اسجگہہ سپرد کیا گیا ساتہ عقل اور فتوے قلب کے ہی جس چیز مین کہ سلامتی اپنے دین کی پاوے
وہ کرے اور چاہیے کہ ملحوظ رضای حق ہو تو نہ خواہش نفس **ف** اس مال کو شرع مین لقطہ
کہتے ہین کہ راہ مین سے پڑا ہوا پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور تعریف اوسکو کہتے ہین کہ اعلام
کرواوے یعنی کہتا پہرے اوسجگہہ کہ جہان وہ چیز پائی ہی اور مجمعون مین کہ کسیکی چیز ہمنے پائی ہی
پس ایسے مال کے اوٹھانے مین تعریف لازم ہی اور تعریف اتنی مدت تک کرے کہ جانے
کہ نہین طلب کرینگا اوسکو مالک اوسکا بعد اسکے اور جو چیز نہ رہ سکے اوسکو تعریف کرے یہان تک
کہ خوف ہو اوسکے خراب ہو جانیکا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ اگر مالک ملجاوے تو دیدی اوسکو
والا بعد تعریف کرنیکے مدت معلومہ تک اپنے خرچ مین لاوے اگر فقیر ہی اور اگر غنی ہی تو صدقہ
دیدے پہر جب مالک آویگا اگر وہ چاہے اجازت دی ثواب ہوگا اوسکو اور چاہے ضمان لے
اوٹھانے والے سے یا فقیر سے اور باقی تفصیل اسکے فقہ کی کتابون مین دیکہنی چاہیے **مسئلہ**
اگر ایک شخص چاہے کہ ہاتہ اپنا آپ کاٹ ڈالے تو منع کرنا اوسکو واجب ہی اگرچہ اوسکے منع کرنے مین
خوف اوسکے قتل کا ہو **سوال** اوسکو ہاتہ کے کاٹنے سے منع کرتے ہو اور قتل اوسکا کیونکر جائز
کہین گے **جواب** غرض ہماری حفاظت اوسکے نفس اور ہاتہ کی نہین ہی بلکہ غرض ہماری منع کرنا
منکر سے ہی پس اگر اوسمین مارا جاوے تو ضرر نہین ہی اسلیے کہ غرض ہماری دفع اپنا منکر کا ہی نہ قتل اسکا

قصداً مسئلہ جو مال کہ واسطے دینے صوفیوں کے وصیت کیا ہو جو کوئی کہ ظاہر مین اوپر صفت صوفیونکے ہو
وہ مستحق اوسکا ہی اسلیے کہ حقیقت تصوف کی امر باطن ہی اور حکم کرنا اسمین مشکل اور ظاہر صفت صوفیونکی
پانچ صفتین ہین صلاح اور فقر اور کپڑے صوفیون کے اور نہ کرنا حرفہ کا اور ساتھ رہنا ساتھ صوفیونکے
خانقاہ مین اور جو کوئی کہ صلاح نرکھے مستحق نہین ہی اور اگر صلاح رکھتا ہو تو بھی مستحق نہین اگر فقر
نرکھتا ہو بسبب اسکے کہ غنا بہت رکھتا ہی مستحق نہین ہی اور اگر جو کچہ آتا ہی اوسکو خرچ کر دیتا ہی تو مانع
نہین ہی اور اگر ملا انمین نہین رہتا ہی لیکن لباس اونکا سا پہنتا ہی اور خلق اونکا سا رکھتا ہی تو مستحق ہی
اور اگر صفات اونکی سے رکھتا ہی اور لباس انکا سا نہین رکھتا ہی تو مستحق نہین ہی مگر یہ کہ ساتھ اونکے
رہتا ہو خانقاہ مین تو مستحق ہی اسلیے کہ ساتھ رہنا اونمین اور لباس بیچ حکم ایک دوسرے کے ہین اور
اگر متاہل اور عیال دار ہی کہ کبھی خانقاہ مین آتا ہی اور کبھی گھر مین جاتا ہی تو مستحق نہین ہی فائدہ
بد ترین کسبون کے سب سنار اور قصاب اور مانند انکے ہین اس سبب سے کہ موجب سنگدلی اور سبب
بے دیانتی کے ہین اور بہترین کسبونکا کسب کتابت کا ہی اور پڑہانا قرآن کا اور فقہ کا باجرت بعضونکے
نزدیک مکروہ ہی اور بعضونکے نزدیک جائز لیکن تعلیم کرنا کفار کا عین گمراہی اور بے نصیبی ہی اسلیے
کہ وہ اکثر احوال مین سبب محبت اور خیر خواہی انکے کا ہوتا ہی کیونکہ محبت منعم یعنی احسان کرنیوالیکی
جبلی ہی اور بعضے کافرون کے معلمون کو دیکھا ہی ہمنے کہ ایسے تاثیر صحبت سے ہو گئے ہین کہ صفت
جہل اور گمراہی کی انمین گویا جبلی ہو گئی ہی نعوذ باللہ منہ اور تعلیم لڑکون کی ہی موجب حمق اور سبکی
عقل کی ہی اسلیے کہ صحبت کو بڑی تاثیر ہی مسئلہ فرق درمیان ہدیہ اور رشوت کے باریک ہی
حال انکا دو نو صادر ہوتے ہین رضا سے اور خالی نہین ہین غرض سے لیکن ایک
حرام ہی یعنے رشوت اور دوسرا یعنے ہدیہ حلال ہی بلکہ مستحب پس فرق انمین انکی تفصیل
سے ہی کہ جو کوئی کسیکو مال اپنا دیتا ہی بغیر غرض کے نہین دیتا پس غرض اسکی یا تو آجل ہی یعنے
ثواب آخرت اور یا عاجل ہے یعنے متعلق ساتھ دنیا کے اور عاجل مال ہی یا فعل ساتھ مدد کرنیکے
مقصود معین پر یا نزدیکی حاصل کرنے اور محبت طرف دل اوس کسیکے کہ اوسکو دیتا ہی اور
یہ ہی یا تو بسبب ذات اوسکیکے ہی یا یہ محبت ہی سبب پہنچنے کی کسی اور غرض کو ہی اور مجموع
ان اقسام کی پانچ ہوئین اول تو یہ کہ غرض اسکی دینے سے ثواب آخرت ہو اور وہ یا تو ساتھ
اسکے ہی کہ جسکی طرف صرف کرتا ہی وہ محتاج ہی یا عالم ہی یا صاحب نسب دینی کا کہ مانند
علوی کے یا یہ کہ صالح اور متقی ہی پس جسکو کہ بسبب احتیاج اوسکیکے دے اگر وہ احتیاج

نہ کرے نہ لے اور احتیاج بھی متفاوت ہی اور مدار لینے کا اوپر قصد اور ملاحظہ صاحب مال کے ہی
کہ اسنے معنی احتیاج کے اسمین تصور کیے ہین اور جسکو کہ بسبب نسب کے دے اگر واقع ہین وہ
نسب نہ رکھے تو لینا مال کا اوسپر حرام ہی اور اگر بسبب علم کے دے اگر اس مقدار علم کہ اوس
شخص نے خیال کیا ہی نہو تو نہ لے اور اگر بسبب صلاح کے دے اگر واقع مین وہ ایسا فسق کرتا
کہ اگر دینے والا اسپر مطلع ہو تو نہ دے تو بھی نہ لے اور ایسے آدمی کم ہین کہ اگر باطن انکا کھولین تو میل
دل ساتھ اوسکے اپنے حال پر باقی رہے لیکن جمیل مطلق اور رحیم برحق نے ساتھ لطف اور پردہ پوشی
اپنے کے قبیح کو ساتھ جمیل کے چھپا دیا ہی اور اگلے بزرگ اگر کسیکو وکیل کرتے تھے تو لوگون سے چھپانے
ساتھ جانین کہ وکیل انکا ہی اور ساتھ ملاحظہ صلاح اور تقوی انکے جرأت نکرین اور تقوی ایک امر ہی خفی
بخلاف علم اور نسب اور فقر کے پس پرہیز لینے سے بسبب اسکے اولی ہو دوسرے یہ کہ مقصود مالک
دینے سے کوئی غرض معین ہو مانند فقیر کے کہ ہدیہ بھیجتا ہی غنی کو بسبب طمع کرنیکے عوض مین اور یہہ
بیچ حکم بیع کے ہی اسلیے کہ ہبہ بعوض بیچ حکم بیع کے ہوتا ہی اور حکم اسکا فقہ مین ظاہر ہی اور حلال ہونا اسکا
ساتھ شرط وفا کرنے عوض کے قسم تیسری یہہ کہ مراد مدد کرنے ساتھ فعل معین کے ہو جیسیکہ کوئی حاجت
رکھتا ہی بادشاہ سے اور وہ ہدیہ دیتا ہی وکیل کو اور اوسکے دربان کو اور لوگوسکو کہ آگے اوسکے
کچھ قدر رکھتا ہی اور نظر یہان اس عمل پر کرنی چاہیے کہ جو مقصود ہی اگر فعل حرام ہی مانند مدد
کرنیکے ظلم پر اور سعی کرنیکے اوپر جائزہ حرام کے تو لینا اسکا حرام ہی اور اگر فعل واجب ہی مانند دفع
کرنے ظلم معین کے اور ادا کرنے گواہی [illegible] کے تو یہہ رشوت ہی کہ شک نہین ہی بیچ حرام
ہونے اسکے اور اگر فعل مباح ہو نہ واجب اور نہ حرام تو یہان دیکھا چاہیے کہ اگر اس فعل مین محنت
اور مشقت ہی کہ اسقدر مال اسقدر فعل پر اجرت مین لیا کرتے ہین مانند وکالت کسی جھگڑے کے
اور کھینے قصۂ طویل کی آگے بادشاہ کے اور مانند اسکیکے تو جائز ہی لینا مال کا اور یہہ
بیچ حکم اجرت کے ہی اور اگر کچھ محنت نہین ہی مانند کہنے ایک کلمہ کے اور مانند اسکیکے کہ اسے
سبب جاہ کے قبول کرلین گے تو یہہ بھی حرام ہی اور اسیکے حکم مین ہی لینا طبیب کا عوض کو اوپر
ایک کلمہ کے بیچ تعین مرض کے یا بتا دینے دوا کے اسلیے کہ اسقدر علم کچھ قیمت نہین رکھتا ہی مانند دانے
رائی کے پس جائز ہوگا لینا عوض کا اسپر حال انکہ علم اسکا اوسکے متعلق نہیں ہوا ہی لیکن البتہ بعضے عمل
ایسے ہین کہ اگرچہ ہین تھوڑے لیکن بسبب زیادتی قیمت [illegible] نکال دینے کجی تلوار کے اور جیتا دینے موریکے
اوسکا آب دینے کے اگرچہ عمل انکا ہی تھوڑی ہی پر ہین لیکن بیچ حکم بہت کے ہوتا ہی اگر اسپر اجرت لے تو مضائقہ نہیں

قسم چوتھی یہہ کہ مقصود مال کے دینے سے محبت اور الفت حاصل کرنی اور بڑھانا محبت کا ہو اور
کوئی غرض عیر اسکے اصلا ملحوظ نہو یہہ ہدیہ ہی کہ مستحب ہی اور حدیثون اور اقوال صحابہ مین
فضیلت اسکی واقع ہی قسم پانچوین کہ مطلوب محبت ہو لیکن نہ بسبب ذات اسکیکے بلکہ بسبب وسیلہ
ہونیکے ساتھہ پہنچنے آرزو کے مانند حاصل کرنے عزت اور جاہ کے اور اگر یہہ جاہ بسبب علم کے
یا نسب کے ہو تو امر اسمین نہایت خفیف ہی لیکن لینا اسکا مکروہ ہی مشابہ ساتھہ رشوت کے
اگرچہ ظاہر مین ہدیہ ہی اور اگر جاہ اسکی ساتھہ متولی ہونے اور قاضی ہونے اور حاکم ہونے
اور عیر انکیکے اعمال سلطانیہ سے ہی کہ اگر یہہ ہدیہ نہوتا تو یہہ جاہ حاصل نہوتا یہہ اگرچہ صورت مین
ہدیہ ہی لیکن بحسب معنی کے رشوت ہی اسلیے کہ اگرچہ بیان غرض معین بحسب شخص کے نہین ہی
لیکن جنس غرض کی معین ہی اسلیے کہ معلوم ہی کہ غرض طلب کرنے ولایت کیسے کیا چیز ہی اور
واسطے کسکے ہی بس یہہ بیچ معنی غرض معین کے ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ کراہت اسکی شدید ہی اور
قریب ہی رشوت کے حرام ہونے مین اور اختلاف ہی بیچ حرمت اسکیکے اور امر شدید اسمین
واقع ہی والسلام علی من اتبع الہدی وصلے اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین فللہ الحمد
اولا وآخرا وظاہرا وباطنا کہ ترجمہ آداب الصالحین کا مسمے بہادی الناظرین تمام ہوا اس
مترجم ہیچمدان نے حتی الامکان اسکے سہل و واضح کرنے مین قصور نہین کیا ہی لیکن چونکہ
بعضے مطالب فی نفسہا ادق تھے اگر اسکے سمجھنے سے فہم عوام کے قاصر رہین تو مقام
مجبوری ہی لیکن کتاب آداب الصالحین کتاب عجیب ہی کہ ہر طرح کے مضامین ہدایت آئین
اسمین موجود ہین اور اس عاجز نے جو اسکے ترجمہ مین فائدے اور بڑھائے ہین از بس مفید
ہوا ہی اللہ تعالی اسکو قبول فرماوے اور ہمکو توفیق دے اسپر عمل کرنیکی سالکان راہ ہدایت کو
چاہیے کہ اسکو اکثر مطالعہ مین رکھا کرین کہ واسطے آراستگی اور تصفیہ ظاہر و باطن کے اکسیر
اعظم ہی اور بندہ بہرحال عاجز ہی اگر کچھ اسمین کہین خطا ہو گئی ہو اور کوئی صاحب مطلع
ہوں اوسپر تو اصلاح فرماوین کہ مقصود اظہار حق ہی جسکے سبب سے ہو بہتری اور اس
مسکین بے نوا کے لیے دعای خیر کرین اور اس کتاب آداب الصالحین مین ایک تاثیر پائی
جاتی ہی اور کیون نہو کہ مصنف اسکے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں بزرگ تھے اونکی
فضائل و کمالات مین لوگون نے جزء کے جزء لکھے ہین احوال مختصر اونکا اونکے مقبرہ مین ایک
لوح پر لکھا ہوا ہی وہ یہہ ہی کہ مجمل احوال کرامت مآل اس مقتدای وقت صاحب المفاخر

والمجد عبد الحق رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً علیہ ہی کہ اُنہون نے ابتدای سن شعور سے طاعت حق
مین اور طلب علم مین کر باندہی اور قریب سن بلوغ کے اکثر علوم دینیہ تحصیل کیے اور بائیس ۲۲
برس کی عمر مین سب علوم سے فارغ ہوے اور کلام مجید یاد کر کر مسند فائدہ رسانی پر بیٹھے
اور عمر جوانی ہی مین جاذبہ الٰہی پہنچا ایکبارگی دل یار و دیار سے اچٹ کر متوجہ حرمین محترمین کے ہوئے
ایک مدت مدید اُن مقامات شریفہ مین اقامت اختیار کی اور قطبون اور اولیای کبار سے صحبتین
کر کر کمالات حاصل کیے اور اجازت ارشاد طالبونکی پائی اور علاوہ اسکے تحصیل فن حدیث کا
کر کر ساتھ برکتون بہت کے وطن مالوف کی طرف مراجعت فرمائی اور مدت باون ۵۲ سال ساتھ
جمعیت ظاہر و باطن کے قرار پکڑا اور فرزندون اور طالبونکو کامل کیا اور ساتھ پہیلانے علوم کے
خصوصاً علم شریف حدیث کے مشغول ہوکر اسطرح کہ بیچ دیار عجم کے کسیکو علمای متقدمین اور
متاخرین سے میسر نہین ہوا ممتاز و مستثنی ہوئے اور بیچ فنون علمیہ کے خصوصاً حدیث کی کتابین
معتبر تصنیف کین چنانچہ علما نے انکو قبول کر کر دستور العمل اپنا کیا اور اہل دانش خواص و عوام
جان سے خریداری کرتے ہین اگلی اور نوبت اُس فیاض ازلی کی تصانیف چہوٹی اور بڑی کی سو
جلدون کو اور بحسب شمار سطرون کے پانچ لاکہ کو پہنچی ہی اور بیچ محرم ۹۵۸ نوسو اٹہاون کے
پیدائش آپکی ہوئی اور ۱۰۵۲ ایکہزار باون مین وفات پائی تاریخ ولادت کی شیخ اولیا اور تاریخ
رحلت کی فخر العالم ہی تمام ہوا مضمون لوح مذکور کا تفسیر بیضاوی ترجمہ ذکر کیا گیا بیچ عہد ہمایون مہد
سلطان بن سلطان بن سلطان کابراً عن کابر حضرت ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ ثانی کے
تالیف کیا گیا اللھم اید الاسلام بتقویۃ سلطنتہ ووفقہ لرضاتہ واختم جمیع
اموره علی الخیر والسعادة اللھم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل
دین محمد یا الٰہی جو مجہہ مجہسے چوک و خطا اسمین ہوئی ہو تو معاف فرمانا اور میرے سب گناہ
بخش دے اور خاتمہ میرا بالخیر ہو اور حشر مجہہ بیچارہ کا زمرہ علما مین کرنا اور یا اللہ میرے ماں باپکو
اور سب مسلمانون کو بخشدے اور رحم فرما ہمپر

مناجات

الٰہی مین ہون بندہ بس گنہگار	کیا کام ایسا بُرا نہین ہوا	الٰہی ربدر شکا بہرا مین	نہ آسودہ ہوا ہرگز درامین
مجھے نفس و شیطان نے ستایا	نجانا کا جہان رستہ پایا	الٰہی ہر طرف سے پھر پھرا کر	پڑا اب تیرے دروازے پہ آکر
الٰہی تو شہنشاہ جہان ہی	الٰہی تو سرا مجسا کمان ہی	نہین قادر الٰہی کوئی تجھ سا	نہین عاجز الٰہی کوئی مجھ سا

الہی تو غنی ہین بے نوا ہون — الہی شاہ توہی مین گدا ہون
الہی تو غفور اور مین گنہگار — الہی تو کریم اور مین گرفتار

الہی تو قوی اور ناتوان مین — خداوندا کہان تو اور کہان مین
کیا مینے جو تہا مجکو سزاوار — تو اب وہ کر جو ہی تجکو سزاوار

الہی مین کرون غم کس سے اظہار — الہی کون ہی میرا مددگار
الہی کمتر از بندگان جان — الہی ہر یک مشکل تو آسان

الہی بخشدے اپنے کرم سے — چھڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
الہی مین سبھی محتاج تیرے — الہی بخشدے مان باپ میرے

الہی آسرا رکہتا ہون تیرا — تو کردے خاتمہ باخیر میرا
الہی نام دے اپنے الفت — الہی غیر کی صورت سے نفرت

نہ رکہون کچہ غرض شاہ و گدا سے — جو کچہ چاہون سو چاہون تجہ خدا سے
الہی ترک دنیا جب کرون مین — تری ہی یاد مین آخر مرون مین

الہی عشق مین احمد کے رکہ چور — ہی بیمار محبت دیکہا معذور
الہی درد عشق مصطفی دے — بہا دیکے وصل کی مجکو دوا دے

الہی سینۂ بریان عطا کر — الہی دیدۂ گریان عطا کر
الہی مجکو کر خاک مدینہ — لگا دے کہاٹ سے بیڑا سفینہ

الہی ہو مین بیانسے جب برا — تو میری گور مین کردے اجالا
الہی آگ سے امن و امان دے — الہی جنت اعلی کا مکان دے

اِلٰہی نَجِّنِی مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ — بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْخَلْقِ
وَھَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَۃٍ قَرَارًا — بِاِیْمَانٍ وَدَفْنٍ بِالْبَقِیْعِ

آمین رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

تمت

خاتمة الطبع ہزار ہزار حمد وثنا خدای کریم غفور رحیم کو کہ انسان ضعیف کی سر پر تاج شرف کا رکہا اور چراغ عقل کا اوسکو عطا کیا اور واسطے ہدایت کی انبیا بہیجے اور کتابین اتارین تمیز حق و باطل کے لیے اور درود و صلوۃ انبیا و مرسلین پر کہ جہان کو تاریکی کفر و شرک سے بچایا اور روشنی اسلام اور ایمان مین پہنچایا خصوصًا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کہ ذات پاک اونکی رحمۃ للعالمین ہی او ... کا ناسخ ہر دین ہی اور خوشنودی حق تعالی کے آل اور اصحاب پر کہ جہان سے کفر کو مٹایا اسلام کو روی زمین پر افشا کیا شرک کی جڑ کاٹی بنیاد توحید کو برپا کیا اور رحمت خدا کی مجتہدین اور سب عالمان دین پر کہ اونکی کوشش سے تمام احکام جدا جدا بیان ہوی اور مسائل دین کے ہر ایک زبان مین آسان ہوے بعد اسکی واضح ہو کہ جو کتاب برکت نصاب تحفۃ الناظرین بر حمراد آبادی مجین بیچ مسائل ضروریہ اکل و شرب و نکاح و سفر و عزلت و غیرہ کی زبان اردو مین تقریر صاف اور واضح ہی اور مسائل ضروری کو جامع ہی اور ہر خاص و عام کو نافع ہی اور بسبب ایکبار طبع ہونے کی ان دنون نہایت کمیاب تہی اور طبیعت ہر ایک کی اوسکے طلب مین بیتاب تہی لہذا احقر العباد عبد الرحمن خان نی اس کتاب بی نظیر کو مطبع مسیحائی میرٹھی واقعہ شہر کانپور بتاریخ بیسوین شہر رجب سنہ ۹۶ ہجری مین چہپوایا اور اطراف عالم مین اوسکو پہنچایا تا اہل دین اوسکے پڑہنے سی بہرہ کامل پاوین اور اس خاکسار کو دعای حسن خاتمہ سے یاد فرماوین بثم آمین یا رب العالمین